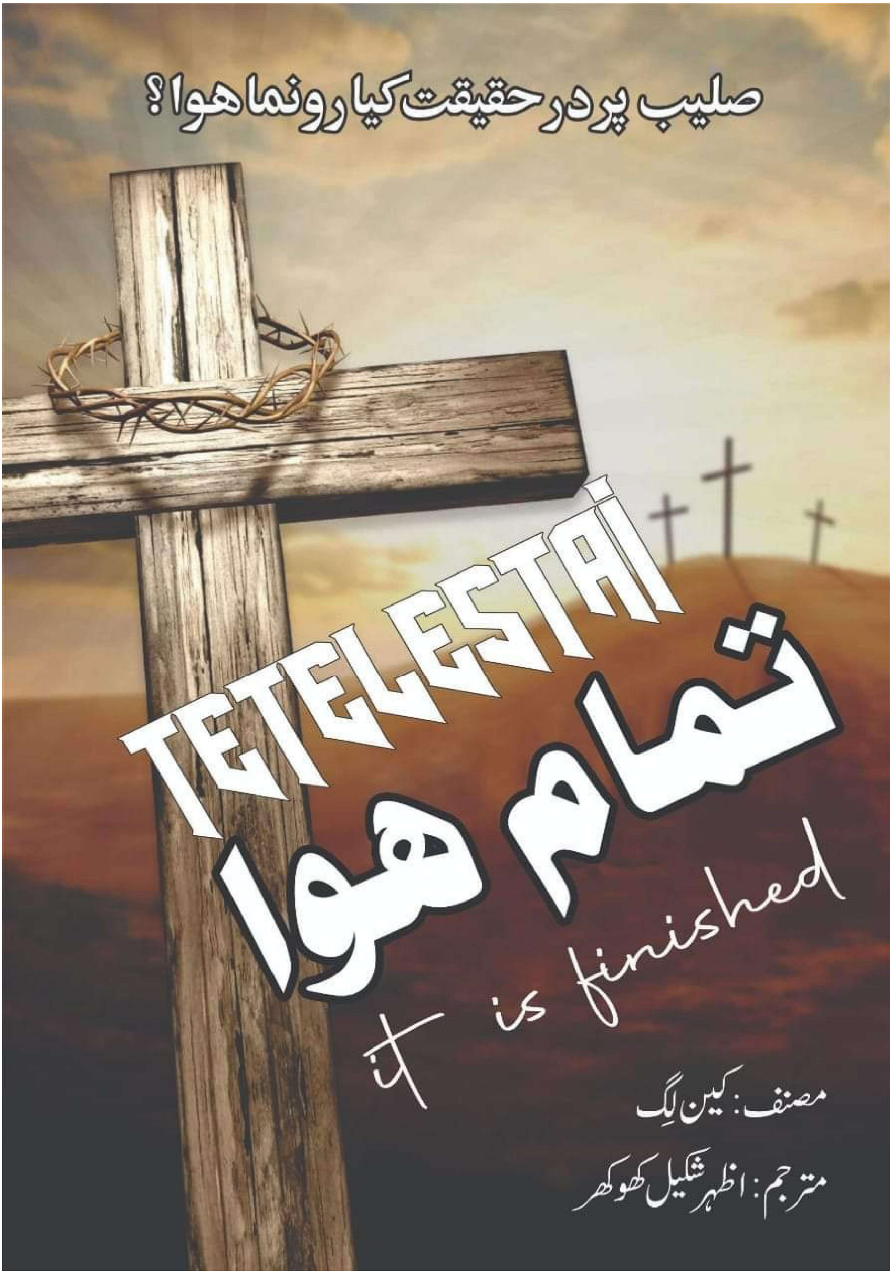
صلیب پر درحقیقت کیا رونما ہوا؟
TETELESTAI
تمام ہوا
it is finished
مصنف: کین لِگ
مترجم: اظہر شکیل کھوکھر

تمام ہُوا

مصنف

کین لِگ

مترجم

اظہر شکیل کھوکھر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب کا نام	تمام ہُوا
مصنف	کین لگ
مترجم	اظہر شکیل کھوکھر
معاون	روبن عنایت
اشاعت	اگست 2020
بار	اول
کمپوزنگ	ناصر ریاض
تعداد	1000
اردو ٹائٹل	ذیشان

تسلیمات

میں ان سب کو خراجِ تحسین پیش کرنا چاہوں گا جو اس کتاب کو لکھنے کے دوران میرے معاون رہے۔ میریئن اور میں نے اس دوران کچھ مشکلات کا سامنا کیا مگر ہمارے خاندان اور نیو بگنگز کرسچن چرچ، گولڈ کوسٹ کے دوست ہمارے لیے مستقل قوت کا باعث رہے۔

ایک بہترین کور بنانے کیلئے میں میلیسا ڈیلی کا اور بطور ایڈیٹر لائین سڑنگر کا بے حد شکر گزار ہوں۔ آپ دونوں کی پیشہ ورانہ خصوصیت نے (it is Finished) کو چار چاند لگا دیئے۔

میں دی نیو کونینٹ چرچ، ملائشیا کے پاسٹر پیٹر سینز کا بے حد کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر اس کتاب کا دیباچہ لکھا۔ اگر آپ کو کبھی کولالمپور جانے کا اتفاق ہو تو آپ ضروری نیو کونینٹ چرچ کی اتوار کی عبادت میں شمولیت کریں۔ آپ ضرور پرستش، کلام اور اُن کی رفاقت سے متاثر ہوں گے۔

ایک مرتبہ پھر میں اس بات کو قلمبند کرنا چاہوں گا کہ میریئن کو بطور بیوی پا کر میں کتنا بابرکت محسوس کرتا ہوں۔ ہماری شادی کو 42 سال ہو گئے ہیں اور اس تمام سفر میں وہ میرے لئے قوت کا باعث رہی ہے۔ میریئن نے یہ ذمہ داری لی تھی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ اس کتاب کی ہر آیت ٹھیک اور حوالہ جات بالکل درست ہوں۔

گزشتہ چند ماہ میں بہت سے لوگ میرے لئے مختلف طور سے برکت کا باعث رہے اُن سب کا ذکر کرنا یہاں مشکل ہے لہٰذا میں اُن سب کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مشکور ہوں۔

دیباچہ

میں کین لگ کو کچھ سالوں سے جانتا ہوں۔ وہ پہلی مرتبہ ہمارے چرچ میں 2014 میں تین سیمینار کروانے آئے تھے۔ ان کی تعلیمات ہمیشہ بہت منظّم، عملی اور راہبانہ ہوتی ہیں اور ساتھ ہی کلام مقدس کی گہری سمجھ سے لیس۔ آج کے دور میں کلیسیاء کو پیش آنے والے کی حالیہ مسائل کے متعلق میری اُن سے غیر رسمی گفتگو ہوئی جس میں ان کی حکمت اور نصف صدی پر مبنی خدمت واضح نظر آئی۔

''تمام ہُوا'' یہ کتاب آج کی ضرورت ہے۔ آج جب کلیسیاء کے اندرونی حصوں میں ہی یسوع کی سادہ انجیل توڑ موڑ اور ملاوٹ کا شکار ہے تو ایسے وقت میں سچائی کو دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت ہے۔ کین ہمیں یسوع کے صلیب پر تمام کیے ہوئے کام، بحالی، ملاپ، کفارہ وغیرہ سے بہت احتیاط اور واضح طور سے لئے گزرتا ہے۔ اس کو پڑھنا بہت تازگی بخش ہے خاص طور پر جیسے وہ خدا کے قہر کو گناہ کے خلاف معینہ، کڑا اور غیر مصالحت پسندانہ مخالفت کے طور پر بیان کرنا ہے۔ اس بات نے میری آنکھیں کھول دیں جس طرح کین نے بتایا کہ ہمارا معاف کیے جانا خدا کا رحم نہیں بلکہ انصاف ہے۔

بے شک کین نے قدیم بنیادی حقائق کی نئی سمجھ مہیا کی ہے۔ ''تمام ہوا'' اُن جوہرات سے بھری ہوئی ہے جو کئی سالوں سے گرد میں پڑے تھے اور کین نے ان جواہرات کو صاف کر کے چمکا دیا ہے تا کہ ان کی اصل روشنی چمکے۔

صلیب سے متعلق اس کتاب کو ہر شخص کو پڑھنے کی ضرورت ہے۔ دراصل یہ بہت تازگی بخش ہے!

پیٹر سینز

دی نیو کونینٹ چرچ، ملائشیا

تعارف

انجیل ایک ہے اور سچائی پر مبنی ہے لیکن یہ انجیل اب کئی ایک حوالوں سے آلودگی کا شکار ہے۔ یہ حیرانی کی حد تک پریشان کن اور لمحہ فکریہ ہے کیونکہ انجیل خدا کی وہ قدرت ہے جو ہمیں تبدیل کرتی ہے۔ بعض سمجھتے ہیں کہ مسیحی زندگی میں قوت کا حصول دیگر ذرائع جن میں دعا، روزہ، روپیہ پیسہ اور قربانی وغیرہ سے بھی ممکن ہے۔ جبکہ رسولوں کی تعلیم اس سے فرق تھی ان کا پیغام یہ تھا کہ اگر ہم انجیل کے پیغام پر جس کی بنیاد سچائی ہے، ایمان لائیں گے تو خدا کی قدرت ہماری زندگیوں میں کام کرے گی۔

وہ سب کچھ جو صلیب پر رونما ہوا اس کا تجزیہ ہی اس کتاب کا مقصد ہے۔ اس تجزیہ میں درج ذیل نکات شامل ہیں مثلاً وہ الفاظ جو رسولوں نے خداوند یسوع مسیح کی موت کو بیان کرنے کے حوالے سے استعمال کئے جیسا کہ کفارہ، ملاپ، راستبازی اور رہائی وغیرہ۔

یہ کوئی ایسی کتاب نہیں جسے ایک ہی بار میں بیٹھ کر پورا پڑھا جا سکے بلکہ اس کو پڑھنے کے لئے وقت درکار ہے تاکہ ہم اپنی نجات کے بارے میں حقائق کو جان سکے۔

افسوس پولس رسول نے اپنے آخری خط میں اس بات کی پیشن گوئی کی تھی ''ایسا وقت آئے گا کہ لوگ صحیح تعلیم کو برداشت نہ کریں گے۔(2 تیمتھیس 3:4)

اور شاید ہم ایسے ہی زمانے میں جی رہے ہیں۔ بہت سے ایماندار بائبل کی تعلیم سے ناواقف ہیں جبکہ بہت سے اپنی بائبل کی تعلیم کی بنیاد انٹرنیٹ کے بلاگ اور ڈیلی ڈیوشنل کے ذریعے قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن مضبوط بائبلی بنادیں ڈالنے کے لیے ہمیں اس طرح کا راستہ اختیار نہیں کرنا چاہیے بلکہ جس طرح ابتدائی کلیساء رسولوں کے قدموں

میں بیٹھ کر سیکھا کرتی تھی ہمیں بھی اسی طرح کلام مقدس کی بیش قیمتی تعلیم کو سمجھنے کے لئے وقت نکالنا چاہیے۔

میری دعا ہے کہ یہ کتاب خدا کہ اس عظیم منصوبہ کو جو اس نے ہمارے لئے صلیب پر پورا کیا آپ کے سمجھنے میں بہت مدد گار رہو۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ جوں جوں آپ اس کتاب کے ابواب کو پڑھیں ۔آپ اس کے ساتھ محبت میں بڑھیں جس نے آپ سے محبت کی اور آپ کے گناہوں کو اپنے لہو سے دھو کر آپ کو ہمیشہ کے لئے صاف کیا ہے۔

خدا کے عظیم فضل میں

کین لگ

گولڈ کوسٹ آسٹریلیا

فہرست

نمبرشمار	باب	صفحہ نمبر
1	تمام ہُوا	1
2	اگر یہ محبت نہیں ہے تو۔۔۔	7
3	میل ملاپ کا پیغام	24
4	آپ راستباز ہیں۔۔۔کیونکہ خدا آپ کو راستباز ٹھہراتا ہے	36
5	قیمت سے خریدے ہوئے	53
6	قائن کا راستہ	69
7	ایک فرق انجیل	86
8	ہائپر گریس	104
9	متوجہ رہیں	116
10	برہ ہی لائق ہے	127

تمام ہُوا

یسوع کی مصلوبیت صبح 9 بجے ہوئی اور اسکے بعد کے تین گھنٹوں میں صلیب کے گرد بہت سے واقعات رونما ہوئے۔ سپاہیوں نے اُسے دیکھا، ٹھٹھوں میں اُڑایا، اُس کے کُرتے پر قُرعہ ڈالا، سردار کاہنوں نے اُس کا تمسخر اُڑایا اور پلاطُس سے اُس کتابہ کی بابت جھگڑا کیا جو صلیب پر لگایا گیا تھا اور۔ لوگ صلیب کے پاس سے گزرتے ہوئے سر ہلا ہلا کر اُسے لعن طعن کرتے تھے۔

اور پھر یسوع بولا۔ اُس نے اپنے مخالفین کے لئے شفاعت کی۔ اُس نے اپنے ساتھ مصلوب ایک ڈاکو کو اُمید دی۔ اُس نے اپنی ماں کو یوحنا کو سونپا۔ لیکن دُوپہر کو سب کچھ بدل گیا اور صلیب کے گرد کا مصروف نظارہ اب ساکن ہو گیا اور وہاں ایک عجیب تاریکی چھا گئی۔ اب وہاں کوئی چہل قدمی نہ تھی۔ کوئی آنا جانا نہ تھا۔ سب تصویر کی مانند ساکن ہو گیا۔ نہ کوئی بولا نہ کوئی ہِلا وہاں صرف اُس لہو کی آواز تھی جو صلیب سے زمین پر ٹپک رہا تھا۔

ماحول خوف اور شش و پنج میں بدل گیا کیونکہ وہاں پر موجود سب جانتے تھے کہ یہ کوئی عام تاریکی نہ تھی۔ جیسے چارلس سپرجن کہتے ہیں "یہ دُوپہر کے وقت آدھی رات کا منظر تھا" بظاہر یہ کوئی سورج گرہن نہ تھا کیونکہ گرہن چند منٹوں پر محیط ہوتا ہے لیکن یہ تاریکی مسلسل تین گھنٹوں تک چھائی رہی۔ ایسے لگتا تھا کہ وہاں موجود لوگ ایک نا قابلِ یقین بات کے گواہ بن رہے ہیں لیکن کوئی جانتا نہ تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ پھر خاموشی توڑتے ہوئے یسوع نے چلا کر کہا **"تمام ہُوا"** ۔

تاریکی جاتی رہی اور یسوع نے سر جھُکا کر جان دے دی۔ اسی لمحہ ہیکل میں موجود 60 فٹ

لمبا، 30فٹ چوڑااور 4فٹ موٹا پردا پھٹ گیا۔ یہ ٹکڑوں میں نہیں پھٹا بلکہ درمیان میں سے اُوپر سے نیچے تک پھٹ گیا۔

آسمان سے زمین تک۔ یہ دُوپہر 3 بجے رونما ہوا، عین اُس وقت جب کاہن ہیکل میں اُس پردہ کے سامنے اپنی کہانتی خدمت سرانجام دے رہے تھے اور یہی صحیح وقت تھا۔ اُسی لمحہ، پرانا عہد موقوف ہوگیا اور ایک نئے اور زندہ عہد سے بدل دیا گیا جس میں قربانیوں کی مزید ضرورت نہ رہی اور پرانے عہد کے کاہن اپنی آنکھوں سے پاک ترین مقام کو دیکھ رہے تھے۔

یروشلیم میں ابتدائی کلیسیاء جب منظرِ عام پر آئی تو ہم پڑھتے ہیں "اور خدا کا کلام پھیلتا رہا اور یروشلیم میں شاگردوں کا شمار بہت ہی بڑھتا گیا اور کاہنوں کی بڑی گروہ اس دین کے تحت میں ہوگئی" (اعمال 7:6)

شاید اُسی پردہ کے پھٹنے کے وقت جو کاہن ہیکل میں موجود تھے وہ اس جماعت کا حصہ بن گئے تھے۔ اب ہم صلیب کی جانب واپس آتے ہیں جہاں واقعات کے رونما ہونے کا سلسلہ جاری تھا، اور پھر کلوری پر ایک بڑا زلزلہ آیا اور یہ معجزانہ تھا۔ زمین کانپ گئی، چٹانیں پھٹ گئیں، لیکن صلیب اپنی جگہ پر کھڑی رہی اور کلوری سے آنے والے زلزلے کے اُس جھٹکے نے تاریکی کی بادشاہت کو پوری طرح ہلا دیا۔ اگر صلیب کا پیغام وہاں کسی کو سمجھ میں نہ آیا ہو تو اس خبر کا اعلان کرنے کے لئے کہ شیطان کا کھیل ختم ہو چکا ہے یسوع خود عالمِ ارواح میں اُتر گیا۔ زلزلے کے اس جھٹکے سے قبریں کھُل گئیں اور بہتیرے مقدسین جو قبروں میں پڑے تھے جی اُٹھے اور یروشلیم میں بہتیرے لوگوں کو دکھائی دیے۔

تاریکی سے تین گھنٹے قبل کے اور تین گھنٹے بعد کے واقعات میں ایک عجیب فرق ہے۔ پہلے

روّیے میں بے ایمانی، ٹھٹھا بازی اور کُفر بکنا شامل ہے جبکہ بعد میں کچھ لوگوں کو احساسِ جُرم اور خدا کے خوف نے گھیر لیا اور انہوں نے اپنی چھاتیاں پیٹیں۔

رومی صوبیدار کی سوچ بدل چکی تھی۔ اب وہ جانتا ہے کہ یسوع ایک راستباز شخص اور خدا کا بیٹا تھا۔ روایت سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اُس صوبیدار کا نام لونگینس (Longinus) تھا اور وہ مسیح پر ایمان لایا اور اُسکی زندگی کا اختتام شہادت سے ہوا۔

صلیب پر درحقیقت کیا رونما ہوا؟

یہ انسانی تاریخ کا اہم ترین واقع تھا۔ صلیب پر درحقیقت ہوا کیا تھا؟

نبیوں نے اسکی نبوت کی مگر مکمل طور پر اسے سمجھ نہ سکے۔ فرشتوں کے لئے یہ ایک گہرا بھید تھا جس کی گہرائی کو وہ سمجھنے سے قاصر تھے " اور اُن پر یہ ظاہر کیا گیا کہ وہ نہ اپنی بلکہ تمہاری خدمت کے لئے یہ باتیں کہا کرتے تھے جن کی خبر اب تم کو اُن کی معرفت ملی جنہوں نے روح القدس کے وسیلہ سے جو آسمان پر سے بھیجا گیا تم کو خوشخبری دی اور فرشتے بھی ان باتوں پر غور سے نظر کرنے کے مشتاق ہیں" (1۔پطرس 1:12) اور شیطان جو یہ سوچتا تھا کہ یہ سب اُس کے منصوبہ کے مطابق ہوا وہ اصل حقیقت سے ناواقف تھا۔

لیکن خدا نے یہ بھید ہم پر اپنے رسولوں کی معرفت ظاہر کیا کہ بہت ساری باتوں میں سے ایک بات یہ ہے کہ یہ خدا کا منصوبہ تھا۔ اگر ہم اس بات کو سمجھنے میں ناکام ہوتے ہیں تو ہم مسیح کی موت کی درست تفسیر نہیں کر سکتے۔ پطرس اُن لوگوں کو جو اُس کی مصلوبیت کے ذمے دار تھے انجیل سناتے ہوئے کہتا ہے "جب وہ خدا کے مقررہ انتظام اور علم سابق کے موافق پکڑوایا گیا تو تم نے بے شرع لوگوں کے ہاتھ سے اُسے مصلوب کروا کر مار ڈالا" (اعمال 2:23) اور اسی طرح مکاشفہ (13:8) "اور زمین کے وہ سب رہنے والے

جن کا نام اُس برّہ کی کتابِ حیات میں لکھے نہیں گئے جو بنایِ عالم کے وقت سے ذبح ہوا ہے اُس حیوان کی پرستش کریں گے "

یسوع مسیح کی موت میں خدا کا ابدی منصوبہ تھا تا کہ یسوع ہمارے گناہوں کو اُٹھائے اور صلیب لے اور باپ کے ساتھ ہمارا ملاپ کروائے اور اس منصوبے کی تکمیل اُس وقت ہوئی جب یسوع مسیح نے چلا کر کہا **"تمام ہُوا"**

یہ کلمہ یونانی زبان کے ایک لفظ " **TETELESTAI** " سے ترجمہ کیا گیا ہے جو کہ یونانی لفظ ''Teleo'' سے لیا گیا ہے جس کا مطلب ہے مطلوبہ مقصد پورا کرنا یا مکمل کرنا۔ جو کام صلیب پر مکمل ہو چکا ہے اُس میں اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی اُس میں اضافہ کیا جا سکتا کیونکہ " **TETELESTAI** " یونانی لفظ Teleo کا فعل مکمل ہے۔ یہ ایک ایسے عمل کو بیان کرتا ہے جو ماضی میں مکمل ہو چکا اور جس کی تکمیل کا اثر اب تک جاری ہے اور ہمیشہ یہ تکمیل شدہ رہے گا۔ یسوع نے یہ نہیں کہا "میرے حصے کا کام تمام ہوا اور اب تم اپنے حصہ کا کام مکمل کرو۔ یونانی لفظ **Tetelestai** نئے عہد نامہ کے دور میں کاروباری کاغذات کی رسیدوں پر بھی لکھا جاتا تھا جو اس بات کو ظاہر کرتا تھا کہ **کسی چیز کی پوری قیمت ادا کر دی گئی ہے** یوحنا کی انجیل میں استعمال ہُوا یہ یونانی لفظ اُس وقت کے لوگوں کیلئے جو یونانی زبان سے واقفیت رکھتے تھے اس بات کو سمجھنا مشکل نہ تھا کہ صلیب پر اُنکے گُناہوں کی پوری قیمت ادا کر دی گئی ہے۔ لیکن آج کے دور میں کچھ لوگ آپ کو فرق طرح کی انجیل سناتے ہوئے دکھائی دیں گے اُن کے مطابق نجات مُفت ہے لیکن اس کو قائم رکھنے کے لئے یسوع کی موت کے ساتھ ساتھ توبہ، اپنا رویّہ، نیک اعمال، چرچ کی حاضری اور عبادت وغیرہ بہت ضروری ہے لیکن اس طرح خوشخبری بُری

خبر میں بدل جاتی ہے۔ کیونکہ ایسے لوگ یسوع مسیح کے پورے کیئے گئے کام کو پھر سے پورا کرنا چاہتے ہیں اور پوری ادا کی گئی قیمت کو پھر سے ادا کرنا چاہتے ہیں۔

ہماری نجات سے ان چیزوں کا کوئی واسطہ نہیں۔ ہماری معافی کا تعلق اس سے نہیں کہ ہم یہاں کیا کرتے ہیں بلکہ جو یسوع نے جو صلیب پر کیا اُس سے ہے۔ ہم کسی بات پر فخر نہیں کر سکتے۔ سارا جلال صرف خدا کے لئے ہے۔ کیا ہمیں کچھ بھی نہیں کرنا؟ مذہبی سوچ کے لوگ اکثر یہ سوال پوچھتے ہیں۔ یہودیوں نے بھی یسوع سے یہی سوال پوچھا تھا۔ "پس اُنہوں نے اُس سے کہا کہ ہم کیا کریں تا کہ خدا کے کام انجام دیں؟" (یوحنا28:6)

یسوع نے جواب دیا "یسوع نے جواب میں اُن سے کہا خدا کا کام یہ ہے کہ جسے اُس نے بھیجا ہے اُس پر ایمان لاؤ" (یوحنا 29:6) دوسرے الفاظ میں "میں نے سب کچھ کر دیا ہے صرف اسی بات پر ایمان رکھو" سچی انجیل یہی ہے۔

یسوع + کچھ نہیں (Jesus + Nothing)۔

خدا نے جو شاندار کام شروع کیا اُس کو کلوری پر تمام کیا۔ جس میں نہ ہمارا کوئی کردار ہے اور نہ ہی کبھی ہوگا۔ یہ مکمل طور پر مکمل اور پوری طرح پورا کیا گیا ہے۔

تمام ہوا" It is Finished۔

آ گے آنے والے ابواب میں ہم اُس نرالی صلیب کا معائنہ کریں گے جس پر جلال کے شہزادے کو لٹکایا گیا تا کہ ہم اس بات کو اور گہرائی سے سمجھ سکیں کہ یسوع نے ہمارے لئے صلیب پر کیا کام مکمل کیا؟۔

"محبت اس میں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبت رکھی بلکہ اس میں ہے کہ اُس نے ہم سے
محبت رکھی"

(1۔یوحنا 8:4)

☆☆☆☆☆

اگر یہ محبت نہیں ہے تو۔۔۔۔۔۔

یسوع نے اپنی جان کیوں دی؟اس سوال کا جواب بائبل مقدس میں ہمیں بڑی وضاحت سے ملتا ہے کہ مسیح ہمارے گناہوں کی خاطر مُوا۔ "اس لئے مسیح نے بھی یعنی راست باز نے ناراستوں کے لئے گناہوں کے باعث ایک بار دُکھ اُٹھایا تا کہ ہم کو خدا کے پاس پہنچائے۔وہ جسم کے اعتبار سے تو مارا گیالیکن روح کے اعتبار سے زندہ کیا گیا" (1۔پطرس 18:3)

یہ انجیل کی اصل روح ہے جو ہر ایمان لانے والے کونجات کی جانب لے کر جاتی ہے۔ پولس رسول لکھتا ہے "اب اَے بھائیو! میں تمہیں وُہی خوشخبری جتائے دیتا ہوں جو پہلے دے چُکا ہوں جسے تم نے قبوُل بھی کرلیا تھااور جس پر قائم بھی ہو۔اُسی کے وسیلہ سے تُم کو نجات بھی ملتی ہے بشرطیکہ وہ خوشخبری جو میں نے تمہیں دی تھی یادرکھتے ہوورنہ تمہاراایمان لانا بے فائدہ ہوا۔چنانچہ میں نے سب سے پہلے تم کووہی بات پہنچادی جو مجھے پہنچی تھی کہ مسیح کتاب مُقدس کے مطابق ہمارے گناُہوں کے لئے مُوا" (1۔کرنتھیوں 15:1-3)

جب پولس یہ کہتا ہے کہ کلامِ مقدس کے مطابق یسوع ہمارے گناہوں کے لئے مُوا تو وہ پرانے عہدنامہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔پولس کے دور میں نیا عہدنامہ ابھی تحریر کیا جارہا تھا جب تک نیا عہدنامہ مکمل نہ ہوا تب تک ابتدائی کلیسیاء کے پاس صرف پرانا عہدنامہ تھااور وہ اُسی میں سے انجیل سُناتے تھے کہ یسوع تمہارے گناہوں کی خاطر مُوا یعنی مسیح یسوع کی موت گناہ کے مسئلے کوحل کرنے کے لئے ہوئی کیونکہ گناہ خدا کا مسئلہ ہےاور یہ خدا کی عظمت کے خلاف بڑی غداری ہے۔گناہ دراصل جھوٹ پر بھروسہ کرنا ہے کہ تمہیں خدا کی ضرورت نہیں تم تو خودخدا بن سکتے ہوتم اُس کا انکار کرواور اُسے نظرانداز کرو،اس کی نافرمانی کرواور

اپنے آپ کو اُس کی جگہ خدا بناؤ۔

یہی سب کچھ نسلِ انسانی نے کیا اور یہی آزادی ہمارے خالق خدا کے خلاف دشمنی کا سبب اور گناہ کی فطرت بنی جو ہر گناہ کی جڑ ہے۔ خدا پاک ہے اور پورے طور سے گناہ سے نفرت کرتا ہے اور گناہ کو ایک لمحہ کیلیئے بھی برداشت نہیں کرتا۔ اسی لئے اُسے سزا کے ساتھ گناہ کی عدالت کرنا تھی

تا کہ وہ اُسے اپنے حضور سے نکال سکے اور اسی بات کا اقرار خدا کلامِ مُقدس میں بار بار کرتا ہے۔ گناہ کوئی شے نہیں بلکہ ایک عمل تھا جو کہ جیتی جاگتی اور ذمے دار مخلوق نے کیا جسے خدا نے اپنی شبیہ پر اپنے جلال کے لئے خلق کیا تھا۔ پس جب خدا گناہ سے نپٹتا تو اُسے گنہگاروں سے بھی نپٹنا پڑتا تھا اور یہ اُس کی راستبازی کا تقاضہ تھا۔

بعض دفعہ یہ بحث کی جاتی ہے کہ اگر خدا ضرور سزا دیتا ہے تو کیا اُس وقت وہ کسی بیرونی قانون کے تابع ہو جاتا ہے یا پھر اپنے ہی بنائے گئے قانون کے ماتحت؟ یہ ایک سنجیدہ غلط فہمی ہے۔ خدا کے قوانین اُس کی ذات سے باہر نہیں بلکہ اُس کی ذات کا عکس ہیں وہ گنہگاروں کی ضرور عدالت کرتا ہے تا کہ وہ سچا ٹھہرے۔ اگر ہم بیوفا ہو جائینگے تو بھی وہ وفادار رہیگا کیونکہ وہ آپ اپنا انکار نہیں کرسکتا" (2۔ تمیتھیس 13:2)

خدا کا غضب

خدا کا گناہ کے خلاف غصہ جو گناہ کی عدالت کرتا ہے وہ خدا کا غضب کہلاتا ہے Leon Morries لیون مورس کے مطابق خدا کے غضب کے لئے پرانے عہد نامہ میں تقریباً 20 مختلف الفاظ 580 مرتبہ استعمال ہوئے ہیں۔ گو کے خدا کا غضب خوشگوار یا ہر دلعزیز نہیں ہے تو بھی یہ کوئی ایسی چیز نہیں جسے نظر انداز کیا جا سکے۔ ہمارے نزدیک

غصے کا اظہار ایک دھماکے کے مترادف ہے کیونکہ جب کوئی شخص یا چیز جو ہمیں غصہ دلاتی ہے تو ہم اپنے جذبات کا اظہار اُس آتش فشاں پہاڑ کی مانند کرتے ہیں جو ایک دم سے پھٹ جاتا ہے۔

خدا کا غصہ انسانوں کی مانند نہیں بلکہ خدا کے غصے کا اظہار صرف اور صرف گناہ کے خلاف ہوتا ہے کیونکہ خدا گناہ کے خلاف کوئی سمجھوتا نہیں کرتا۔ پس گناہ کی عدالت کے بغیر پاکیزگی بھی ناممکن ہے اور گناہ کو برداشت کرتے ہوئے خدا کا پاکیزگی کا تقاضا پورا نہیں ہوسکتا۔

بعض نے انجیل کے پیغام کو مزید پُرکشش بنانے کے مقصد سے صلیب کے پیغام کو ہٹا دیا ہے۔ اُن کے نزدیک خدا کے غضب کا گناہ کی عدالت سے ہرگز تعلق نہیں۔ جو یہ تعلیم دیتے ہیں اُن کے لئے بائبل کے بہت سارے حوالہ جات کے معنی بتانا اکثر مشکل ہو جاتے ہیں مثلاً "وہ شریروں پر پھندے برسائیگا۔ آگ اور گندھک اور لُو اُنکے پیالے کا حصہ ہوگا۔" (زبور 6:11)

دیکھ خداوند کے قہر شدید کا طوفان جاری ہُوا ہے بلکہ طوفان کا بگُولا شریروں کے سر پر ٹوٹ پڑے گا۔ خداوند کا غضب پھر موقوف نہ ہوگا جب تک اُسے انجام تک نہ پہنچائے اور اُس کے دل کے ارادہ کو پورا نہ کرے۔ تم آنے والے دِنوں میں اُسے بخوبی معلوم کرو گے" (یرمیاہ 23:19۔20)

"خداوند غیور اور انتقام لینے والا خدا ہے ہاں خداوند انتقام لینے والا اور قہّار ہے۔ خداوند اپنے مخالفوں سے انتقام لیتا ہے اور اپنے دشمنوں کے لئے قہر کو قائم رکھتا ہے۔" (ناحوم 1:2)

ایسے اور بھی بے شمار حوالہ جات ہیں جو گناہ کی عدالت کے تعلق سے خدا کے ارادہ کو واضع طور پر بیان کرتے ہیں اور اگر ہم اُس کی ذات کے ساتھ اُس کے غضب کو شامل نہ کریں تو ہم ان مندرجہ ذیل واقعات کی صحیح تشریح نہ کر پائیں گے مثلاً نوح کے زمانے کا طوفان "اور خداوند نے کہا کہ میں انسان کو جسے میں نے پیدا کیا رُوئِ زمین پر سے مٹا ڈالوں گا۔ انسان سے لے کر حیوان اور رینگنے والے جان دار اور ہوا کے پرندوں تک کیونکہ میں اُن کو بنانے سے ملُول ہوں" (پیدائش 7:6)

سدوم اور عمور کی تباہی

" پھر خداوند نے فرمایا چونکہ سدوم اور عمورہ کا شور بڑھ گیا اور اُن کا جرم نہایت سنگین ہو گیا ہے۔

'اس لئے میں اب جا کر دیکھوں گا کہ کیا اُنہوں نے سراسر ویسا ہی کیا ہے جیسا شور میرے کان تک پہنچا ہے اور اگر نہیں کیا تو میں معلوم کر لُوں گا۔" (پیدائش 18:20۔21) اس کے علاوہ کچھ اور حوالہ جات بھی ملاخطہ فرمائیں۔" کیونکہ تُو ایسا خدا نہیں جو شرارت سے خوش ہو۔ بدی تیرے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ گھمنڈی تیرے حضور کھڑے نہ ہوں گے۔ تجھے سب بدکرداروں سے نفرت ہے۔" (زبور 5:4۔5)

" کیونکہ خداوند کے ہاتھ میں پیالہ ہے اور مے جھاگ والی ہے۔ وہ مِلی ہوئی شراب سے بھرا ہے اور خداوند اُسی میں اُنڈیلتا ہے۔ بیشک اُس کی تلچھٹ زمین کے سب شریر نچوڑ نچوڑ کر پئیں گے۔ لیکن میں تو ہمیشہ ذکر کرتا رہوں گا۔ میں یعقوب کے خدا کی مدح سرائی کروں گا۔" (زبور 75:8۔9)

"دیکھو خداوند دور سے چلا آتا ہے۔ اُس کا غضب بھڑکا اور دھوئیں کا بادل اُٹھا! اُس کے

لب قہر آلودہ اور اُس کی زبان بھسم کرنے والی آگ کی مانند ہے۔ اُس کا دم ندی کے سیلاب کی مانند ہے جو گردن تک پہنچ جائے۔ وہ قوموں کو ہلاکت کے چھاج میں پھٹکے گا اور لوگوں کے جبڑوں میں لگام ڈالے گا تا کہ اُن کو گمراہ کرے۔ تب تم گیت گاؤ گے جیسے اُس رات گاتے ہو جب مقدس عید مناتے ہو اور دل کی ایسی خوشی ہو گی جیسی اُس شخص کی جو بانسری لئے ہوئے خراماں ہو کہ خداوند کے پہاڑ میں اسرائیل کی چٹان کے پاس جائے۔ کیونکہ خداوند اپنی جلالی آواز سنائے گا اور اپنے قہر کی شدت اور آتش سوزان کے شعلے اور سیلاب اور آندھی اور اولوں کے ساتھ اپنا بازو نیچے لائے گا۔ ہاں خداوند کی آواز ہی سے اسُور رتباہ ہو جائے گا۔ وہ اُسے لٹھ سے مارے گا۔" (یسعیاہ 30:27۔31)

"اب میں اپنا قہر تجھ پر اُنڈیلنے کو ہوں اور اپنا غضب تجھ پر پورا کروں گا اور تیری روِش کے مطابق تیری عدالت کروں گا اور تیرے سب گھنونے کاموں کی سزا تجھ پر لاوں گا۔ میری آنکھ رعایت نہ کرے گی اور میں ہرگز رحم نہ کروں گا۔ میں تجھے تیری روش کے مطابق سزا دوں گا اور تیرے گھنونے کاموں کے انجام تیرے درمیان ہوں گے اور تم جانو گے کہ میں خداوند سزا دینے والا ہوں۔" (حزقی ایل 7:8۔9)

"خداوند غیور اور انتقام لینے والا خدا ہے ہاں خداوند انتقام لینے والا اور قہار ہے۔ خداوند اپنے مخالفوں سے انتقام لیتا ہے اور اپنے دشمنوں کے لئے قہر کو قائم رکھتا ہے۔" (ناحوم 1:2)

نئے عہد نامہ کی جانب چلیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی خدا کے غذاب کے معنی گنہگار کے خلاف اُسکی راست عدالت کے ہیں۔ یسوع مسیح نے بھی کبھی اس بات کو رد نہیں کیا۔ مثلاً

"ابنِ آدم اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ سب ٹھوکر کھلانے والی چیزوں اور بدکاروں کو اُس کی بادشاہی میں سے جمع کریں گے۔ اور اُن کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ دنیا کے آخر میں ایسا ہی ہوگا۔ فرشتے نکلیں گے اور شریروں کو راستبازوں سے جدا کریں گے اور اُن کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔" (متی 13: 41-42 اور 49-50)

"پس اگر تیرا ہاتھ یا تیرا پاؤں تجھے ٹھوکر کھلائے تو اُسے کاٹ کر اپنے پاس سے پھینک دے۔ ٹُنڈا یا لنگڑا ہو کر زندگی میں داخل ہونا تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ دو ہاتھ یا دو پاؤں رکھتا ہوا تُو ہمیشہ کی آگ میں ڈالا جائے۔ (متی 18: 8)

"اُس کے مالک نے اُس سے کہا اے اچھے اور دیانتدار نوکر شاباش! تُو تھوڑے میں دیانتدار رہا۔ میں تجھے بہت چیزوں کا مختار بناؤں گا۔ اپنے مالک کی خوشی میں شریک ہو۔" (متی 25: 21)

" کیونکہ ابنِ آدم تو جیسا اُس کے حق میں لکھا ہے جاتا ہی ہے لیکن اُس آدمی پر افسوس جس کے وسیلہ سے ابنِ آدم پکڑوایا جاتا ہے اگر وہ آدمی پیدا نہ ہوتا تو اُس کے لئے اچھا ہوتا۔" (مرقس 14: 21)

"لیکن میں تمہیں جتاتا ہوں کہ کس سے ڈرنا چاہئے۔ اُس سے ڈرو جس کو اختیار ہے کہ قتل کرنے کے بعد جہنم میں ڈالے۔ ہاں میں تم سے کہتا ہوں کہ اُسی سے ڈرو۔" (لوقا 12: 5)

اسی وجہ سے ہمیں ایک نجات دہندہ کی ضرورت تھی۔ پولُس نے جب رومیوں کی کلیسیا کو خط لکھا تو اُس کا آغاز گناہ کی عالم گیریت سے کیا اور گنہگار کیسے خدا کے غضب کے منتظر رہتے ہیں۔

اس سے پہلے کہ ہم خوشخبری کا لطف اُٹھائیں ہمیں بُری خبر کو سمجھنا پڑے گا" کیونکہ خدا کا غضب اُن آدمیوں کی تمام بے دینی اور ناراستی پر آسمان سے ظاہر ہوتا ہے " (رومیوں 18:1)

خدا کا غضب نسل انسانی میں پہلے ہی ظاہر ہو چکا تھا یعنی انسان گناہ کے سبب سے روحانی طور پر مر چکا تھا۔ خدا سے دُوری موت ہے یعنی انسان نے جو زندگی گزاری وہ گویا موت کے مشابہ تھی۔

" اور اُس نے تمہیں بھی زندہ کیا جب اپنے قصوروں اور گناہوں کے سبب سے مُردہ تھے۔ جن میں تم پیشتر دُنیا کی روِش پر چلتے تھے اور ہوا کی عمل داری کے حاکم یعنی اُس روح کی پیروی کرتے تھے جو اب نافرمانی کے فرزندوں میں تاثیر کرتی ہے۔ ان میں ہم بھی سب کے سب پہلے اپنے جسم کی خواہشوں میں زندگی گذارتے اور جسم اور عقل کے ارادے پورے کرتے تھے اور دوسروں کی مانند طبعی طور پر غضب کے فرزند تھے۔ "

(افسیوں 1:2۔3) اور اگر انسان کی یہ حالت اسی طرح برقرار رہے تو اُسکا نتیجہ ابدی ہلاکت یعنی دوسری موت ہے ۔"جس کے کان ہوں وہ سُنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔ جو غالب آئے اُس کو دوسری موت سے نقصان نہ پہنچے گا۔" (مکاشفہ 11:2)" مُبارک اور مقدس وہ ہے جو پہلی قیامت میں شریک ہو۔ ایسوں پر دوسری موت کا کچھ اختیار نہیں بلکہ وہ خدا اور مسیح کے کاہن ہوں گے اور اُس کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کریں گے۔" (مکاشفہ 6:20)

" مگر بُزدلوں اور بے ایمانوں اور گھنونے لوگوں اور خونیوں اور حرام کاروں اور جادُوگروں اور بُت پرستوں اور سب جھوٹوں کا حصہ آگ اور گندھک سے جلنے والی جھیل میں ہوگا۔ یہ

دوسری موت ہے۔" (مکاشفہ 8:21)

گناہ کے خلاف خدا کا غضب چاہے کتنا ہی سخت کیوں نہ ہوا سکے باوجود پورے نئے عہد نامہ میں اس کے متعلق تعلیم دی گئی ہے۔مثلاً" بلکہ تُو اپنی سختی اور غیر تائب دل کے مطابق اُس قہر کے دن کے لئے اپنے واسطے غضب کما رہا ہے جس میں خدا کی سچی عدالت ظاہر ہوگی۔" (رومیوں 5:2)

" کوئی تم کو بے فائدہ باتوں سے دھوکہ نہ دے کیونکہ ان ہی گناہوں کے سبب سے نافرمانی کے فرزندوں پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔" (افسیوں 6:5)

" کہ اُن ہی کے سبب سے خدا کا غضب نافرمانی کے فرزندوں پر نازل ہوتا ہے۔" (کلسیوں 6:3)

"اور اُس کے بیٹے کے آسمان پر سے آنے کے منتظر رہو جسے اُس نے مُردوں میں سے جلایا یعنی یسوع کے جو ہم کو آنے والے غضب سے بچاتا ہے۔" (1۔تھسلنیکیوں 10:1)

"اور تم مصیبت اُٹھانے والوں کو ہمارے ساتھ آرام دے جب خداوند یسوع اپنے قوِی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا۔ اور جو خدا کو نہیں پہچانتے اور ہمارے خداوند یسوع کی خوشخبری کو نہیں مانتے اُن سے بدلہ لے گا۔ وہ خداوند کے چہرہ اور اُس کی قدرت کے جلال سے دُور ہو کر ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے۔" (2۔تھسلنیکیوں 1:7۔9)

" کیونکہ میں خداوند لاتبدیل ہوں اسی لئے اے بنی یعقوب تم نیست نہیں ہوئے۔" (ملاکی 6:3)

اس کا مطلب ہے خدا کبھی کوئی ایسا کام نہیں کرتا جو اُسکی فطرت کے خلاف ہو۔خدا مجسم

کرنے والی آگ ہے اس لیے وہ ہر اُس چیز کو بھسم کرے گا جو اُس کی ذات فطرت کے خلاف ہے۔خدا پاک ہے۔اسی لئے گناہ کو برداشت نہیں کرتا۔

وہ گنہگار کو ہرگز بری نہ کرے گا۔

"ہزاروں پر فضل کرنے والا۔گناہ اور تقصیر اور خطا کا بخشنے والا لیکن وہ مجرم کو ہرگز بری نہیں کرے گا بلکہ باپ دادا کے گناہ کی سزا اُن کے بیٹوں اور پوتوں کو تیسری اور چوتھی پُشت تک دیتا ہے" (خروج 7:34)

خدا کی پاکیزگی گناہ کو بے نقاب کرتی ہے اور اُس کا غضب اس کی عدالت کرتا ہے۔

خدا کا لاتبدیل ہونا ہماری اُمید ہے

خدا کے لاتبدیل ہونے میں ہی ہماری اُمید چھُپی ہوئی ہے کیونکہ خدا رحیم اور محبت میں عظیم ہے۔خدا کبھی بھی اپنی ذات اور صفات سے انکار نہیں کرسکتا وہ ہر کام اپنی صفات کے مطابق کرتا ہے۔

"ہر اچھی بخشش اور ہر کامل انعام اُوپر سے ہے اور نُوروں کے باپ کی طرف سے ملتا ہے جس میں نہ کوئی تبدیلی ہوسکتی ہے اور نہ گردش کے سبب سے اُس پر سایہ پڑتا ہے۔" (یعقوب 17:1)

اسی وجہ سے ہم اکثر پڑھتے ہیں کہ خدا پاک ہے اور قہر کرنے میں دھیما اور شفقت میں غنی ہے۔

خروج 6:34 ، زبور 15:86، گنتی 18:14، زبور 8:103، نحمیاہ 17:9،

زبور 8:145، یوئیل 13:2 ، ناحوم 3:1

یوناہ جانتا تھا کہ خدا قہر کرنے میں دھیما اور شفقت میں غنی ہے اسی وجہ سے جب اُسے نینوہ شہر کو بھیجا گیا جو کہ اسرائیل کے دشمن تھے تاکہ اُنہیں بتا سکے کہ وہ تباہ ہونے والے ہیں لیکن یوناہ اس

کے مخالف سمت میں چلا گیا۔ دراصل وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ نینوہ کے لوگ توبہ کریں کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو خدا اُن کو معاف کر دے گا لیکن یوناہ اُنہیں خدا کے غضب کے حوالے کرنا چاہتا تھا اسی نیت سے وہ اُن کے پاس جانا نہ چاہتا تھا۔ لیکن جب خدا نے اس بھاگے ہوئے نبی کو پکڑا اور اُسے واپس بھیجا تو اس کی منادی کی وجہ سے نینوہ شہر کے لوگوں نے توبہ کر لی۔

خدا نے اُن کی جان بخش دی جیسا کہ یوناہ کو اس بات کا پہلے سے ہی علم تھا اور یوناہ نے ناراضگی میں یہ اقرار کیا۔ دوسرے لفظوں میں "میں جانتا تھا کہ تُو انہیں معاف کر دے گا کیونکہ تو مہربان اور قہر میں دھیما ہے اور تُو آپ اپنا انکار نہیں کر سکتا" (یوناہ 2:4)

پس خدا بھسم کرنے والی آگ ہے اور وہ گناہ کی عدالت کرتا ہے لیکن اس سے صرف یہ نتیجہ نہیں نکلتا بلکہ وہ قہر کرنے میں دھیما اور شفقت میں غنی بھی ہے۔ درحقیقت اسی وجہ سے اُس کے غضب اور عدالت کو انوکھا اور عجیب کہا گیا ہے۔" کیونکہ خداوند اُٹھے گا جیسا کوہِ پراصیم میں اور وہ غضبناک ہو گا جیسا جبعون کی وادی میں تا کہ اپنا کام بلکہ اپنا عجیب کام کرے اور اپنا کام ہاں اپنا انوکھا کام پورا کرے۔" (یسعیاہ 21:28)

اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا کی محبت اُس کے انصاف کو باطل کرتی ہے یا اُسکا رحم اُس کی پاکیزگی کے برخلاف ہے۔ خدا کی بہت سی خصوصیات ہیں لیکن ذات ایک ہے۔ بائبل مقدس ان خصوصیات کے کُل مجموعے کو اس کا جلال کہتی ہے۔ اُس کی کوئی بھی خصوصیت اُسکے جلال سے منحرف نہیں ہو سکتی۔ اُسکی ذات کی تمام خصوصیات قائم رہنی چاہیں۔

خدا اپنی راستی، پاکیزگی یا کسی بھی دوسری خصوصیت کا انکار کر کے کسی گنہگار کو معاف نہیں کر سکتا۔ گناہوں کی معافی کے ساتھ ساتھ ان سب خصوصیات کا احترام بھی لازم ہے۔ مسیح کی موت میں

یہ سب باتیں پوری ہوئیں۔رحم اور سچائی کا ملاپ ہوا اور راستبازی اور سلامتی نے ایک دوسرے کو بوسہ دیا۔

" شفقت اور راستی باہم مل گئی ہیں۔صداقت اور سلامتی نے ایک دوسرے کا بوسہ لیا ہے۔" (زبور 10:85)

عوضی

جو کچھ صلیب پر ہُوا اُس کو مختلف الفاظ،اصطلاحات اور مختلف طریقوں سے بیان کیا جاتا ہے لیکن ان سب کی بنیاد جو کتاب مقدس پیش کرتی ہے وہ گناہ کی سزا کا عوضی ہونے کی تعلیم ہے۔یسوع کی موت کا سبب ہمارے گناہوں کی سزا تھی۔

یسوع نے خدا کے انصاف کے تقاضہ کو پورا کرتے ہوئے گناہ کی سزا کی قیمت ادا کی اور یہ عوضی سزا تھی کیونکہ یہ سزا اُسکے کئے ہوئے کسی گناہ کے سبب نہ تھی بلکہ یہ ہمارے گناہوں کے عوض اُسے ملی۔ یہ صلیب کا بنیادی پیغام ہے کہ "وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا تاکہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مرکر راستبازی کے اعتبار سے جئیں اور اُسی کے مار کھانے سے تم نے شفا پائی۔" (1۔پطرس 24:2)

غور کریں پطرس نے کہا کہ یسوع ہمارے گناہ لئے صلیب پر چڑھ گیا (انگریزی بائبل میں صلیب کے لئے درخت کا لفظ استعمال ہوا ہے)۔وہ یہ کیوں نہیں لکھتا کہ صلیب پر؟ رسول عام طور پر اس اصطلاح (صلیب) کو اُس وقت استعمال نہیں کرتے تھے۔رسولوں کے اعمال میں پطرس دوبار یہ بات کہتا ہے کہ یسوع درخت پر موا۔"ہمارے باپ دادا کے خدا نے یسوع کو جلایا جسے تم نے (درخت) صلیب پر لٹکا کر مار ڈالا تھا۔" (اعمال 30:5)

"اور ہم اُن سب کاموں کے گواہ ہیں جو اُس نے یہودیوں کے ملک اور یروشلیم میں کئے اور

انہوں نے اُس کو (درخت) صلیب پر لٹکا کر مار ڈالا۔" (اعمال 10:39) اور ایک بار پولُس بھی یہی بات کرتا ہے۔ "اور جو کچھ اُس کے حق میں لکھا تھا جب اُس کو تمام کر چکے تو اُسے صلیب پر سے اُتار کر قبر میں رکھا۔" (اعمال 13:29)

اس بات پر زور دینے کا ایک خاص مقصد ہے وہ یہ کہ یہودی اس بات سے واقف تھے کہ وہ شخص جو شریعت کو پورا کرنے میں ناکام ہوتا ہے وہ شریعت کی لعنت کے ماتحت ہے جس سے موت پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ گناہ کی مزدوری موت ہے اور گنہگار کو سرِ عام درخت پر لٹکا کر موت کے حوالہ کرنا اس بات کا اعلان تھا کہ اس پر خدا کی لعنت ہے۔ لیکن یسوع تو گناہ سے پاک تھا تو پھر وہ کیوں مُوا؟

پطرس اپنے پہلے خط میں بیان کرتا ہے کہ وہ ہمارے گناہوں کو لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا یعنی اُس نے شریعت کی لعنت کو ہماری خاطر اپنے اُوپر لے لیا۔ پولُس اسی بات کا ذکر گلتیوں کے نام خط میں کرتا ہے " مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اُس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔" (گلتیوں 3:13) یہ عوضی سزا ہے۔ میں لعنت کے ماتحت تھا کیونکہ میرے اُوپر گناہوں کے سبب سے سزا کا حکم تھا لیکن مسیح میری خاطر لعنتی بنا اور میری نافرمانی کے نتائج اور سزا کو مکمل طور پر اپنے اُوپر لے لیے۔

پرانے عہدنامہ میں عوضی کا تصور

عوضی ہونے کا تصور پرانے عہدنامہ میں بھی موجود ہے مثال کے طور پر مصر سے باہر نکلنے سے پہلے ہی اسرائیل سے خدا نے کہا تھا کہ اپنے پہلوٹھوں کے عوض فسح کا ایک برہ قربان کرو تو جب خدا کا فرشتہ خدا کی عدالت کے حکم کو بجالانے کے لئے مصر کی سرزمین سے گزرا تو اسرائیلیوں کے گھروں پر خون لگا ہونے کے سبب سے وہ خدا کے غضب سے بچ گئے۔ پولُس

بیان کرتا ہے کہ یہ یسوع کی تصویر پیش کرتا ہے جو ہماری خاطر مُوا "پُرانا خمیر نکال کر اپنے آپ کو پاک کر لو تا کہ تازہ گُندھا ہُوا آٹا بن جاؤ۔ چنانچہ تم بے خمیر ہو کیونکہ ہمارا بھی فسح یعنی مسیح قربان ہواۓ" (1۔کرنتھیوں 7:5)

ایمانداروں سے کہا گیا ہے کہ وہ "یسوع کے خون کے چھینٹے اپنے اُوپر لیں" "اور خدا باپ کے علم سابق کے موافق روح کے پاک کرنے سے فرمانبردار ہونے اور یسوع مسیح کا خون چھڑ کے جانے کے لئے برگزیدہ ہوئے ہیں۔ فضل اور اطمینان تمہیں زیادہ حاصل ہوتا رہے۔" (1۔پطرس 2:1) پرانے عہد نامہ میں ایک اور جگہ بھی عوضی کا تصور ہمیں نظر آتا ہے کہ اسرائیلی قربانی کے جانور کے سر پر ہاتھ رکھتے جو کے اس بات کا نشان تھا کہ اُن کے گناہ اُس جانور میں منتقل ہو گئے ہیں اور اس کے بعد وہ جانور اُس شخص کے گناہوں کی خاطر قربان کیا جاتا تھا۔

ایک اور مثال ہمیں یومِ کفارہ کی ملتی ہے کہ ایک بکرے کو قوم کے عوضی کے طور پر پیش کیا جاتا تھا جو کہ لوگوں کے گناہوں کو اسرائیلیوں کے خیموں سے باہر لے جاتا تھا تا کہ پاک خدا ایک اور سال اُنکے درمیان سکونت کر سکے (احبار 22:16)۔ یسوع کی آمد سے تقریباً 600 سال پہلے یسعیاہ نبی نے وضاحت کے ساتھ پیش گوئی کی تھی کہ خدا کا وہ برّہ جو اپنے لوگوں کے گناہوں کی خاطر قربان ہوگا وہ ایک شخص ہے اور انکے گناہ اُس پر محسوب کئے جائیں گے۔ (یسعیاہ 53:4۔6،10۔11)

ایسی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں جو ہمیں یسوع کی عوضی موت کے متعلق سمجھاتی ہیں جیسے یوحنا بپتسمہ دینے والے نے کہا "دوسرے دن اُس نے یسوع کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا دیکھو یہ خدا کا برّہ ہے جو دنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔" (یوحنا 29:1)

اسی میں محبت ہے

خدا ایک ہی وقت میں محبت اور انصاف کے تقاضہ کو یوں پورا کرتا ہے کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو عوضی کے طور پر بھیج کر ہمارے گناہوں کی سزا اُسے دیتا ہے اور اس طرح سے وہ اپنی پاکیزگی اور انصاف پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرتا۔ صلیب خدا کے حقیقی جلال کو ظاہر کرتی ہے۔"جب وہ باہر چلا گیا تو یسوع نے کہا کہ اب ابنِ آدم نے جلال پایا اور خدا نے اُس میں جلال پایا" (یوحنا31:13)۔ خدا کے جلال سے مراد اُس کی ذات کی سب خصوصیات ہیں اور خدا اپنی کسی خصوصیت پر سمجھوتہ نہیں کرتا۔ وہ پاک ہے اور رحیم بھی اور صلیب پر اُس نے ان دونوں خصوصیات پر سمجھوتہ نہیں کیا۔

ایک ہی وقت میں جب خدا نے نسل انسانی پر اپنا رحم کیا اُسی وقت گناہ کے خلاف اُس کا قہر بھی ظاہر ہوا۔

نیا عہد اسے " کفارہ " کہتا ہے یہ یونانی لفظ Hilasmos (ہلاس موس) کا ترجمہ ہے جس کے معنی کسی کے غضب کو ٹھنڈا کرنا یا غضب کو موقوف کر دینا کے ہیں۔ خدا کی محبت سے متعلق ایسا کوئی بھی نظریہ جو کفارہ کا انکار کرے یا اُسکی قدر سے انکار کرے تو وہ نامکمل ہے۔

" محبت اس میں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبت کی بلکہ اس میں ہے کہ اُس نے ہم سے محبت کی اور ہمارے گناہوں کے کفارہ کے لئے اپنے بیٹے کو بھیجا۔ " (1۔یوحنا10:4)

خدا ہمیں اس لئے محبت نہیں کرتا کہ یسوع مسیح نے ہمارے لئے اپنی جان دی بلکہ خدا ہم سے محبت کرتا ہے اس لئے مسیح یسوع نے اپنی جان ہمارے لئے دی۔ اگر انسان کی عدالت خدا کے غضب کا تقاضہ تھا تو اُسی کفارے کو انسان کے لئے مہیا کرنا اُس کی محبت کا تقاضہ تھا اور یہی خدا کی محبت ہے۔ کون اس محبت کی گہرائی کو جان سکتا ہے؟

محبت کی تحریک

وہ لوگ جو کوشش کرتے ہیں کہ ایمانداروں کو اُن کے گناہ دکھا کر اور خوف دلا کر ان کے رویّے بہتر بنائیں وہ اُنہیں اور زیادہ محنت کرنے کی تلقین کرتے ہیں دار اصل اا یسے لوگ رسولوں کے شاگرد بنانے کے طریقے سے مختلف طریقہ استعمال کرتے ہیں۔رسولوں کی تعلیم کا مرکز صلیب اور اس بات پر تھا کہ اصل میسیحیت اُس کی محبت کا ردِعمل ہے۔" ہم اس لئے محبت رکھتے ہیں کہ پہلے اُس نے ہم سے محبت رکھی۔" (1۔یوحنا4:19)

کوئی چیز اتنی زبردست نہیں جو لوگوں کو مسیح کی طرف مائل کرے یا مسیحیوں کو پاکیز گی اور محبت کے لئے قوت بخشے سوائے خدا کی اُس محبت کے جو صلیب پر ظاہر ہوئی۔

اس بات نے پولُس کو قائل کیا کہ اُسکی نجات اُس سے چھینی نہیں جاسکتی۔" کون ہم کو مسیح کی محبت سے جُدا کرے گا؟ مصیبت یا تنگی یا ظلم یا کال یا ننگا پن یا خطرہ یا تلوار؟۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ہم تیری خاطر دن بھر جان سے مارے جاتے ہیں۔ہم تو ذبح ہونے والی بھیڑوں کے برابر گنے گئے۔مگر اُن سب حالتوں میں اُس کے وسیلہ سے جس نے ہم سے محبت کی ہم کو فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ مجھ کو یقین ہے کہ خدا کی جو محبت ہمارے خداوند مسیح یسوع میں ہے اُس سے ہم کو نہ موت جدا کر سکے گی نہ زندگی۔ نہ فرشتے نہ حکُومتیں۔ نہ حال کی نہ استقبال کی چیزیں۔نہ قدرت نہ بُلندی نہ پستی نہ کوئی اور مخلوق۔" (رومیوں8:35۔39)

خدا کی اس نجات بخشنے والی محبت سے زیادہ طاقتور کوئی اور قوت نہیں ہے جو ہمیں خدا سے جُدا کر سکے۔اور اسی محبت کے زیرِ اثر وہ دوسروں کی خاطر اپنی جان دینے کو بھی تیار تھا۔

" کیونکہ مسیح کی محبت ہم کو مجبور کر دیتی ہے اس لئے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب ایک سب کے واسطے مُوا تو سب مر گئے۔ اور وہ اس لئے سب کے واسطے مُوا کہ جو جیتے ہیں وہ آگے کو اپنے لئے

نہ جئیں بلکہ اُس کے لئے جو اُن کے واسطے مُوا اور پھر جی اُٹھا۔" (2۔کرنتھیوں 5:14۔15)
بیشک مسیح کی محبت ہی وہ تحریک تھی جو اُس کی زندگی کا محوّر تھی۔

"میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں اور اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے اور میں جو اب جسم میں زندگی گزارتا ہوں تو خدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے گذارتا ہوں جس نے مجھ سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو میرے لئے موت کے حوالہ کر دیا۔" (گلتیوں 2:20)

اور اسکے علاوہ اسی الٰہی اور خود کو قربان کرنے والی محبت کی وہ ہمیں بھی نصیحت کرتا ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ایسی ہی محبت رکھیں۔

"اور محبت سے چلو۔جیسے مسیح نے تم سے محبت کی اور ہمارے واسطے اپنے آپ کو خوشبو کی مانند خدا کی نذر کر کے قربان کیا۔ اے شوہرو! اپنی بیویوں سے محبت رکھو جیسے مسیح نے بھی کلیسیا سے محبت کر کے اپنے آپ کو اُس کے واسطے موت کے حوالہ کر دیا۔" (افسیوں 5:2 اور 25)

خدا کا خود ہمارے گناہوں کی خاطر فدیہ کے طور پر صلیب پر اپنی جان دینا ہی مسیحیت کا حقیقی محور ہے۔ بیشک ہمارے پاس بہت سی ایسی مثالیں ہیں جن میں کسی شخص نے دوسروں کے لئے جان دی لیکن ان میں سے کسی کا موازنہ اُس محبت سے نہیں ہوسکتا جس میں خدا نے اپنے بیٹے کو ہماری خاطر دے دیا۔

" کسی راست باز کی خاطر بھی مشکل سے کوئی اپنی جان دے گا مگر شاید کسی نیک آدمی کے لئے کوئی اپنی جان تک دے دینے کی جُرات کرے۔لیکن خدا اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر مُوا۔" (رومیوں 5:7۔8) اس میں الٰہی محبت ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا!

"پس ہم مسیح کے ایلچی ہیں۔ گویا ہمارے وسیلہ سے خدا التماس کرتا ہے۔ ہم مسیح کی طرف سے منت کرتے ہیں کہ خدا سے میل ملاپ کرلو" (2۔کرنتھیوں 5: 20)

☆☆☆☆☆

میل ملاپ کا پیغام

مسیح کے تکمیل شُدہ یا تمام کئے ہوئے کام کے متعلق نئے عہد نامہ میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں اُن میں سے ایک میل یا میل ملاپ ہے۔ گو کہ یہ لفظ اور اس سے جڑے ہوئے فعل نئے عہد نامے میں صرف پانچ مرتبہ لکھے گئے ہیں لیکن یہ صلیب پر کئے ہوئے کام کو سمجھنے کے لئے بے حد ضروری ہیں۔ پولُس کہتا ہے "مطلب یہ ہے کہ خدا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ دُنیا کا میل ملاپ کر لیا اور اُن کی تقصیروں کو اُن کے ذمہ نہ لگایا اور اُس نے میل میلاپ کا پیغام ہمیں سونپ دیا ہے" (2۔کرنتھیوں 19:5)

اس حوالہ میں وہ خوشخبری کے پیغام کو میل ملاپ کا پیغام بھی کہتا اور بشارت کو میل ملاپ کی خدمت۔ "اور سب چیزیں خدا کی طرف سے ہیں جس نے مسیح کے وسیلہ سے اپنے ساتھ ہمارا میل ملاپ کر لیا اور میل ملاپ کی خدمت ہمارے سپُرد کی۔" (2۔کرنتھیوں 18:5)

اس کے عام معنی بدلنے یا تبادلے کے ہیں اور یہ مکمل طور پر رشتے کی تبدیلی کو کہتے ہیں۔ گناہ کی وجہ سے خدا کا ہمارے ساتھ رشتہ ٹوٹ گیا تھا مگر مسیح کی موت کے سبب سے تمام ناراضگی، دشمنی، عداوت اور غضب اب دوستی، صلح، شفقت اور مہربانی سے بدل گیا ہے۔ میل ملاپ ہونے کا مطلب ہے کہ دشمنی پہلے دونوں جانب سے تھی یعنی خدا اور انسان دونوں طرف سے تھی۔ ہم اپنے گناہ کے سبب سے خدا سے دُور تھے اور خدا اپنی پاکیزگی کے سبب ہم سے دُور تھا۔

بعض کی تعلیم یہ ہے کہ خدا اور ہمارے درمیان کی یہ جدائی ایک طرفہ تھی یعنی ہماری طرف سے لیکن بائبل واضح طور پر بتاتی ہے کہ ہم خدا کے دشمن تھے۔ " کیونکہ جب باوجُود دشمن ہونے کے خدا سے اُس کے بیٹے کی موت کے وسیلہ سے ہمارا میل ہو گیا تو میل ہونے کے بعد تو ہم اُس کی زندگی کے سبب سے ضرور ہی بچیں گے۔" (رومیوں 10:5)

جیسے کہ ہم پچھلے باب میں دیکھ چکے ہیں کہ خدا کی بھلائی کا انکار کرتے ہوئے یہ کہنا کہ وہ ہمارے گناہوں کو نظر انداز کردے ناممکن ہے کیونکہ خدا کے متعلق کہا گیا ہے کہ اُسے گناہ سے نفرت ہے اور وہ گنہگاروں کے برخلاف ہمیشہ کام کرتا ہے۔ لہذا ہم خدا کے دشمن ہیں۔ " مگر میرے اُن دشمنوں کو جنہوں نے نہ چاہا تھا کہ میں اُن پر بادشاہی کروں یہاں لا کر میرے سامنے قتل کرو" (لوقا19 :27)

"اے زِنا کرنے والیو! کیا تمہیں نہیں معلوم کہ دنیا سے دوستی رکھنا خدا سے دشمنی کرنا ہے؟ پس جو کوئی دنیا کا دوست بننا چاہتا ہے وہ اپنے آپ کو خدا کا دشمن بناتا ہے۔" (یعقوب4:4)

انسانی نسل کی طرف سے یہ جدائی ہماری سوچ کی وہ مستقل حالت ہے جس کی وجہ سے ہم خدا کا انکار کرتے ہیں اور اُسکے خلاف کام کرتے ہیں۔"اس لئے کہ جسمانی نیت خدا کی دشمنی ہے کیونکہ نہ تو خدا کی شریعت کے تابع ہے نہ ہوسکتی ہے" (رومیوں8 :7)

خدا میل ملاپ کا آغاز کرتا ہے

جے۔آئی پیکر کہتے ہیں جب دو فریقین کے درمیان جدائی پڑ جائے تو میل ملاپ کی کوشش یا تو کوئی تیسرا فریق کرتا ہے یا پھر ان دونوں میں سے کوئی ایک۔ چاہے یہ نقصان پہنچانے والا فریق ہو یا جس کو نقصان پہنچا ہو۔ ہمارے معاملے میں خود سے میل کروانے کے لئے خدا نے پہلا قدم بڑھایا۔"اور سب چیزیں خدا کی طرف سے ہیں جس نے مسیح کے وسیلہ سے اپنے ساتھ ہمارا میل ملاپ کرلیا اور میل ملاپ کی خدمت ہمارے سپُرد کی۔" (2۔کرنتھیوں5 :18)

خدا نے اُس فریق کے طور پر جسے نقصان پہنچا ہو اس میل ملاپ کا آغاز کیا اور ہمارے لئے

مکمل کیا۔ "اور اُس نے اب اُس کے جسمانی بدن میں موت کے وسیلہ سے تمہارا بھی میل کرلیا" (کلسیوں 21:1)

گناہ کے لئے خدا کا رویّہ نہیں بدلہ، لیکن ہمارے لئے کچھ اور بدلہ ہے تا کہ ہم اُسے فرق طور پر تجربہ کرسکیں۔

اس کا تعلق مزاج کی تبدیلی یا سوچ کی تبدیلی سے نہیں بلکہ حالت کی تبدیلی سے ہے۔

ہمارے گناہ جو خدا کے ساتھ ہمارے رشتہ کے لئے مسئلہ تھے وہ اب ہم سے محسوب نہیں کئے جاتے۔ "مطلب یہ ہے کہ خدا نے مسیح میں ہوکر اپنے ساتھ دُنیا کا میل ملاپ کرلیا اور اُن کی تقصیروں کو اُن کے ذمہ نہ لگایا اور اُس نے میل ملاپ کا پیغام ہمیں سونپ دیا ہے" (2۔کرنتھیوں 19:5)

پولس بیان کرتا ہے کہ یہ اس لئے ممکن ہوا کیونکہ ہمارے گناہ مسیح پر محسوب کئے گئے۔

"جو گناہ سے واقف نہ تھا اسی کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تا کہ ہم اُس میں ہوکر خدا کی راست بازی ہوجائیں" (2۔کرنتھیوں 21:5)۔

ہمارا مسیح کے وسیلہ سے خدا کے ساتھ ملاپ خدا کی اُس پاک مرضی کے موافق ہوا جو اُس کی اپنے بیٹے کے لئے تھی۔ بنائے عالم سے پیشتر یہ منصوبہ خدا کی سوچ میں شامل تھا۔ " کیونکہ باپ کو یہ پسند آیا کہ ساری معموری اُسی میں سکونت کرے۔ اور اُس کے خون کے سبب سے جو صلیب پر بہا صلح کر کے سب چیزوں کا اُسی کے وسیلہ سے اپنے ساتھ میل کر لے۔ خواہ وہ زمین کی ہوں خواہ آسمان کی۔ اور اُس نے اب اُس کے جسمانی بدن میں موت کے وسیلہ سے تمہارا بھی میل کرلیا۔ جو پہلے خارج اور بُرے کاموں کے سبب سے دل سے دشمن تھے تا کہ وہ تم کو مقدس بے عیب اور بے الزام بنا کر اپنے سامنے حاضر کرے۔" (کلسیوں 19:1۔22)

جاری نہیں بلکہ تکمیل شدہ کام

یہ بات سمجھنا انتہائی ضروری ہے کہ خدا اور انسان کے میل میلاپ کا کام تمام ہو گیا ہے۔ جدائی کی وجہ (گناہ) کو مسیح یسوع کے ذریعے ہٹا دیا گیا ہے اور اب خدا دنیا کے ساتھ صلح میں ہے۔ اگر ہم اُس بات کو سمجھنے میں قاصر ہیں تو ہم انجیل کے اصل پیغام کو نہیں پھیلا رہے اور مسیح کے مکمل کیئے گئے کام کے ساتھ اپنے نیک اعمال کو جوڑنے پر زور دے رہے ہیں۔

مثلاً بعض کہتے ہیں اگر ہمیں اپنے گناہوں کا بے حد افسوس اور پچھتاوا نہ ہو تو ہمیں گناہوں کی معافی ہرگز نہیں ملے گی لہذا اس طرح مسیح کے مکمل کیئے ہوئے کام کے ساتھ ہمارے پچھتاوے بھی جوڑتے ہیں۔

ایک مرتبہ جو شرائط کا دروازہ کھُل جائے تو پھر مرکز مسیح سے ہٹ کر ہم پر آ جاتا ہے اور شرائط کی فہرست لامحدود ہے۔ ایک مرتبہ ایک نوجوان نے میرے اس دعویٰ پر کہ "نجات کا کام مسیح نے پورا کیا ہے" اعتراض کا اظہار کیا۔ اُس نے دعویٰ کیا کہ مسیح کا کیا ہوا کام نجات دلانے کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ ہمیں نجات کیلئے توبہ کی بھی بہت ضرورت ہے۔

لیکن جب میں نے اُس سے توبہ کا مطلب دریافت کرنے کی کوشش کی تو وہ اسکا مطلب بتانے سے قاصر تھا۔ وہ بھی بہت سے لوگوں کی طرح یہی سمجھتا تھا کہ اس کا مطلب "اپنے بُرے کام چھوڑنا ہے" یعنی اپنا رویہ درست کرنا۔ لیکن اگر ہم خود پاک ہو سکتے ہیں تو پھر ہمیں نجات دہندہ کی کیا ضرورت؟

چارلس سپرجن کہتے ہیں اس قسم کی انجیل کا مطلب یہ ہے کہ آپ کسی ایسے شخص سے جو سردی کے سبب کانپ رہا ہو اُسے یہ کہا جائے کہ "پہلے خود کو گرم کرو پھر تم یہاں آگ کے پاس آ سکتے ہو" یسوع ہمارے لئے وہ کرنے آیا جو ہم خود کے لئے نہیں کر سکتے تھے یعنی گناہ

سے آزادی۔

لفظ "توبہ" معنی عقل کا نیا ہونا یا سوچ کی تبدیلی ہے۔ مثال کے طور پر یہودیوں سے کہا گیا کہ توبہ کرو کیونکہ وہ یسوع کو ایک دھوکے باز یا جھوٹا مسیح سمجھ رہے تھے اور اسی سبب اُسے سُولی پر چڑھا دیا۔ اُنہیں بولا گیا کہ اُس کے متعلق اپنی سوچ کو بدلیں اور اس بات کو سمجھیں کہ وہ خدا کا بیٹا ہے اور نجات کے لئے اُس پر ایمان لائیں۔

ہمیں خود پر بھروسہ کر کے اور خود ہی سے حاصل کی گئی نجات کی سوچ سے توبہ کرنی ہے جس کا ذکر اُس نوجوان نے کیا تھا۔ خود پر بھروسہ کر کے حاصل کی گئی راستبازی سے خدا کو نفرت ہے۔ خدا کے نزدیک صرف وہی راستبازی قابلِ قبول ہے جو صرف اُسکے بیٹے پر ایمان لانے سے وہ ہمیں دیتا ہے۔

بیشک ہمارے رویے میں تبدیلی کا عمل جاری رہتا ہے اور ہم اُس کے جلال میں اُس کی روح کے سبب سے بدلتے ہیں لیکن نجات کے لئے رویّے کی تبدیلی انجیل کا پیغام ہرگز نہیں ہے۔ انجیل لوگوں کو اپنی راہ درست کرنے، گناہوں کی شرمندگی محسوس کرنے اور اپنے ایمان کا ثبوت دینے کیلئے اچھے کام کرنے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک خوشی کی خبر کا اعلان ہے جس میں خدا کی طرف سے ہمارے لئے کئے ہوئے اُس تکمیل شدہ کام کے متعلق بتایا جاتا ہے جس میں ہمارا کوئی کردار نہیں۔

جب ہم ٹی وی یا ریڈیو پر کوئی خبر سنتے ہیں تو یہ کسی پیش آنے والے واقع کے متعلق نہیں بلکہ کسی واقع کے پیش آچکے ہونے کے متعلق ہوتی ہے اور اسے خبر کہتے ہیں۔ اسی طرح انجیل وہ خوشی کی خبر ہے جس میں 2000 سال پہلے تکمیل شدہ کام کے متعلق بتایا جاتا ہے جس کی وجہ سے ہمارا خدا سے ملاپ ہو گیا۔

یسوع نے تمام گناہوں کے لئے ایک قربانی گزاری اور پھر خدا کے دہنے ہاتھ جا بیٹھا کیونکہ اُس کا کام مکمل ہو چکا تھا۔اس قربانی کے وسیلہ اُس نے اُنہیں ہمیشہ کے لئے کامل کیا جو اُس پر ایمان لاتے ہیں۔"لیکن یہ شخص ہمیشہ کے لئے گناہوں کے واسطے ایک ہی قربانی گذران کر خدا کی دہنی طرف جا بیٹھا۔ اور اُسی وقت سے مُنتظر ہے کہ اُس کے دُشمن اُس کے پاؤں تلے کی چوکی بنیں۔ کیونکہ اُس نے ایک ہی قربانی چڑھانے سے اُن کو ہمیشہ کیلئے کامل کر دیا ہے جو پاک کئے جاتے ہیں۔" (عبرانیوں 10:12-14)

اور پولُس کہتا ہے یہ وہی انجیل ہے جو خدا نے ہمیں سونپی ہے۔"مطلب یہ ہے کہ خدا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ دُنیا کا میل ملاپ کر لیا اور اُن کی تقصیروں کو اُن کے ذمہ نہ لگایا اور اُس نے میل ملاپ کا پیغام ہمیں سونپ دیا ہے" (2۔کرنتھیوں 5:19)

میل ملاپ کے پیغام کو قبول کرنا

انجیل کا پیغام سنانے کے لائق وہی شخص ہے جو اس میل ملاپ کے کام کو صلیب پر مکمل کیا ہوا مانتا ہے۔میل ملاپ کے کام کو مکمل کرنے کے بعد خدا ہمیں اسے قبول کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

خدا نے ہم سے ملاپ کیا ہے لہذا اب ہمیں بھی چاہیے کہ اُس سے دُشمنی ختم کریں اور اُس کے ساتھ میل ملاپ رکھیں اور اُس کے ساتھ میل کا بُلاوا ہی انجیل کا پیغام ہے۔"پس ہم مسیح کے ایلچی ہیں۔گویا ہمارے وسیلہ سے خدا التماس کرتا ہے۔ہم مسیح کی طرف سے منت کرتے ہیں کہ خدا سے میل ملاپ کر لو" (2۔کرنتھیوں 5:20)۔ایماندار وہ ہے جس نے میل ملاپ کو قبول کر لیا ہے۔"اور صرف یہی نہیں بلکہ اپنے خداوند یسوع مسیح کے طُفیل سے جس کے وسیلہ سے اب ہمارا خدا کے ساتھ میل ہو گیا خدا پر فخر بھی کرتے ہیں۔" (رومیوں 5:11)

یسوع تمام دنیا کے گناہوں کی خاطر مُوا اور جب کوئی شخص مسیح پر ایمان لاتا ہے تو اُس میں شامل ہونے کے وسیلہ سے اس عظیم تبادلہ کا حصہ بن جاتا ہے یعنی اس کا مطلب ہے کہ اُس کے گناہ اُس کے کھاتے میں محسوب نہیں ہوتے اور وہ معافی کا تجربہ حاصل کرتا ہے اور بدلے میں اُسے مسیح کی راستبازی ملتی ہے۔ پوُلس کہتا ہے، "پس ہم مسیح کے ایلچی ہیں۔ گویا ہمارے وسیلہ سے خدا التماس کرتا ہے۔ ہم مسیح کی طرف سے منت کرتے ہیں کہ خدا سے میل ملاپ کرلو۔ جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تا کہ ہم اُس میں ہوکر خدا کی راست بازی ہوجائیں" (2۔کرنتھیوں 5:20۔21)

جب تک کوئی شخص یسوع پر ایمان نہیں لاتا وہ آدم میں ہے اور گناہ میں ہے۔ یسوع نے یہودیوں سے کہا "اس لئے میں نے تم سے یہ کہا کہ اپنے گناہوں میں مرو گے کیونکہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے کہ میں وہی ہوں تو اپنے گناہوں میں مرو گے۔" (یوحنا 8:24)

مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے ہم نے اُس میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا۔ اس کا مطلب ہے ہم آدم میں مر گئے اور اب مسیح میں نئی مخلوق ہیں۔ "اس لئے اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔ پرانی چیزیں جاتی رہیں۔ دیکھو وہ نئی ہوگئیں۔" (2۔کرنتھیوں 5:17)

مسیح میں ہم معافی کا تجربہ حاصل کرتے ہیں۔ پوُلس کہتا ہے، "ہم کو اُس میں اُس کے خون کے وسیلہ سے مخلصی یعنی قصوروں کی معافی اُس کے اُس فضل کی دولت کے موافق حاصل ہے۔" (افسیوں 1:7)

اعمال کی کتاب میں رسولوں نے سیکھایا جب کوئی شخص یسوع پر ایمان لائیگا تو اُسے گناہوں کی معافی ملے گی۔ مثلاً جب پطرس یہودیوں میں بشارت کرر ہا تھا اُس نے کہا"

اس شخص کی سب نبی گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے گا اُس کے نام سے

گناہوں کی معافی حاصل کرے گا۔" (اعمال10: 43)

مزید دیکھیں" پطرس نے اُن سے کہا کہ توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے تو تُم روح القدس انعام میں پاؤ گے۔" (اعمال2: 38)

"پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تا کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں اور اس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں" (اعمال3: 19)۔"پس اے بھائیو! تمہیں معلوم ہو کہ اُس کی وسیلہ سے تم گناہوں کی معافی کی خبر دی جاتی ہے۔ اور موسیٰ کی شریعت کے باعث جن باتوں سے تم بَری نہیں ہو سکتے تھے اُن سب سے ہر ایک ایمان لانے والا اُس کے باعث بَری ہوتا ہے۔" (اعمال13: 38۔39)

جو میل ملاپ کے پیغام کو قبول کرتا ہے خدا اُسے راستباز ٹھہراتا ہے

میرے لکھے گئے انجیل کے کتابچہ "کیا آپ کو یقین ہے" میں نے ایک سچی کہانی بتائی۔" 1829 میں جارج ولسن نامی ایک شخص سے ایک آدمی کا قتل ہو گیا۔ ولسن کو پکڑ کر عدالت میں لایا گیا۔ اُسے قصوروار ثابت کر کے پھانسی دینے کے لئے کافی شواہد موجود تھے لیکن اُسکے بعض دوستوں نے صدر اینڈریو جیکسن سے درخواست کی اور اُس نے ولسن کو معاف کر دیا مگر سب کو حیرانی اس بات سے ہوئی کہ جارج ولسن نے معافی کو قبول کرنے سے انکار کر دیا!

جج اس بات سے پریشان ہوا کہ اُسے کیا کرنا چاہئے؟ کیا وہ ایک معاف کئے ہوئے آدمی کو سزا دے سکتا ہے؟ جبکہ مجرم اُس معافی کو قبول ہی نہیں کر رہا۔ جج نے صدر جیکسن سے درخواست کی مگر وہ بھی نہیں جانتا تھا کہ کیا کرے۔ اس کیس کو امریکہ کے سپریم کورٹ کے

حوالے کیا گیا۔ چیف جسٹس نے کہا کہ معافی نامہ ایک قانونی ڈاکومنٹ ہے لیکن یہ اُسی وقت جائز ہے اگر مجرم اُس معافی کو قبول کرے۔ اگر اسے قبول نہ کیا جائے تو یہ معافی نہیں دلاسکتا۔ معافی اپنی فطرت سے اُسی وقت ملتی ہے اگر اُسے قبول کیا جائے۔

جارج ولسن کو پھانسی دی گئی جبکہ اُس کا معافی نامہ جج کی میز پر پڑا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ جارج ولسن نے معافی کو رد کرنے کا فیصلہ کیوں کیا۔ شاید یہ اُس کا غرور تھا پر وجہ جو بھی ہو بہت سے لوگ اُسے بیوقوف کہیں گے۔ وہ آزاد آدمی کے طور پر بچ سکتا تھا لیکن اُس کی ضد کی وجہ سے اُس کی جان گئی۔ اس سے زیادہ حیران کُن بات یہ ہے کہ بہت سے لوگ نجات کا صحیح تصور سن لینے کے باوجود اُسے قبول نہیں کرتے۔

راستباز یا قصوروار؟

ہماری معافی کے لئے بڑی قیمت ادا ہوئی ہے۔ یہ لامحدود محبت کا تحفہ ہے اور اسے رد کرنے سے انسان قصوروار ٹھہرتا ہے۔ بے شک ایمانداروں کے لئے سب سے مشہور حوالہ

" کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔" (یوحنا16:3)

اس کی اگلی دو آیات کے بعد "جو اُس پر ایمان لاتا ہے اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا۔ جو اُس پر ایمان نہیں لاتا اُس پر سزا کا حکم ہو چکا۔ اس لئے کہ وہ خدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لایا۔" (یوحنا18:3)

بعض کہتے ہیں کہ مسیح کی وجہ سے خدا نے سب کو راستباز ٹھہرا کر اپنے ساتھ میل کر لیا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ مسیح میں خدا نے دنیا کے ساتھ ملاپ کیا۔ لیکن ہمیں تب تک معافی اور راستبازی نہیں ملتی جب تک ہم اسے قبول نہیں کر لیتے۔

یوحنا دو باتیں ہمارے سامنے رکھتا ہے۔ یا تو ہم ایمان لائیں اور ہمیشہ کی زندگی پائیں یا ایمان نہ لائیں اور سزا پائیں۔ سزا راستبازی کا متضاد ہے۔ ایک شخص ایک ہی وقت میں سزا وار اور بری/راستباز نہیں ہوسکتا۔ یا تو وہ پہلا ہوگا یا دوسرا۔ یوحنا اسی باب کی آخری آیت میں دوبارہ بیان کرتا ہے۔ "جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے لیکن جو بیٹے کی نہیں مانتا زندگی کو نہ دیکھے گا بلکہ اُس پر خدا کا غضب رہتا ہے۔" (یوحنا3:36)

لوئیس برق ہاف کہتا ہے، خدا میل کر لینے کے بعد اُس گنہگار کو راستباز ٹھہراتا ہے جو اس میل ملاپ کو قبول کرتا ہے۔ ایماندار اُس میل ملاپ سے لطف اندوز ہوتے ہیں جو کامل اور حتمی ہے۔

بشارت

بشارت میل ملاپ کی خدمت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اس کے دو حصے ہیں:

1) پہلا اعلان یہ ہے کہ خدا نے مسیح میں دنیا کے ساتھ ملاپ کیا اور ایسا کرنے کے لئے ہمارے گناہ مسیح کے ذمہ لگائے یہ تکمیل شدہ کام ہے اور اس میں کچھ اور شامل نہیں کیا جا سکتا۔

2) اس کا دوسرا حصہ اس بات پر مبنی ہے کہ ہر انسان کو خدا کے ساتھ میل کرنے کی شخصی دعوت دی جائے یعنی میل ملاپ کے پیغام کو قبول کرنا۔

ہم انجیل کو پوری ایمانداری سے پہنچا رہے ہیں جیسے پولُس نے پھیلائی تھی۔ تو ہم یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ خدا ہمارے وسیلہ سے بھی ویسے ہی کام کرتا ہے جیسے پولُس کے ذریعے "پس ہم مسیح کے ایلچی ہیں۔ گویا ہمارے وسیلہ سے خدا التماس کرتا ہے۔ ہم مسیح کی طرف سے منت کرتے ہیں کہ خدا سے میل ملاپ کر لو۔" (2۔کرنتھیوں5:20)

خدا کے ساتھ صُلح

میل ملاپ کی اس حالت کو بیان کرتے ہوئے پولُس کہتا ہے۔" پس جب ہم ایمان سے راست باز ٹھہرے تو خدا کے ساتھ اپنے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے صلح رکھیں۔" (رومیوں 1:5)

خدا ہمارے ساتھ دوبارہ کبھی غضب ناک نہ ہوگا۔ہم بھی اُس کے دشمن ہونے کی بجائے ابراہام کی مانند اُس کے دوست ہیں اوراس سے زیادہ ہم اُس کے فرزند ہیں۔

انجیل پہلے خوشی ، بحالی، شفا، ترقی وغیرہ نہیں دیتی بلکہ یہ پہلے خدا کے ساتھ صحیح رشتہ دیتی ہے اور ہر برکت اس رشتے کا پھل ہے۔ہم قابل نہ ہونے کے باوجود مہربانی حاصل کرتے ہیں۔ہم اُس کے قریب آجاتے ہیں کیونکہ وہ اب ہم سے خوش ہے اسلیئے مسیح میں ہم ہر قسم کی روحانی برکت حاصل کرتے ہیں۔

یہ ہماری مستقل حیثیت ہے۔ یہ ابدی ہے۔اس میل ملاپ کی وجہ سے خدا ہر وقت ہم سے خوش ہے خواہ ہماری حالت کیسی بھی ہو کیونکہ وہ ہماری حالت نہیں بلکہ حیثیت دیکھتا ہے۔ اور ہماری حیثیت مسیح میں ہمیشہ کی راستبازی ہے جو کہ لاتبدیل ہے۔

کیونکہ ہم نے میل ملاپ کے پیغام کو قبول کرلیا ہے!

میل ملاپ کی اس حالت کو بیان کرتے ہوئے پولُس کہتا ہے۔" پس جب ہم ایمان سے راست باز ٹھہرے تو خدا کے ساتھ اپنے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے صلح رکھیں۔"   (رومیوں 1:5)

☆☆☆☆☆

آپ راستباز ہیں۔۔۔کیونکہ خدا آپ کو راستباز ٹھہراتا ہے

پولس کی پسندیدہ اصطلاح جسے وہ اکثر استعمال کر کے ہمیں یہ بتاتا ہے کہ ہم کس طرح مسیح یسوع کی صلیبی موت کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرائے گئے ہیں۔ نئے عہد نامہ میں ہماری راستبازی کا ذکر 39 مرتبہ ہوا ہے اور 29 مرتبہ یہ الفاظ پولُس نے استعمال کئے ہیں۔ مارٹن لوتھر کہتے ہیں کہ کسی بھی کلیسیا کی مضبوطی اور کمزوری کا انحصار راستبازی کی تعلیم پر ہے کیونکہ جس حد تک کوئی کلیسیا راستبازی کی تعلیم کی سمجھ بوجھ رکھتی اور اُسے سکھاتی ہے دراصل یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ اُس کی بنیادیں کس قدر مضبوط ہیں کیونکہ راستبازی کی تعلیم ایک اہم حقیقت ہے۔

راستبازی کا مطلب کسی شخص کو کسی مقدمہ میں تفتیش کے بعد بے گناہی کے ثبوت مل جانے پر بری کیا جانا ہے یہ ایک قانونی کاروائی کے نتیجہ میں عدالتی فیصلہ ہوتا ہے۔ تاہم ہمارے معاملے میں اس انصاف کا تعلق ہمارے کردار سے نہیں ہے کیونکہ خدا ناراست کو راستباز ٹھہراتا ہے۔ " مگر جو شخص کام نہیں کرتا بلکہ بے دین کے راست باز ٹھہرانے والے پر ایمان لاتا ہے اُس کا ایمان اُس کے لئے راست بازی گِنا جاتا ہے" مگر جو شخص کام نہیں کرتا بلکہ بے دین کے راست باز ٹھہرانے والے پر ایمان لاتا ہے اُس کا ایمان اُس کے لئے راست بازی گِنا جاتا ہے" (رومیوں 5:4)

خدا جسے راستباز ٹھہراتا ہے اُسے نئے سرے سے پیدا کرتا ہے یعنی اُسے نئی انسانیت سے نوازتا ہے جس کا ثبوت وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہمارے رویّے میں مثبت تبدیلی کا آنا ہے۔ اس بدن میں رہتے ہوئے ہمارا رویّہ کبھی منفی اور کبھی مثبت ہوسکتا ہے مگر راستبازی کا تعلق منفی اور مثبت رویے سے نہیں بلکہ اس کا تعلق ہماری اُس قانونی حیثیت کے ساتھ ہے

جو ہمیں یسوع مسیح کے وسیلہ خدا کے حضور حاصل ہے۔

یہ خدا کا عدالتی فیصلہ ہے کہ ہم اُس کے حضور راست ہیں اور یہ ہمارے نیک اعمال کے سبب سے نہیں بلکہ ہماری جگہ کیئے گئے یسوع مسیح کے صلیبی کام کی بدولت ہے۔

پس راستبازی ہماری پیداوار نہیں بلکہ یسوع مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے ہم سے محسوب کی جاتی ہے۔

لفظ "محسوب" کا مطلب کسی شخص کے کھاتے میں وہ سب لکھنا جو اُس نے کمایا نہ ہو یا کسی کے کھاتے میں وہ لکھنا جو اُن کے پاس نہ ہو۔ صلیب پر اسی قسم کا ایک بڑا تبادلہ ہوا۔

"جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُس میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں" (2 کرنتھیوں 21:5)

ہمارے گناہوں کو یسوع مسیح کے کھاتے میں گنا گیا حالانکہ وہ بے گناہ تھا تو بھی ہمارے گناہ اُس کے کھاتے میں لکھے گئے اور ہمارے گناہوں کے لئے اُس کی عدالت کی گئی اسی طرح اُس کی راستبازی ہمارے کھاتے میں لکھ دی گئی۔

لہذا کوئی شخص اپنے کاموں سے راستباز نہیں ٹھہرتا۔ "چنانچہ لکھا ہے کہ کوئی راستباز نہیں۔ ایک بھی نہیں" (رومیوں 10:3)

مگر مسیح کی راستبازی اُس شخص کے کھاتے میں لکھی جاتی ہے جو اُس پر ایمان لاتا ہے۔

مسیح کی راستبازی کیا ہے؟

ایک عام عقیدہ یہ ہے کہ مسیح کی راستبازی شریعت کی مکمل پاسداری کا نتیجہ ہے اور اسی راستبازی میں ہم راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ اس عقیدہ کے حامل افراد کا نظریہ ہے کہ صلیب پر اُس کی غیر فعال فرمانبرداری (کفارہ کے ذریعے باپ کی مرضی کو پورا کرنا) سے

ہمیں گناہوں سے رہائی ملی ہے لیکن اُس کی فعال فرمانبرداری (شریعت کی پاسداری) سے ہم راستباز ٹھہرے ہیں۔ میں بھی کبھی اس بات پر یقین رکھتا تھا۔ بے شک مسیح نے اپنی پوری زندگی شریعت کی پاسداری کی اور کبھی بھی حکم عدولی نہ کی۔ اگر وہ حکم عدولی کرتا تو وہ خدا کا بے عیب برہ نہ ہوتا اور اسی سبب سے ہمارے گناہ نہ اُٹھا پاتا لیکن بائبل یہ نہیں کہتی کہ ہم مسیح کی شریعت کی پاسداری کے باعث راستباز ٹھہرتے ہیں۔ پُولُس کہتا ہے کہ مسیح کے راستبازی کے ایک کام کے سبب سے ہم راستباز ٹھہرائے گئے ہیں۔

"غرض جیسا ایک گناہ کے سبب سے وہ فیصلہ ہوا جس کا نتیجہ سب آدمیوں کی سزا کا حکم تھا ویسا ہی راستبازی کے ایک کام کے وسیلہ سے سب آدمیوں کو وہ نعمت ملی جس سے راست باز ٹھہر کر زندگی پائیں" (رومیوں18:5)

راستبازی کو سمجھنے کیلئے یہ ایک اہم حوالہ ہے جس میں پُولُس مسیح اور آدم کے درمیان مماثلت کو بیان کرتا ہے کہ کسی طرح آدم کی وجہ سے ہم گنہگار بنے اور کیسے اُس کا گناہ ہمارے کھاتے میں گِنا گیا بالکل اسی طرح مسیح کی فرمانبرداری ہمارے کھاتے میں شمار کی گئی اسی وجہ سے خدا ہمیں راستباز ٹھہراتا ہے۔

" کیونکہ جس طرح ایک ہی شخص کی نافرمانی سے بہت سے لوگ گنہگار ٹھہرے اُسی طرح ایک کی فرمانبرداری سے بہت سے لوگ راست باز ٹھہریں گے" (رومیوں19:5)۔

آدم کا گناہ جو ہمارا گناہ شمار کیا گیا وہ اُس کی پوری زندگی کی نافرمانی نہ تھا بلکہ صرف ایک کام تھا یعنی شجر ممنوع کا پھل کھانا۔ اسی طرح مسیح کی راستبازی کا تعلق فرمانبرداری کے صرف ایک کام سے ہے یعنی اُس نے باپ کی مرضی کو پورا کیا اور صلیب پر ہماری خاطر مُوا۔

آدم اور مسیح یسوع دونوں نسل انسانی کے مرکزی نمائندے

خدا ان دونوں مرکزی نمائندوں کی بنیاد پر بنی نوع انسان کو دیکھتا ہے۔ ہر بشر یسوع سے پہلے آدم میں دیکھا جاتا تھا کیونکہ خدا نے آدم کو صرف ایک حکم دیا کہ نیک و بد کی پہچان کے درخت سے نہ کھانا لیکن اُس نے نافرمانی کی اور اُس کی یہ نافرمانی نہ صرف اُس کی بلکہ تمام انسانیت کی نمائندگی کرتی ہے اس لئے اس کی نافرمانی کے باعث ہم سب نافرمان ٹھہرے اور اُس کا گناہ ہمارا گناہ شمار کیا گیا۔

یسوع اس دنیا میں دوسرا آدمی اور پچھلے آدمی کے طور پر آیا" پہلا آدمی زمین سے یعنی خاکی تھا اور دُوسرا آدمی آسمانی ہے" (1۔کرنتھیوں 47:15)۔ " چنانچہ لکھا بھی ہے کہ پہلا آدمی یعنی آدم زندہ نفس بنا۔ پچھلا آدم زندگی بخشنے والی روح بنا" (1۔کرنتھیوں 45:15) اسے بھی باپ نے اس لئے مقرر کیا کہ دوسروں کی نمائندگی کرے۔ جب اُس نے اپنی خدمت کا آغاز کیا تو وہ دریا یردن پر گیا جہاں یوحنا گنہگاروں کو بپتسمہ دیتا تھا اور جب یسوع نے خود کو بپتسمہ لینے کیلئے پیش کیا یوحنا نے اس بات سے تعجب کیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یسوع بے گناہ ہے لہذا اسے بپتسمہ کی ضرورت نہیں لیکن یسوع نے کہا" یسوع نے جواب میں اُس سے کہا اب تُو ہونے ہی دے کیونکہ ہمیں اسی طرح ساری راستبازی پوری کرنا مناسب ہے۔اس پر اُس نے ہونے دیا" (متی 15:3) اس کا کیا مطلب ہے؟

دراصل یسوع کا بپتسمہ گنہگار کے طور پر نہیں بلکہ گنہگاروں کے نمائندے کے طور پر ہوا۔ اُس کا بپتسمہ کلوری پر ہونے والے کام کا پیش نمونہ تھا یعنی جیسے وہ یردن کے پانی میں ڈبویا گیا اُسی طرح وہ خدا کی عدالت میں بھی ڈوبے گا جہاں وہ ہمارے گناہوں کی خاطر مارا جائے گا (پانی خدا کی عدالت کو ظاہر کرتا ہے)۔اُس کا پانی سے باہر آنا اس بات کی علامت ہے کہ وہ مُردوں میں سے نئی مخلوق کے سربراہ کے طور پر زندہ کیا جائے گا اور ایک ایسی نسل کا

سر براہ ہوگا جواس کی فرمانبرداری کے سبب سے راستباز اور فرمانبردار ٹھہرائی جائے گی۔
باپ اس بات کا اعلان کرتا ہے "اور دیکھو آسمان سے یہ آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں" (متی 17:3) اور وہ اُن سب سے بھی "جو مسیح یسوع میں ہیں" اسی طرح خوش ہے۔ لہذا صلیب یسوع کیلئے خدا کی مرضی تھی۔ اور وہ اپنی تمام زندگی میں اس بات سے بخوبی واقف تھا کہ وہ کس کام کیلئے آیا ہے اور اس کے متعلق بات کرتے ہوئے وہ اکثر "میرا وقت" کی اصطلاح استعمال کرتا تھا۔ "یسوع نے اُس سے کہا اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام ہے؟ ابھی میرا وقت نہیں آیا" (یوحنا 2:4)
"پس وہ اُسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگے لیکن اس لئے کہ اُس کا وقت ابھی نہ آیا تھا کسی نے اُس پر ہاتھ نہ ڈالا" (یوحنا 7:30) "اُس نے ہیکل میں تعلیم دیتے وقت یہ باتیں بیت المال میں کہیں اور کسی نے اُس کو نہ پکڑا کیونکہ ابھی تک اُس کا وقت نہ آیا تھا" (یوحنا 8:20)
"اب میری جان گھبراتی ہے۔ پس میں کیا کہوں؟ اے باپ! مجھے اس گھڑی سے بچا لیکن میں اسی سبب سے تو اس گھڑی کو پہنچا ہوں" (یوحنا 12:27)۔ "عیدِ فسح سے پہلے جب یسوع نے جان لیا کہ میرا وہ وقت آ پہنچا کہ دُنیا سے رخصت ہو کر باپ کے پاس جاؤں تو اپنے اُن لوگوں سے جو دنیا میں تھے جیسی محبت رکھتا تھا آخر تک محبت رکھتا رہا" (یوحنا 13:1)
دوسروں نے اس بات کو نہ سمجھا اور بعض نے بشمول پطرس کے اُس کو صلیب پر جانے سے روکنا چاہا" اُس وقت سے یسوع اپنے شاگردوں پر ظاہر کرنے لگا کہ اُسے ضرور ہے کہ یروشلیم کو جائے اور بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں کی طرف سے بہت دُکھ اُٹھائے اور قتل کیا جائے اور تیسرے دن جی اُٹھے۔ اُس پر پطرس اُس کو الگ لے جا کر ملامت کرنے لگا کہ اے خداوند خُدا نہ کرے۔ یہ تجھ پر ہرگز نہیں آنے کا۔ اُس نے پھر کر پطرس سے کہا

اے شیطان میرے سامنے سے دُور ہو۔تُو میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہے کیونکہ تُو خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے۔" (متی 16:21۔23)لیکن وہ باپ کی مرضی کو بجالانے کیلئے یروشلیم کو چلا۔اُس نے کہا" لیکن مجھے ایک بپتسمہ لینا ہے اور جب تک وہ نہ ہو لے میں بہت ہی تنگ رہوں گا!"(لوقا12 :50)

باغِ گتسمنی میں صلیب کا ہولناک منظر یسوع کے سامنے تھا اس لئے اُس نے کہا ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے پھر بھی میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔(متی 26 :39) دو آدم دو باغوں میں موجود تھے یعنی باغِ عدن اور باغِ گتسمنی اور اُن دونوں کے سامنے باپ کی مرضی تھی اور ردِعمل اُن سب پر گہرا اثر ڈالنے والا تھا جن کی وہ نمائندگی کر رہے ہیں خدا کی آدم کے لئے مرضی یہ تھی کہ وہ درخت میں سے لے کر نہ کھائے اور اُس کا ردِعمل یہ تھا کہ تیری نہیں میری مرضی پوری ہو اس فیصلہ کے نتیجہ میں ہم سب گنہگار ٹھہرے۔یسوع کے لئے خدا کی مرضی صلیب پر جان دینے کی تھی اور اُس کا ردِعمل یہ تھا کہ میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔وہ یہاں تک فرمانبردار رہا کہ اُس نے موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی۔

"اور انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی"(فلپیوں 2 :8) پس ہم اُس کی فعال اور غیر فعال فرمانبرداری کے ایک کام کے نتیجے میں میں معاف ہوئے اور راستباز ٹھہرائے گئے۔

رحم یا انصاف؟

یسوع بالخصوص کس لئے مُوا؟ شاید ہم کہیں کہ وہ پوری دنیا کی خاطر مُوا یا گنہگاروں کی خاطر مُوا یا پھر یہ کہیں گے کہ وہ میری خاطر مُوا یہ تمام جوابات درست ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی بنیادی وجہ نہیں۔ وہ پہلے خدا کیلئے مُوا کیونکہ اُس کی موت باپ کی مرضی پوری کرنے

کیلئے تھی اسلئے اُس نے خود کو بطور کفارہ پیش کیا تا کہ باپ کے انصاف کے تقاضہ کو پورا کرے اور خدا کے غضب کو ہم پر سے ہٹا سکے۔

رحم اور انصاف میں خاص فرق ہے۔ انصاف کا مطلب یہ ہے کہ جس چیز کے ہم مستحق ہیں وہ ہمیں ملے۔ (سزا کے مستحق ہوں تو سزا ملے اور اگر آزادی کے مستحق ہوں تو آزادی) اور رحم کا مطلب یہ ہے کہ جس چیز کے ہم مستحق نہ ہوں وہ ہمیں ملے (یعنی معافی)۔

بعض اوقات جب میں اس موضوع پر بات کرتا ہوں تو کلیسیاء سے پوچھتا ہوں کہ جب آپ نے نجات پائی تو کیا خدا سے آپ نے رحم کو پایا یا انصاف کو اور ہر دفعہ تقریباً 90 فیصد لوگوں کا جواب رحم ہوتا ہے لیکن یہ درست نہیں بلکہ سچ یہ ہے کہ ہم نے اُس کے انصاف کی بدولت نجات پائی ہے کیونکہ صلیب پر یسوع نے گناہ کی عدالت کا سامنا کیا۔ یسوع نے صلیب پر خدا کی راست عدالت کا سامنا کیا۔ اس طرح اُس نے خدا کے انصاف کے تقاضہ کو پورا کیا۔ پس جب ہم یسوع کو قبول کرتے ہیں تو خدا ہمارے گناہوں کو معاف کرنے اور ہماری ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔

"اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔" (1۔ یوحنا 9:1)

اگر خدا یسوع پر ایمان لانے والے کا دوبارہ انصاف کرے تو وہ بے انصاف ٹھہرے گا۔ کیونکہ اس کا مطلب گناہ کی ٹھہرائی ہوئی قیمت یعنی موت کا دوبارہ مطالبہ ہے جبکہ یسوع نے پہلے ہی اس کی پوری قیمت صلیب پر ادا کر دی ہے اور جب خدا ہمیں نجات دیتا ہے تو ایسے شخص کے طور پر نہیں دیکھتا جس پر رحم کیا گیا ہو بلکہ ایسے شخص کے طور پر جس کا انصاف کیا گیا اور انصاف کے بعد بری کیا گیا۔ پولُس رومیوں 26:3 میں یوں لکھتا ہے "بلکہ اسی

وقت اُس کی راستبازی ظاہر ہوتا کہ وہ خود بھی عادل رہے اور جو یسوع پر ایمان لائے اُس کو بھی راستباز ٹھہرانے والا ہو۔"

ہمارے اور خدا کے لئے لازمی

یہ ہمارے لئے نہایت خاکساری کی بات ہے کہ جب ہمیں یہ معلوم ہوا کہ ہمارا گناہ اتنا بڑا تھا کہ ہماری معافی مسیح یسوع کے خون بہانے کے بغیر ممکن نہ تھی لیکن ہمارا اپنے جسم پر فخر کرنا اس بات کے منافی جاتا ہے اور ہم معافی کے حصول کیلئے ایسے نظریات پیش کرتے ہیں جو صلیب کی نفی کرتے ہیں۔ یقیناً خدا قربانی کے بغیر بھی معاف کرسکتا ہے کیونکہ جب کوئی ہمارے خلاف کام کرتا ہے تو ہم یہ نہیں کہتے "اس کی معافی کے لئے تمہیں مرنا ہوگا!" اگر ہم قربانی کے بغیر معاف کر سکتے ہیں تو خدا کیوں نہیں؟ ہم خدا کی ہمارے لئے معافی اور ہماری دوسروں کے لئے معافی میں فرق آگے آنے والے باب میں دیکھیں گے تاہم ہمیں اس بات کو سمجھنا ہوگا کہ انصاف پر مبنی معافی ہمارے لئے بہتر ہے نہ کہ رحم پر مبنی ۔میں اس بات کو ایک مثال سے سمجھاتا ہوں۔فرض کریں مجھے کسی شہر میں ایک چرچ میں کلام سنانا ہے جس کے لئے میں نے ایک ہوٹل میں کمرہ کرائے پر لیا ہے جیسے ہی میں وہاں پہنچتا ہوں مجھے ایک شرم ناک بات کا احساس ہوتا ہے کہ میں تو اپنا کریڈٹ کارڈ گھر بھول آیا ہوں۔ یہ معاملہ اب کچھ اس انداز سے آگے بڑھ سکتا ہے جیسے ہی میں چیک ان کرنے کے لئے جاتا ہوں میں اُن سے معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ میں اپنا کریڈٹ کارڈ گھر بھول آیا ہوں اور اب وہ مجھ پر رحم کر کے مجھے مفت ہوٹل میں رہنے دیں پر استقبالیہ ڈیسک والا کہے نہیں جناب!

ہم ایسا نہیں کر سکتے اور میں کہوں میں مشکل حالات میں ہوں خود کو میرے جگہ پر رکھ کر دیکھو

مہربانی کرو۔

یہ ہماری پالیسی کے خلاف ہے۔لہذا ہم یہ نہیں کر سکتے۔کیوں؟ کیا اس ہوٹل میں کوئی کمرہ خالی نہیں ہے؟

نہیں۔ خالی کمرے تو ہیں۔تو پھر آپ مجھے ایک رات تو رُکنے کے لئے دے ہی سکتے ہو۔

ہماری اسی بحث کے دوران ایک لمبی قطار میرے پیچھے بن جاتی ہے اور اب وہ شخص چیک ان کرنے کے لئے باقی لوگوں کے استقبال کے لئے بےچین ہو جاتا ہے۔وہ میری طرف جھک کر مجھے کہتا ہے ہم ایسا کرتے تو نہیں لیکن اس بار میں کر رہا ہوں۔لیکن اس کے بارے میں کسی سے بات مت کرنا۔میں اُس کا شکریہ ادا کر کے اپنے کمرے کی جانب چلا

جاتا ہوں۔اگلی صبح میں استقبالیہ ڈیسک پر جب لوٹتا ہوں تو وہی شخص میرا استقبال کرتا ہے

"صبح بخیر" میں نے کہا(" کیا میں آپ کو یاد ہوں؟")

وہ بڑے پُرسکون انداز میں کہتا ہے"ہاں یاد ہو")

میں سوچ رہا تھا اگر آپ مجھے ایک اور رات یہاں رُکنے دیں۔

نہیں !اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

مگر آپ جانتے ہیں کہ میرے پاس میرا کریڈٹ کارڈ نہیں تو میں کہاں جاؤں؟ کیا سڑک پر سوؤں؟

یہ ہماری پریشانی نہیں۔ہم نے کل رات آپ پر رحم کیا ہے۔اب آپکو کچھ اور انتظام کرنا ہوگا۔

مہربانی سے ترس کھائیں۔اگر میری جگہ آپ یا آپ کا کوئی گھر والا ہوتا تو؟

جب یہ بحث جاری ہے تو دوبارہ میری جان بچانے کو بھیڑ کی ایک بڑی قطار میرے پیچھے

کھڑی ہو جاتی ہے۔

وہ شخص میری جانب آگے کو بڑھ کر دانت پیستے ہوئے میرے کان میں کہتا ہے، آخری بار میں آپکو یہاں اس طرح رہنے دوں گا لیکن کل صبح 10 بجے آپکو یہاں سے جانا ہوگا۔

اگلی صبح جب میں نیچے دوبارہ استقبالیہ ڈیسک کی طرف ایک اور رات ٹھہرنے کی درخواست کے لئے بڑھ رہا ہوں میں نے اُس شخص کا چہرہ دیکھا کہ اُس پر مسکراہٹ کا کوئی آثار نہیں اور بغل میں ایک لمبا چوڑا شخص کھڑا ہے تو میں نے اُس سے دوبارہ درخواست کرنے کی ہمت بھی نہ کی۔ میں جانتا ہوں کہ اُن کا رحم کا پیمانہ بھر چکا ہے۔بعض اوقات ہماری معافی کی سمجھ رحم پر مبنی ہوتی ہے اور گناہ کر کے خدا سے اُس کے رحم کے باعث معافی کی درخواست کرتے ہیں۔ پھر ہم دوبارہ گناہ کر کے اُس سے رحم کی درخواست کرتے ہیں۔ ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ میں آئندہ کو گناہ نہیں کرونگا۔لیکن یقینی طور پر ہم دوبارہ گناہ کر کے رحم مانگنے آ جاتے ہیں۔اس بار بار کے عمل کا کبھی اختتام ہی نہیں ہوتا۔ گناہ، توبہ، رحم حاصل کرنا وغیرہ۔

لیکن آئیں میری ہوٹل کی اُس درخواست کو فرق طریقہ سے دیکھیں۔

میں ایک مرتبہ پھر بنا کریڈٹ کارڈ کے پہنچتا ہوں لیکن اس بار مجھے اس بات کا علم نہیں کہ اُس چرچ نے میرے کُل دورانیہ کی قیمت پہلے سے ہی ادا کر دی ہے۔ پہلے کی طرح اس بار بھی میں معافی سے بات شروع کرتا ہوں لیکن سامنے والا شخص میری بات کو بیچ میں کاٹ دیتا ہے اور کہتا ہے۔"سب ٹھیک ہے" یہ آپ کے کمرے کی چابی اور آپ کا سامان آپ کے کمرے میں پہنچا دیا جائے گا۔صبح اخبار اور ناشتہ بھی آپ کو پہنچا دیا جائے گا اور اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو ہمیں ضرور آگاہ کیجئے گا۔

میں اس مہربانی سے بہت خوش ہوتا ہوں۔لیکن یہ کہانی یہاں پر ختم نہیں ہو جاتی۔اگلی صبح

جب میں دوبارہ اس درخواست کے ساتھ پہنچتا ہوں کہ مجھے ایک رات رُکنے کی اجازت مل جائے تو میں ایک حیران کُن جواب کا سامنا کرتا ہوں۔ معذرت کی ضرورت نہیں جناب! آپ کے مکمل دورانیے کا بل ادا کیا جا چکا ہے۔ ہللو یا!

دونوں معاملوں میں میری حالت کتنی فرق ہے۔ پہلے مجھے ہر صبح ہوٹل انتظامیہ سے درخواست کرنی پڑتی ہے تا کہ مجھے ایک رات رُکنے کا دوبارہ موقع مل جائے اور مجھے اس چیز کا یقین بھی نہیں کہ مجھ پر رحم ہوگا بھی یا نہیں۔

لیکن دوسرے واقع میں میرا یقین انصاف پر مبنی ہے۔ اس لئے کہ اُس کمرہ میں رہنے کا میرے پاس قانونی حق ہے اور میرے رہنے کی قیمت ادا کی جا چکی تھی لہذا وہاں رہنا میرا حق ہے۔ مجھے وہاں ٹھہرانے سے انکار کرنا یا میرے سامنے بل رکھنا غیر قانونی ہوتا کیونکہ اُس چرچ نے قیمت پہلے ہی ادا کر دی ہے۔

ہم بھی اسی طرح معاف کئے گئے ہیں۔ یسوع نے ہمارے سب گناہوں کی قیمت ادا کی ہے اور باپ نے وہ قیمت وصول کی ہے۔ "وہ ہمارے گناہ کے لئے حوالہ کر دیا گیا اور ہم کو راستباز ٹھہرانے کے لئے جلایا گیا۔" (رومیوں 25:4)

نتیجتاً خدا ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔ درحقیقت ہمارے ساتھ اُن گناہوں کو محسوب کرنا جو مسیح پر محسوب کر دیئے گئے ہیں ناانصافی ہوگی۔

یہ ہمارے لئے باعثِ تسلی بات ہے کہ ہماری معافی کی بنیاد خدا کا انصاف ہے نہ کہ اُس کا رحم ورنہ ہمیں ہر بار ناکامی اور گناہ کے لئے اُس کے رحم کو مانگنے کی ضرورت پڑتی۔

ہم راستباز ہیں۔۔۔۔کیونکہ خدا ہمیں راستباز ٹھہراتا ہے۔

راستبازی ایک زبردست سچائی ہے یہ ہمارے راستباز ٹھہرائے جانے کا اعلان ہے اور یہ اعلان کرنے والا خدا خود ہے لیکن آپ کو مجرم ٹھہرائے جانے کے مختلف ذرائع ہو سکتے ہیں مثلاً شیطان، غیر تربیت یافتہ مبلغ، دنیا، دوسرے ایماندار یا ہمارا ضمیر وغیرہ۔

لیکن اہمیت خدا کے فیصلے کی ہے اور یہ ہی انجیل کی خوشخبری ہے۔ ہمارے مقدمے کی کاروائی ہو چکی ہے اور فیصلہ سُنایا جا چکا ہے اور اب یہ فیصلہ بدل نہیں سکتا۔ اور اسلیئے اب ہم راستباز ہیں کیونکہ خدا ہمیں راستباز ٹھہراتا ہے اور یہ ہمیشہ کیلیئے ہے۔ اس فیصلے کے خلاف اپیل نہیں ہوسکتی۔ مقدمہ بند کیا جا چکا ہے اور دوبارہ کبھی کھولا نہ جائے گا۔ یہ حتمی ہے اور یہ فیصلہ **"تمام ہوا"** پولُس کہتا ہے کہ "پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں اُن پر سزا کا حُکم نہیں" (رومیوں 1:8)

یونانی میں اس کا مطلب نہایت موثر ہے یعنی کبھی بھی نہیں اور کسی بھی صورت میں نہیں۔ نہ اب نہ ابد تک۔ ایک شخص نے جب رومیوں کے خط میں "اُن پر سزا کا حکم نہیں" پڑھا تو اپنی پنسل سے اسکے نیچے لائن کھینچنا شروع کر دی یہاں تک کہ اُس کی بائبل کے صفحوں میں سوراخ ہو گیا۔

ابراہام، "تمام ایمانداروں کا باپ" (رومیوں 11:4)

ابراہام کو ایمان سے راستباز ٹھہرائے جانے والوں کے نمونہ کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ "اسی واسطے وہ میراث ایمان سے ملتی ہے تا کہ فضل کے طور پر ہو اور وہ وعدہ کُل نسل کے لئے قائم رہے۔ نہ صرف اُس نسل کے لئے جو شریعت والی ہے بلکہ اُس کے لئے بھی جو ابرہام کی مانند ایمان والی ہے۔ وہی ہم سب کا باپ ہے" (رومیوں 16:4)۔ خدا نے جب

ابراہام کو بلایا تو خدا نے دُنیا کی مخلصی کے منصوبہ کو متحرک کیا۔ خدا نے اُس پر ظاہر کیا کہ اُس کی نسل سے دنیا کے تمام قبیلے برکت پائیں گے۔ یہ برکت خاص طور پر راستبازی کے اُس تحفہ کو ظاہر کرتی ہے جو تمام قوموں کو انجیل کے ذریعہ سے پیش کش کی گئی۔

پولُس اس بات کو بیان کرتا ہے کہ جب خدا نے ابراہام سے اُس کی نسل کے متعلق وعدہ کیا تو ابراہام اس بات کو سمجھ گیا ہے کہ یہ نسل (Seed) مسیح ہے اگرچہ مسیح کی پیدائش اُس سے دو ہزار سال کے بعد ہوئی۔

" پس ابرہام اور اُس کی نسل سے وعدے کئے گئے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ نسلوں سے۔ جیسا بہتوں کے واسطے کہا جاتا ہے بلکہ جیسا ایک کے واسطے کہ تیری نسل کو اور وہ مسیح ہے۔ " (گلتیوں 16:3)

ابراہام کو بھی وہی انجیل سنائی گئی جو ہم تک پہنچی۔ " اور کتابِ مقدس نے بیشتر ان سے یہ جان کر کہ خدا غیر قوموں کو ایمان سے راستباز ٹھہرائے گا پہلے ہی سے ابرہام کو یہ خوشخبری سنا دی کہ تیرے باعث سب قومیں برکت پائیں گی۔ " (گلتیوں 8:3)

فرق صرف اتنا ہے کہ ابراہام مستقبل میں صلیب کو دیکھتا تھا اور ہم ماضی میں دیکھتے ہیں۔ ابراہام مسیح یسوع پر ایمان لایا۔ یسوع نے یہودیوں سے کہا " تمہارا باپ ابرہام میرا دن دیکھنے کی اُمید پر بہت خوش تھا چنانچہ اُس نے دیکھا اور خوش ہوا۔ " (یوحنا 56:8)

ایمان سے راستباز ٹھہرنا

ہمارے باپ ابراہام کو خدا نے یسوع مسیح پر ایمان کے سبب راستباز ٹھہرایا۔ " کتابِ مقدس کیا کہتی ہے؟ یہ کہ ابرہام خدا پر ایمان لایا اور یہ اُس کے لئے راستبازی گِنا گیا۔ " (رومیوں 3:4) اور ہم ایمان ہی کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ "

اور یہ بات کہ ایمان اُس کے لئے راست بازی گِنا گیا نہ صرف اُس کے لئے لکھی گئی بلکہ ہمارے لئے بھی جن کے لئے ایمان راست بازی گنا جائیگا " (رومیوں 4:23-25)

بعض نے انجیل کی سادہ باتوں کو پیچیدہ بنا دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ " مسیح میں ایمان" نہیں بلکہ " مسیح کا ایمان" ہے جس کے وسیلہ سے ہم نجات پاتے ہیں۔ یہ بحث نئے عہد نامہ کی تین آیات کو لے کر کی جاتی ہے اور یہ تین آیات انگریزی بائبل کے کنگ جیمز ورژن سے لی جاتی ہیں۔

(رومیوں 3:22) (KJV) (گلتیوں 2:16) (KJV) (گلتیوں 2:20) (KJV) انگریزی بائبل کنگ جیمز کے ترجمے نے یونانی نسخہ کو استعمال کر کے " مسیح کا ایمان" لکھا ہے اُسی نسخہ کو استعمال کر کے نیو کنگ جیمز ترجمہ نے " مسیح پر ایمان" لکھا ہے۔اسی طرح بائبل کے بہت سے انگریزی ترجموں میں " مسیح پر ایمان" لکھا ہے اور یہی تعلیم نئے عہد نامے کے رسولی خطوط میں بار بار دکھائی دیتی ہے۔

واچ مین نی کہتے ہیں کہ نئے عہد نامہ میں تقریباً 115 مرتبہ لکھا ہے کہ جب کوئی آدمی یسوع پر ایمان لاتا ہے تو نجات اور ابدی زندگی پاتا اور راستباز ٹھہرایا جاتا ہے اور جب آدمی ایمان لاتا ہے تو یہ سب چیزیں اُسے مل جاتی ہیں۔ان 115 مرتبہ کے علاوہ، 35 بار مزید بائبل کہتی ہے انسان ایمان سے راست باز ٹھہرتا ہے۔ 115 بار "ایمان لانا" ایک فعل یا عمل ہے مثلاً جبکہ کوئی شخص ایمان لاتا ہے تو وہ نجات پاتا ہے " اُنہوں نے کہا خداوند یسوع پر ایمان لا تو تُو اور تیرا گھرانہ نجات پائے گا۔" (اعمال 16:31) جب ایک شخص ایمان لاتا ہے تو وہ ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے۔(یوحنا 3:36) جب ایک شخص ایمان لاتا ہے تو

وہ راستباز ٹھہرایا جاتا ہے۔اور اسکے علاوہ مزید 35 مرتبہ لفظ "ایمان" اسم (Noun) کے طور پر استعمال ہوا ہے۔مثلاً ایمان سے آدمی بچایا جاتا ہے۔ایمان سے ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے اور اسی طرح ایمان سے راستباز ٹھہرایا جاتا ہے۔

پس پورے نئے عہد نامہ میں کم از کم 150 مرتبہ یہ لکھا ہے کہ انسان صرف ایمان سے نجات پاتا، ہمیشہ کی زندگی پاتا اور راستباز ٹھہرایا جاتا ہے۔اس بات کا یقین کرنا نہایت مشکل ہے کہ تین آیتوں کے ناقابلِ یقین ترجمہ کی بنیاد پر چند افراد نے ایک ایسی تعلیم کو جنم دیا ہے جو انجیل کے پیغام کو بنیادی طور پر بدل کر رکھ دیتی ہے۔علمِ تفسیر کا ایک اہم اصول ہے کہ جب آپ بائبل پڑھیں تو کبھی الفاظ کے سیدھے اور واضع مطلب کو مت بدلیں۔

ہمارے پاس نئے عہد نامے کی تقریباً 150 آیات واضع طور پر یہ پیغام دیتی ہیں کہ اگر ہم مسیح پر ایمان لائیں تو راستبازی، نجات اور ابدی زندگی پاتے ہیں۔

صحیفوں کے اتنے بڑے انبار کو صرف 3 آیات کی بنیاد پر رد کرنا حماقت سے کم نہیں۔کچھ لوگوں کا یوں کہنا ہے کہ اگر راستباز ٹھہرنے کے لئے ہمیں کچھ کرنا پڑے تو وہ فضل نہیں بلکہ کام ہے چاہے ایمان لانا ہی کیوں نہ ہو۔اگر کوئی ایمان لاتا ہے تو ایمان لانا شرط یا کام ہے یعنی مجھے راستباز ٹھہرنے کے لئے کام کرنا پڑا۔اُن کا یہ جواز مُضحکہ خیز ہے۔

آپ تصور کریں کہ ایک رحم دل آدمی غریب اور بھوکے لوگوں کے لئے بڑی فراخ دلی سے دعوت کا اہتمام کرتا ہے اور اُنہیں خوش آمدید کرتے ہوئے کہتا ہے " کہ یہ سب کچھ آپ کے لئے مفت ہے آپ کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں بس آپ آئیں اور اسے کھائیں" اور اگر اُن میں سے کوئی شخص اُس بات پر تنقید کرے کہ آپ نے تو کہا تھا ہمیں کچھ کرنا نہیں پڑے گا اور اب آپ بول رہے ہیں کہ ہم آئیں اور کھائیں؟

یہ کس قدر احمقانہ بات ہے! کیا کسی بھوکے شخص کا دعوت میں آ کر کھانا کھانا کام ہے؟ نہیں یہ اُس کے لئے خوشی کی بات ہے!

کیا مسیح یسوع پر ایمان لانا کوئی کام ہے؟ نہیں بلکہ ایمان لانا ایک نا قابلِ بیان خوشی ہے کہ اُس پر ایمان لانے کی وجہ سے ہمارے تمام گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور ہم راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ اس طرح سے ہم خدا کے خاندان میں لے پالک کی حیثیت سے شامل کئے جاتے ہیں اور ہر اچھی چیز سے نوازہ جاتے ہیں ۔ دراصل ایمان اُن سب چیزوں کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے جسے یسوع مسیح نے صلیب پر ہمارا ے لئے مول لیا ہے۔

" کیونکہ تم جانتے ہو کہ تمہارا نکما چال چلن جو باپ دادا سے چلا آتا تھا اُس سے تمہاری خلاصی فانی چیزوں یعنی سونے چاندی کے ذریعہ سے نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک بے عیب اور بے داغ برّے یعنی مسیح کے بیش قیمت خون سے۔"

(1۔پطرس1:18۔19)

☆☆☆☆☆

قیمت سے خریدے ہوئے

بائبل مقدس میں "نجات" کے لئے دوسرا لفظ "خلاصی" استعمال ہوا ہے۔لفظ خلاصی کا مطلب آزاد کرنا، رہائی دینا، واپس خریدنا یا قیمت ادا کر کے آزاد کرنے کا ہے۔ہم اس دنیا میں گناہ کے غلام اور شریعت کے قرض دار بن کر آئے۔ابلیس ہم پر حکومت کرتا تھا اور ہم گناہ کی غلامی میں تھے۔ہم کمزور تھے اسی سبب سے اس غلامی سے خود رہائی حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ہمیں ایک نجات دہندا کی ضرورت تھی اور پھر مسیح ہمیں گناہ کی حکمرانی اور شیطان کی بادشاہت سے آزاد کروانے کے لئے آیا۔

مخلصی ہمیں پوری بائبل مقدس میں نظر آتی ہے اور بائبل مقدس کے تناظر میں اس لفظ "مخلصی" کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں اس بات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ چھڑائے ہوئے لوگ ہونے کا مطلب کیا ہوتا ہے۔

پرانے عہدنامہ میں مخلصی کے لئے تین عبرانی الفاظ **Pada ۔ Ga'al** اور **Kapar** استعمال ہوئے ہیں۔ان تینوں کا مطلب قیمت ادا کر کے آزاد کروانا ہے۔

Pada ایک قانونی اصطلاح ہے جس کا مطلب قیمت کے عوض کسی جانور یا شخص کی آزادی ہے۔

"اور گدھے کے پہلے بچے کے فدیہ میں برّہ دینا اور اگر تُو اُس کا فدیہ نہ دے تو اُس کی گردن توڑ ڈالنا اور تیرے بیٹوں میں جتنے پہلوٹھے ہوں اُن سب کا فدیہ تجھ کو دینا ہوگا۔" (خروج13:13)

"اور اگر اُس سے خون بہا مانگا جائے تو اُسے اپنی جان کے فدیہ میں جتنا اُس کے لئے ٹھہرایا جائے اُتنا ہی دینا پڑے گا۔" (خروج 30:21)

"اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ ؛ بنی اسرائیل کے سب پہلوٹھوں کے بدلے لاویوں کو اور ان کے چوپایوں کے بدلے لاویوں کے چوپایوں کو لے اور لاوی میرے ہوں ۔ میں خداوند ہوں ۔ اور بنی اسرائیل کے پہلوٹھوں میں جو دوسوتہتر لاویوں کے شمار سے زیادہ ہیں اُن کے فدیہ کے لئے ؛ تُو مقدس کی مثقال کے حساب سے فی کس پانچ مثقال لینا (ایک مثقال بیس جیراہ کا ہوتا ہے) ؛ اور اُن کے فدیہ کا روپیہ جو شمار میں زیادہ ہیں تُو ہارون اور اُس کے بیٹوں کو دینا ؛ سو جو اُن سے جن کو لاویوں نے چھڑایا تھا شمار میں زیادہ نکلے تھے اُن کے فدیہ کا روپیہ مُوسیٰ نے اُن سے لیا ؛ یہ رُوپیہ اُس نے بنی اسرائیل کے پہلوٹھوں سے لیا ۔ سو مقدس کی مثقال کے حساب سے ایک ہزار تین سو پینسٹھ مثقالیں وصول ہوئیں ؛ اور موسیٰ نے خداوند کے حکم کے مطابق فدیہ کا روپیہ جیسا خداوند نے مُوسیٰ کو فرمایا تھا ہارون اور اُس کے بیٹوں کو دیا ؛ " (گنتی3:44۔51)

" اُن جانداروں میں سے جن کو وہ خداوند کے حضور گذرانتے ہیں جتنے پہلوٹھی کے بچے ہیں خواہ وہ انسان کے ہوں خواہ حیوان کے وہ سب تیرے ہوں گے پر انسان کے پہلوٹھوں کا فدیہ لے کر اُن کو ضرور چھوڑ دینا اور ناپاک جانوروں کے پہلوٹھے بھی فدیہ سے چھوڑ دِئے جائیں ۔ اور جن کا فدیہ دیا جائے وہ جب ایک مہینہ کے ہوں تو اُن کو اپنی ٹھہرائی ہوئی قیمت کے مطابق مقدس کی مثقال کے حساب سے جو بیس جیرے کی ہوتی ہے چاندی کی پانچ مثقال لے کر چھوڑ دینا (گنتی18 : 15-16)

Ga'al بھی ایک قانونی اصطلاح ہے جو پرانے عہد نامے میں اٹھارہ مرتبہ استعمال ہوئی ہے ۔ اس کا مطلب کسی قریبی رشتہ دار کا وہ " حق " ہے جسے وہ استعمال کر کے کسی قریبی رشتہ دار کو جو غلامی میں ہو اُس رشتہ دار کی جائیداد جو کہ قرض کی وجہ سے چھن چکی ہو اُس کی قیمت

ادا کر کے اُسے واپس چھڑا سکے۔

"اور زمین ہمیشہ کے لئے بیچی نہ جائے کیونکہ زمین میری ہے اور تم میرے مسافر اور مہمان ہو بلکہ تم میری ملکیت کے مُلک میں ہر جگہ زمین کو چھڑا لینے دینا اور اگر تمہارا بھائی مفلس ہو جائے اور اپنی ملکیت کا کچھ حصہ بیچ ڈالے تو جو اُس کا سب سے قریبی رشتہ دار ہے وہ آ کر اُس کو جسے اُس کے بھائی نے بیچ ڈالا ہے چھڑا لے" (احبار 25: 23-25)۔

"جب وہ لیٹ جائے تو اُسکے لیٹنے کی جگہ کو دیکھ لینا۔ تب تو اندر جا کر اور اُس کے پاؤں کھول کر لیٹ جانا اور جو کچھ تجھے کرنا مناسب ہے وہ تجھ کو بتائے گا"(روت 3:4)

اسکے علاوہ دیکھیے (یرمیاہ 32: 6-9)

Kapar ایک فعل (کام) ہے جس سے ہم لفظ کفارہ حاصل کرتے ہیں اور اس کے معنی ڈھانپنا ہیں۔ بائبل میں لفظ کفارہ ایسی قیمت ہے جو فدیہ کے طور پر ادا کر کے جُرم میں پھنسے ہوئے کو چھڑاتی ہے۔ پس فدیہ گناہ میں پھنسی کسی جان کا کفارہ ٹھہرا۔

"اور اگر اُس سے خون بہا مانگا جائے تو اُسے اپنی جان کے فدیہ میں جتنا اُس کے لئے ٹھہرایا جائے اُتنا ہی دینا پڑے گا۔" (خروج 30:21)

"اور خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ جب تُو بنی اسرائیل کا شمار کرے تو جتنوں کا شمار ہوا ہو وہ فی مرد شمار کے وقت اپنی جان کا فدیہ خداوند کے لئے دیں تا کہ جب تُو اُن کا شمار کر رہا ہو اُس وقت کوئی وبا اُن میں پھیلنے نہ پائے۔ ہر ایک جو نکل کر شمار کئے ہوؤں میں ملتا جائے وہ مقدس کی مثقال کے حساب سے نیم مثقال دے۔ مثقال بیس جیرہ کی ہوتی ہے۔ یہ نیم مثقال خداوند کے لئے نذر ہے۔ جتنے بیس برس کے یا اس سے زیادہ عمر کے نکل نکل کر شمار کئے ہوؤں میں ملتے جائیں اُن میں سے ہر ایک خداوند کی نذر دے۔ جب تمہاری جانوں

کے کفارہ کے لئے خداوند کی نذر دی جائے تو دولت مند نیم مثقال سے زیادہ نہ دے اور نہ غریب اُس سے کم دے۔ اور تُو بنی اسرائیل سے کفارہ کی نقدی لے کراُسے خیمہ اجتماع کے کام میں لگانا تاکہ وہ بنی اسرائیل کی طرف سے تمہاری جانوں کے کفارہ کیلئے خداوند کے حضور یادگار رہے۔ (خروج 30:11۔16)

نئے عہدنامہ میں یونانی لفظ "Lutroo لُترو" اور" اگورازو Agorazo " کے معنی بھی کسی شخص کا فدیہ دے کراُسے چھڑانے یا رہائی دینے کے ہیں۔

ان الفاظ کا استعمال اُن بازاروں میں ہوتا تھا جن میں غلاموں کی قیمت ادا کر کے اُنہیں خریدا جاتا۔ لیون مورس کہتے ہیں"۔۔۔۔مخلصی کے تصور میں قیمت ادا کرنا ایک اہم جُز ہے چاہے اُس کا تعلق نئے عہدنامہ میں سے ہو یا اس سے باہر سے ہو"

اُن کی جانوں کی مخلصی قیمتی ہے

کچھ ایسے واقعات ہو سکتے ہیں جہاں لفظ" مخلصی" قیمت کے بغیر رہائی کے لئے استعمال ہوا ہو لیکن ہماری نجات کے معاملہ میں ایسا ہرگز نہیں ہے کیونکہ ہماری مخلصی فدیہ دے کر ہوئی ہے۔ یسوع نے فرمایا" کیونکہ ابنِ آدم بھی اسلئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے " (مرقس 45:10)

جان کو ہلاک ہونے سے بچانے کے لئے جو گراں بہا قیمت درکار تھی اُس کے متعلق زبور نویس فرماتا ہے کہ " اُن میں سے کوئی کسی طرح اپنے بھائی کا فدیہ نہیں دے سکتا
نہ خدا کو اُس کا معاوضہ دے سکتا۔ (کیونکہ اُن کی جان کا فدیہ گراں بہا ہے۔
وہ ابد تک ادا نہ ہوگا۔" (زبور 49:7۔8)

لیکن یسوع نے وہ کیا جو آدمی کے لئے ناممکن تھا! "جس نے اپنے آپ کو سب کے فدیہ میں دے دیا" (1۔ تیمتھیس 6:2) تاکہ سب کی نجات یقینی بنائی جا سکے۔

کیونکہ صرف یسوع ہی کا خون اتنی قدر و قیمت رکھتا ہے کہ ہمیں رہائی دے، "۔۔۔۔کیونکہ تم جانتے ہو کہ تمہارا چال چلن جو باپ دادا سے چلا آتا تھا اُس سے تمہاری خلاصی فانی چیزوں یعنی سونے چاندی کے ذریعہ سے نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک بے عیب اور بے داغ برّے یعنی مسیح کے بیش قیمت خون سے"

(1۔پطرس 1:18۔19)

یہ فدیہ اتنی قدر و قیمت رکھتا ہے کہ اس نے ہماری ابدی خلاصی کروائی ہے "اور بکروں اور بچھڑوں کا خون لے کر نہیں بلکہ اپنا ہی خون لے کر پاک مکان میں ایک ہی بار داخل ہو گیا اور ابدی خلاصی کرائی" (عبرانیوں 9:12)

غضب ناک حالات سے رہائی

کفارے کا تعلق خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرنے سے جبکہ راستبازی کا تعلق خدا کے انصاف کو پورا کرنے سے ہے۔ مخلصی آزاد ہونے والے کی حالتِ ذار پر زور دیتی ہے کہ وہ کس غضب ناک حالات سے چھڑایا گیا ہے۔

1۔ گناہ کی سزا

"ہم کو اُس میں اُس کے خون کے وسیلہ سے مخلصی یعنی قصوروں کی معافی اُس کے اُس فضل کی دولت کے موافق حاصل ہے۔" (افسیوں 1:7)

2۔ گناہ کی حکمرانی سے

"جس نے اپنے آپ کو ہمارے واسطے دے دیا تاکہ فدیہ ہو کر ہمیں ہر طرح کی

بے دینی سے چھڑا لے اور پاک کر کے اپنی خاص ملکیت کے لئے ایک ایسی اُمت بنائے جو نیک کاموں میں سرگرم ہو۔" (ططس 14:2)

3۔ شریعت کی لعنت سے

" مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اُس نے ہمیں شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے" (گلتیوں 13:3)

" لیکن وقت پورا ہو گیا تو خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہوا اور شریعت کے ماتحت پیدا ہوا تا کہ شریعت کے ماتحتوں کو مول لے کر چھڑا لے اور ہم کو لے پالک ہونے کا درجہ ملے" (گلتیوں 4:4۔5)

ان تمام باتوں میں ہم نے دیکھا کہ کس طرح سے یسوع مسیح نے اپنی قیمتی جان فدیہ میں دے کر ہمیں خریدا اور مخلصی بخشی۔

" کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا بدن روح القدس کا مقدّس ہے جو تم میں بسا ہوا ہے اور تم کو خدا کی طرف سے ملا ہے؟ اور تم اپنے نہیں۔ کیونکہ قیمت سے خریدے گئے ہو۔ پس اپنے بدن سے خدا کا جلال ظاہر کرو۔" (1۔کرنتھیوں 19:6۔20)

اب ہمیں تاکید کی گئی ہے کہ ہم اس آزادی میں مضبوطی سے قائم رہیں اور کسی قسم کی غلامی میں لوٹ نہ جائیں نہ ہی گناہ کی نہ شریعت اور نہ لوگوں کی۔" مسیح نے ہمیں آزاد رہنے کے لئے آزاد کیا ہے پس قائم رہو اور دوبارہ غلامی کے جُوئے میں نہ جُتو۔" (گلتیوں 1:5)

نجات دہندہ / قرابتی

جیسے کہ ہم دیکھ چکے ہیں، Ga'al عبرانی زبان کا لفظ ہے جو قریبی رشتہ دار کے اُس قانونی حق کو ظاہر کرتا ہے جس سے وہ اُس شخص یا ملکیت کو چھڑا سکتا ہے جو قرض لینے کی

وجہ سے کھودی ہو۔اس قسم کے چھٹکارے کا مقصد اُن تمام چیزوں کو جو قرض کے سبب سے کھو چکی تھیں اُن کو اُنکے اصل مالکوں کے پاس پہنچانا تھا اور جو قریبی رشتہ دار چھڑانے والے کا کردار ادا کرتا تھا اُسے یوئیل (Go'el) یا قرابتی کہتے تھے۔اس کی بہترین مثال روت کی کتاب میں ملتی ہے۔" قریبی رشتہ دار" کی اصطلاح اس کتاب کا مرکزی مضمون ہے۔ جو اس کتاب میں 13 مرتبہ استعمال ہوا ہے۔اس کے علاوہ 20 مرتبہ عبرانی لفظ Ga'al چھڑانے کے لئے استعمال ہوا ہے۔

یہ کتاب ہمیں ایک اسرائیلی مرد کے بارے میں بتاتی ہے جو بیت الحم میں میراث رکھتا تھا لیکن تنگی اور کال کے دور میں اُسے اپنی ملکیت بیچنی پڑی اور اپنے خاندان سمیت موآب میں رہنے چلا گیا۔ جب وہ موآب میں تھے تو وہ اور اُس کے دو بیٹے مر گئے اور دس سال بعد اُس کی بیوہ نعومی اور اُس کی ایک بہُو رُوت واپس اسرائیل میں رہنے کے لئے آ گئے۔

نعومی کے پاس اپنے خاندان کی کھوئی ہوئی ملکیت چھڑانے کا کوئی ذریعہ نہ تھا لیکن الٰہی انتظام سے رُوت اپنے ایک قریبی رشتہ دار بوعز کے رابطہ میں آ گئی۔کیا وہ اس خاندان کی کھوئی ہوئی ملکیت چھڑائے گا؟

یوئیل کے فرض کو پورا کرنے کیلئے بوعز کو درج ذیل شرائط پر پورا اُترنا ضروری تھا:-

☆ جنہیں وہ چھڑانا چاہتا ہے اُن کے ساتھ اُس کا خون کا رشتہ ہو کیونکہ چھڑانے کا حق سب سے قریبی ناتے دار کا ہوتا ہے اور اگر یہ شخص باقی شرائط کو پورا کرنے کا اہل نہ ہو تو وہ شخص جو اسکے بعد قریبی رشتہ دار بنتا ہو وہ چھڑا سکتا ہے۔

☆ وہ فدیہ کی قیمت ادا کرنے کے قابل ہو۔

☆ وہ اپنے رشتہ داروں کی ملکیت چھڑانے کے لئے رضامند ہو۔اگر وہ چاہے تو اس

فرض کو پورا کرنے سے انکار کرنے کا حق رکھتا ہے۔

یقناً بوعز فدیہ کی قیمت ادا کرنے کے قابل تھا کیونکہ ہم پڑھتے ہیں کہ وہ ایک بہت امیر آدمی تھا۔"   اورنعومی کے شوہر کا ایک رشتہ دار تھا جو الیملک کے گھرانے کا اور بڑا مالدار تھا اور اُس کا نام بوعز تھا۔ "(رُوت 2:1)

وہ یہ کرنے کے لئے رضامند تھا۔ کیونکہ رُوت نے اُس سے درخواست کی تھی کہ وہ اُس کی اور اُس کی ساس کی ملکیت کو چھڑائے اس کے جواب میں اُس نے کہا تھا۔"اب اے میری بیٹی مت ڈر۔ میں سب کچھ جو تُو کہتی ہے تجھ سے کروں گا کیونکہ میری قوم کا تمام شہر جانتا ہے کہ تُو پاک دامن عورت ہے۔"   (رُوت 3:11)

تاہم بوعز سب سے قریبی ناتے دار نہ تھا بلکہ ایک اور اُس سے بھی قریبی رشتہ دار موجود تھا جس کا چھڑانے کا پہلا حق تھا۔

شروع میں تو اس قریبی رشتہ دار نے ملکیت چھڑانے کی حامی بھری کیونکہ زیادہ کھتیوں اور فصلوں میں اضافہ کا خیال اُس کے لئے پُرکشش تھا لیکن جب اُسے یہ بتایا گیا کہ اُسے رُوت سے شادی بھی کرنا پڑے گی تو اُس نے فوراًاپنا ارادہ بدل لیا۔

اُسنے ایسا اس لئے کیا کیونکہ اُسے اپنی جائیداد میں سے کچھ ادا کرکے وہ زمین خریدنی تھی لیکن اگر اُس کے رُوت سے بیٹا ہوا تو وہ قانونی طور پر رُوت کے پہلے خاوند کا بیٹا کہلائیگا اور میراث اُس کی ہوگی۔ لہذا اُس نے یہ کہہ کر انکار کردیا۔

" تب اُس کے نزدیک کے قرابتی نے کہا میں اپنے لئے اُسے چھڑا نہیں سکتا تا نہ ہو کہ میں اپنی میراث خراب کردُوں۔ اُس کے چھڑانے کا جو میرا حق ہے اُسے تُو لے لے کیونکہ میں اُسے چھڑا نہیں سکتا۔ " (رُوت 4:6)

اس سے بوعز کے لئے راستہ صاف ہوگیا کہ وہ یوئیل کے طور پر سامنے آسکے اور نعومی اور رُوت کو اُن کی مُفلسی ،شرمندگی اور تکلیف سے چھڑا سکے اور اُنہیں اپنی دولت کی کثرت میں اور ڈھیروں برکات میں شامل کر سکے۔

یسوع ہمارا قرابتی

بوعز ہمارے قرابتی نجات دہندہ یسوع کی ایک خوبصورت تصویر ہے جس نے یوئیل ہونے کی شرائط پوری کیں۔

☆ وہ مجسم ہو کر خون کے ذریعہ سے ہمارا قرابتی بنا۔ایک آدمی کے وسیلہ سے گناہ دُنیا میں آیا اور ایک آدمی ہی اس گناہ کو دنیا سے دور کر سکتا تھا۔ "پس جس صورت میں کہ لڑکے خون اور گوشت میں شریک ہیں تو وہ خود بھی اُن کی طرح اُن میں شریک ہوا تا کہ موت کے وسیلہ سے اُس کو جسے موت پر قدرت حاصل تھی یعنی ابلیس کو تباہ کر دے۔ "(عبرانیوں 14:2) "پس اُس کو سب باتوں میں اپنے بھائیوں کی مانند بننا لازم ہوا تاکہ اُمت کے گناہوں کا کفارہ دینے کے واسطے اُن باتوں میں جو خُدا سے علاقہ رکھتی ہیں ایک رحم دل اور دیانت دار سردار کاہن بنے۔" (عبرانیوں 17:2)

☆ جیسا کہ ہم اب تک اس بات کو جان چکے ہیں کہ وہ ہماری خلاصی کے لئے فدیہ ادا کرنے کے قابل تھا۔" کیونکہ تم جانتے ہو کہ تمہارا نکما چال چلن جو باپ دادا سے چلا آتا تھا اُس سے تمہاری خلاصی فانی چیزوں یعنی سونے چاندی کے ذریعہ سے نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک بے عیب اور بے داغ برّے یعنی مسیح کے بیش قیمت خون سے۔" (1۔پطرس 1:18-19)

☆ اور وہ ایسا کرنے میں رضا مند تھا۔اُس نے فرمایا۔"اسی طرح میں اپنی بھیڑوں کو

جانتا ہوں اور میری بھیڑیں مجھے جانتی ہیں اور میں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں۔" (یوحنا15:10)

یسوع ہمارا چھڑانے والا ہے۔"اُسی نے ہم کوتاریکی کے قبضہ سے چھڑا کر اپنے عزیز بیٹے کی بادشاہی میں داخل کیا۔ جس میں ہم کو مخلصی یعنی گناہوں کی معافی حاصل ہے۔" (کُلسیوں1:13۔14)

ہمیں گناہ،احساسِ جُرم اور شرمندگی سے نجات دلائی جاچکی ہے اور اب ہم اُس کے فضل کی کثرت میں داخل کئے جاچکے ہیں۔

لیکن ٹھہریں۔۔۔ابھی کچھ مزید ہے!

یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ابھی ہم میں ایک حصہ ایسا بھی ہے جس سے ہمیں ابھی چھڑایا نہیں گیا یعنی ہمارا بدن مگر ہماری روح کو گناہ سے آزادی مل گئی ہے اور اب ہم راستباز ہیں لیکن ہماری نئی فطرت ہمارے پرانے بدن میں رہتی ہے جسے خدا کے کلام میں "موت کا بدن" کہا گیا ہے "ہائے میں کیسا کمبخت آدمی ہوں!اس موت کے بدن سے مجھے کون چھڑائے گا؟۔"(رومیوں 24:7)

اسے موت کا بدن اس لئے کہتے کیونکہ گناہ اس کے اعضا میں رہتا ہے اور یہ ہماری روح کے ساتھ مسلسل مخالفت کرتے ہیں۔ "پس اس صورت میں اُس کا کرنے والا مَیں نہ رہا بلکہ گناہ ہے جو مجھ میں بسا ہوا ہے۔" (رومیوں 17:7)

"پس اگر وہ میں کرتا ہوں جس کا ارادہ نہیں کرتا تو اُس کا کرنے والا مَیں نہ رہا بلکہ گناہ ہے جو مجھ میں بسا ہوا ہے۔"(رومیوں 20:7)

" مگر مجھے اپنے اعضا میں ایک اور طرح کی شریعت نظر آتی ہے جو میری عقل کی شریعت

سے لڑکر مجھے اُس گناہ کی شریعت کی قید میں لے آتی ہے جو میرے اعضا میں موجود ہے۔" (رومیوں 23:7)

جسم روح کے خلاف جنگ کرتا ہے اور روح جسم کے خلاف جنگ کرتی ہے۔" کیونکہ جسم روح کے خلاف خواہش کرتا ہے اور روح جسم کے خلاف اور یہ ایک دوسرے کے مخالف ہیں تاکہ جو تم چاہتے ہو وہ نہ کرو۔" (گلتیوں 17:5)

جب تک ہم خداوند کے فضل کے ماتحت رہیں گے اور شریعت میں واپس نہیں جائیں گے۔ گناہ کا ہم پر اختیار نہ ہوگا۔ "اس لئے گناہ کا تم پر اختیار نہ ہوگا کیونکہ تم شریعت کے ماتحت نہیں بلکہ فضل کے ماتحت ہو۔" (رومیوں 14:6)

اس کے علاوہ ہم ایسی دنیا میں رہتے ہیں جہاں شیطان راج کرتا ہے اور جس کے نتیجہ میں ہمیں زمین پر رہتے ہوئے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن ہماری موجودہ حالت کسی بھی لحاظ سے ہماری نجات کی آخری حالت نہیں ہے۔ ہم ایک دن اس فانی بدن سے خلاصی پا کر جلالی بدن حاصل کریں گے "اور نہ فقط وہی بلکہ ہم بھی جنہیں روح کے پہلے پھل ملے ہیں آپ اپنے باطن میں کراہتے ہیں اور لے پالک ہونے یعنی اپنے بدن کی مخلصی کی راہ دیکھتے ہیں۔" (رومیوں 23:8)

اصطلاح "پہلے پھل" کا تعلق پہلے پکنے والے پھل یا پہلے پیدا ہونے والے جانور سے ہے۔ ایمان کے اظہار کے طور پر خدا کے حضور پہلے پھل پیش کئے جاتے تھے جو اس بات کی علامت تھی کہ آنے والے پھل اور زیادہ ہونگے۔

پاک روح ہمیں اس بات کو یاد دلاتا ہے کہ جب تک ہم زمین پر ہیں اور اس میراث کا لطف اُٹھاتے ہیں تو یہ میراث جتنی بھی شاندار کیوں نہ لگے یہ ہماری نجات کا چھوٹا سا حصہ

ہے۔ روح اُلقدس کا ہمارے اندر ہونا اس بات کی ضمانت ہے کہ بہتر حصہ ابھی آنے کو ہے۔

میں نے اپنی کتاب " گریس روٹس" میں لکھا ہے کہ یسوع پر ایمان لانے کے بعد ہم پر روح القدس کی مُہر ہو جاتی ہے۔ پولُس نے کہا "اور اُسی میں تم پر بھی جب تم نے کلامِ حق کو سنا جو تمہاری نجات کی خوشخبری ہے اور اُس پر ایمان لائے پاک موعودہ روح کی مُہر لگی۔ وہی خدا کی ملکیت کی مخلصی کے لئے ہماری میراث کا بیعانہ ہے تا کہ اُسکے جلال کی ستائش ہو۔" (افسیوں 1:13۔14)

مُہر ملکیت کا ثبوت ہے۔ بطور ایک مسیحی نوجوان میں یہ سوچا کرتا تھا کہ خدا کیسے اربوں لوگوں میں سے اُن کو جانے گا جو انجیل پر ایمان لائے اور بچائے گئے ہیں۔ کیا وہ اُن کی زندگی کے اختتام پر اُن سے سوال و جواب کرے گا؟ جب سے میں نے یہ سیکھ لیا کہ جو کوئی مسیح پر ایمان لاتا ہے اُس پر روح القدس کی مُہر ہو جاتی ہے اور اس مُہر کو کوئی کھول نہیں سکتا اور اسی مُہر کے سبب سے مسیح اپنی آمدِ ثانی پر دعویٰ کرے گا کہ ہم اُسکی ملکیت ہیں۔

پولُس افسس کی کلیسیا سے کہتا ہے، "اور خدا کے پاک روح کو رنجیدہ نہ کرو جس سے تم پر مخلصی کے دن کے لئے مُہر ہوئی" (افسیوں 4:30)

یسوع مسیح کی آمدِ ثانی تک ہم پر پاک روح کی مُہر ہوئی ہے اور ہماری نجات کے آخری مرحلے میں ہمارے بدنوں کو رہائی بخشی جائے گی۔ "اور نہ فقط وہی بلکہ ہم بھی جنہیں روح کے پہلے پھل ملیں ہیں آپ اپنے باطن میں کراہتے ہیں اور لے پالک ہونے یعنی اپنے بدن کی مخلصی کی راہ دیکھتے ہیں۔" (رومیوں 8:23)

زمین کی موجودہ حالت کے سبب سے مخلوقات اپنی مخلصی کی راہ دیکھتی ہیں۔ یہ بھی مسیح کی

دوسری آمد پر رُونما ہوگا جب تمام مخلوقات کو گناہ کے سبب لعنتی زمین کی تمام لعنتوں سے رہائی بخشی جائے گی ہم اسے اسرائیل کے کلینڈر میں یوبلی کے سال سے سمجھ سکتے ہیں۔

یوبلی

جب اسرائیلی وعدہ کی سرزمین میں داخل ہوئے تو اُنہیں خاندان بہ خاندان اور قبیلہ بہ قبیلہ بکثرت میراث ملی لیکن اگر ایک آدمی بُرے وقت میں اپنی میراث کا سارا حصہ بیچ دے اور یہاں تک کہ خود کو اور اپنے گھرانے کو بطور غلام پیش کردے تو خدا یوبلی کے سال میں جو پچاسواں سال ہے سب کچھ بحال کر دیتا تھا۔تمام قرض ختم، ساری ملکیت اُس کے اصل مالک کو لوٹا دی جاتی اور تمام اسرائیلی غلام آزاد کر دیئے جاتے تھے۔ "اور تم پچاسویں برس کو مقدس جاننا اور تمام ملک میں سب باشندوں کے لئے آزادی کی منادی کرانا یہ تمہارے لئے یوبلی ہو۔اُس میں تم میں سے ہر ایک اپنی ملکیت کا مالک ہو اور ہر شخص اپنے خاندان میں پھر شامل ہو جائے" (احبار 25:10)

یوبلی کا سال لالچی لوگوں کو جائیداد کے انبار لگانے سے روکتا تھا۔ یہ امیروں کے ہاتھوں ہونے والی غریبوں کی تباہی کو روکتا تھا۔ یہ لوگوں کو غُربت سے نکال کر اُنہیں نیا آغاز کرنے کا موقع دیتا۔

یوبلی تمام چیزوں کو اُن کی تخلیق کی اصل حالت میں بحال کرنے کی تصویر ہے۔ یہ مسیح کی دوسری آمد پر ہوگا جیسا کہ نبیوں اور رسُولوں نے پیش گوئی کی ہے۔

"پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تا کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں اور اس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں۔ اور وہ اُس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہوا ہے یعنی یسوع کو بھیجے۔ ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اُس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ

کی جائیں جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دُنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔"(اعمال3:19۔21)

پولُس اُسکے بارے میں بات کرتے ہوئے کہتا ہے۔" کیونکہ میری دانست میں اس زمانے کے دُکھ درد اس لائق نہیں کہ اُس جلال کے مقابل ہو سکے جو ہم پر ظاہر ہونے والا ہے۔ کیونکہ مخلوقات کمال آرزو سے خدا کے بیٹوں کے ظاہر ہونے کی راہ دیکھتی ہے۔ اس لئے مخلوقات بطالت کے اختیار میں کر دی گئی تھی نہ اپنی خوشی سے بلکہ اُس کے باعث سے جس نے اُس کو۔ اس اُمید پر بطالت کے اختیار میں کر دیا کہ مخلوقات بھی فنا کے قبضہ میں چھوٹ کر خدا کے فرزندوں کے جلال کی آزادی میں داخل ہو جائے گی۔ کیونکہ ہم کو معلوم ہے کہ ساری مخلوقات مل کراب تک کراہتی ہے اور دَردِزہ میں پڑی تڑپتی ہے۔"(رومیوں 18:8۔22)

مخلوقات غلامی میں ہیں اور اپنی اصل حالت میں بحالی ہونے اور رہائی کی منتظر ہیں۔ یہ جلالی وقت تب آئے گا جب زمین اپنی حتمی اور مکمل نجات کا تجربہ کرے گی اسے مسیح کی ہزار سالہ بادشاہی کہتے ہیں۔شیطان کو باندھا جائے گا، بیماری ختم کر دی جائے گی، جنگلی جانور بھی پالتو ہونگے، یسوع قوموں پر حکومت کرے گا اور زمین خدا کے جلال سے معمور ہو جائے گی۔

یسعیاہ ہمیں اس کی جھلک دیتا ہے کہ یہ سب کیسا ہوگا۔وہ کہتا ہے۔" پس بھیڑیا برّہ کے ساتھ رہے گا اور چیتا بکری کے بچے کے ساتھ بیٹھے گا اور بچھڑہ اور شیر بچہ اور پلا ہوا بیل مل جُل کر رہیں گے اور ننھا بچہ ان کی پیش روی کرے گا۔ گائیں اور ریچھنی مل کر چریں گی۔اُن کے بچے اکٹھے بیٹھیں گے اور شیر ببر بیل کی طرح بھُوسا کھائے گا۔ اور دودھ پیتا بچہ سانپ کے بل کے پاس کھیلے گا اور وہ لڑکا جس کا دودھ چھڑایا گیا ہو افعی کے بل میں ہاتھ ڈالے گا۔ وہ میرے تمام

کوہِ مقدس پر نہ ضرر پہنچائیں گے نہ ہلاک کریں گے کیونکہ جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہے اُسی طرح زمین خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی۔"(یسعیاہ 11:6-9)

نجات میں کھوئی ہوئی میراث کی بحالی شامل ہے۔ہماری موجودہ رہائی ہمیں اس لائق کرتی ہے کہ "اور خدا کے عمدہ کلام اور آیندہ جہاں کی قوتوں کا ذائقہ لے چکے "(عبرانیوں 6:5)

اوراب ہم اُس رہائی کا اور اُس غلبے کا جو ہم گناہ،شیطان،بدن اور اس جہان پر رکھتے ہیں لُطف اُٹھاتے ہیں۔ "اور وہ یہ نیا گیت گانے لگے کہ تُو ہی اس کتاب کو لینے اور اُس کی مہریں کھولنے کے لائق ہے کیونکہ تُو نے ذبح ہوکر اپنے خون سے ہر ایک قبیلہ اور اہلِ زُبان اور اُمت اور قوم میں سے خدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا۔" (مکاشفہ 5:9-10)

"اور تقریباً سب چیزیں شریعت کے مطابق خون سے پاک کی جاتی ہیں
اور بغیر خون بہائے معافی نہیں ہوتی۔" (عبرانیوں 9:22)

☆☆☆☆☆

قائن کا راستہ

بعض مسیحی یسوع کے خون کے متعلق توہماتی عقیدہ رکھتے ہیں وہ سوچتے ہیں کہ اگر وہ یسوع کا لہو اپنے اُوپر مانگیں تو یہ انہیں بدروحوں سے بچائے گا یا انہیں ان دیکھے خطروں سے محفوظ رکھے گا۔ مثال کے طور پر ایک ماں شاید کہے میں روزانہ دُعا میں اپنے بچوں پر یسوع کے لہو کو مانگتی ہوں یا ایک شخص جب وہ اپنے گھرانے کے ساتھ کسی سیر پر جاتا ہے تو محفوظ سفر کیلئے خون مانگتا ہے۔ بائبل میں بہت سی آیات میں خدا اپنے بچوں کی حفاظت کی ضمانت دیتا ہے لیکن ان میں سے کسی بھی وعدہ میں یسوع کے خون کی شرط موجود نہیں۔ خون کے متعلق کچھ بھی جادوئی بات نہیں ہے۔ نہ ہی یہ کوئی تعویذ ہے۔

مسیح کے خون کے بارے میں کلامِ مقدس زبردست گواہی دیتا ہے کہ اس کے خون بہانے کا مقصد بنی نوح انسان کے گناہ کی قیمت ادا کرنا اور خدا کے ساتھ اسکا ملاپ کرانا تھا۔ خون کا یہ تصّور پوری بائبل میں پیدائش سے مکاشفہ تک ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ مثلاً پرانے عہد نامہ میں درج قربانیوں کا نظام خدا اور اسرائیلی قوم کے رشتہ کے لئے ایک اہم جُز تھا۔

اس سے قبل کہ اسرائیلی قوم وجود میں آتی نوح، ایوب، ابراہام اور یعقوب وغیرہ کے خدا کے حضور قربانیاں گذرانتے تھے۔ کوہِ سینا پر باندھے جانے والے عہد سے پہلے موسیٰ نے فرعون سے خدا کے حضور قربانی چڑھانے کی اجازت طلب کرتے ہوئے کہا" تب انہوں نے کہا کہ عبرانیوں کا خدا ہم سے ملا ہے سو ہم کو اجازت دے کہ ہم تین دن کی منزل بیابان میں جا کر خداوند اپنے خدا کیلئے قربانی کریں تا نہ ہو کہ وہ ہم میں وبا بھیج دے یا ہم کو تلوار سے مروادے۔" (خروج 3:5)

اسرائیلی بطورِ قوم خدا کے ساتھ جب قومی عہد میں شریک ہوئے تو قربانیاں یہودیت کی دھڑکن بن گئیں۔

شریعت کے 613احکام میں سے 20% سے زیادہ کا تعلق قربانیوں سے ہےاور خدا کے حضور قربانی گزراننے کے متعلق بہت زیادہ تفصیلات ان میں موجود تھی۔اس کے علاوہ وہ ہر جگہ گزرانی نہیں جا سکتی تھی انہیں صرف خیمہ اجتماع میں لانا لازم تھا اور بعد میں ہیکل میں۔صرف کاہن ہی انہیں گذران سکتے تھے۔قربانی کا معاملہ نہایت سنگین تھا۔قربانی کا مقصد گناہ کا کفارہ دینا تھا۔دلچسپ بات ہے کہ کلامِ مقدس کے جس باب میں خدا دس احکام دیتا ہے وہی مذبح بنانے کے متعلق بھی ہدایات دیتا ہے۔"اور تُو مٹی کی ایک قربان گاہ میرے لئے بنایا کرنا اور اُس پر اپنی بھیڑ بکریوں اور گائے بیلوں کی سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھانا اور جہاں جہاں میں اپنے نام کی یادگاری کراؤں گا وہاں میں تیرے پاس آکر تجھے برکت دُوں گا۔اور اگر تُو میرے لئے پتھر کی قربان گاہ بنائے تو تراشے ہوئے پتھر نہ بنانا کیونکہ اگر تُو اُس پر اپنے اوزار لگائے تو تُو اُسے ناپاک کر دے گا۔اور تُو میری قربان گاہ پر سیڑھیوں سے ہرگز نہ چڑھنا تا نہ ہو کہ تیری برہنگی اُس پر ظاہر ہو۔" (خروج 20:24۔26)

خدا کو اس کا علم تھا کہ بنی اسرائیل اس کی حکم عدولی کریں گے اسی لئے اُس نے گناہوں کے کفارے کیلئے مخصوص مذبحوں پر قربانیاں چڑھانے کا حکم دیا۔احبار کی کتاب بے حد احتیاط کے ساتھ تفصیل بیان کرتی ہے کہ خدا کے لوگ خدا تک کیسے رسائی حاصل کر سکتے ہیں اور وہ کیسے لاویوں کی کہانت کی بدولت خدا کے ساتھ رفاقت میں رہ سکتے ہیں۔

شریعت میں ہمیں پانچ قسم کی قربانیوں کا ذکر ملتا ہے ان میں سے چار کا تعلق خون سے تھا

اورخون کے بغیر والی اکلوتی قربانی نذر کی قربانی ہے وہ بھی تنہا گذرانی نہیں جاتی تھی بلکہ ان چار قربانیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ہی گزرانی جاتی تھی ۔اس بات میں واضع پیغام پایا جاتا ہے کہ پاک خدا کے ساتھ گنہگار انسان کی رفاقت صرف اور صرف خون بہانے کے وسیلے ہی ممکن تھی ۔

کتاب مُقدس کی یہ قربانیاں چاہے وہ شریعت سے پہلے کی ہوں یا شریعت کے ذریعے دی گئی ہوں یہ سب خدا کے برّ ے یسوع مسیح کی جانب اشارہ کرتی ہیں کہ صرف اسی کا خون ہی ہمارا خدا کے ساتھ ملاپ کرواسکتا ہے ۔

خدا کو خون کی کیوں ضرورت ہے؟

پرانے عہدنامہ میں لفظ "خون" کا 360 مرتبہ ذکر ملتا ہے جس میں سے 306 مرتبہ اس کا تعلق موت کے ساتھ ہے ۔ نئے عہد نامہ میں بھی لفظ خون اکثر موت کو ظاہر کرتا ہے ۔مثلاً "ہابل کے خون سے لے کر اُس زکریاہ کے خون تک جو قربان گاہ اور مقدس کے بیچ میں ہلاک ہوا ۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اسی زمانہ کے لوگوں سے سب کی باز پُرس کی جائے گی ۔" (لوقا 11:51)

"اور جب تیرے شہید ستفنُس کا خون بہایا جاتا تھا تو میں بھی وہاں کھڑا تھا اور اُس کے قتل پر راضی تھا اور اُس کے قاتلوں کے کپڑوں کی حفاظت کرتا تھا" اعمال 22:20

"اور وہ بڑی آواز سے چلا کر بولیں کہ اے مالک ! اے قدوس و برحق ! تُو کب تک انصاف نہ کرے گا اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خون کا بدلہ نہ لے گا" (مکاشفہ 6:10)

اس میں کوئی تعجب نہیں کہ مسیح کی موت کے لئے بھی خون کا لفظ استعمال ہوا ہے ۔ مسیح کی مصلوبیت کیلیئے نیا عہد نامہ مختلف اصطلاحات کا استعمال کرتا ہے ۔ مثلاً اُس کے خون کے

بہانے کے لیے وہ صلیب یا موت کا لفظ استعمال کرتا ہے۔ تاہم لفظ "خون" "صلیب" سے تین مرتبہ اور "موت" سے پانچ مرتبہ زیادہ استعمال ہوا ہے۔لیکن ان سب کا مطلب ایک ہی ہے یعنی مسیح کی ہمارے گناہوں کے واسطے موت۔

یسوع کے خون میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے خلاصی ملے اور اگر اس کا خون ہی صرف ہمیں نجات دینا تو یسوع کو مرنے کی ضرورت نہ ہوتی وہ اپنے آپ کو زخم لگا کر خون بہا لیتا اس کے علاوہ جنہوں نے اُسے کوڑے مارے اور اُن پر اس کے خون کے چھینٹے پڑے اُن کو بھی نجات ملنی چاہئے تھی۔

دراصل بات یہ ہے کہ یسوع کا خون اس کی موت کے مترادف ہے۔اس نے صرف خون نہیں بہایا بلکہ اپنی جان اُنڈیلی اور مرا ہے۔ یہ اُس کی موت ہی ہے جس کہ وجہ سے ہمیں نجات ملی اور قربانی کا برہ ہوتے ہوئے اُسے خون بہا کر مرنا تھا۔اس لئے اُس کا خون اور جو موت کو ظاہر ہے قدرت رکھتا ہے۔

احبار 11:17 میں ہم پڑھتے ہیں:"- کیونکہ جسم کی جان خون میں ہے اور میں نے مذبح پر تمہاری جانوں کے کفارہ کے لئے اُسے تم کو دیا ہے کہ اُس سے تمہاری جانوں کے لئے کفارہ ہو۔کیونکہ جان رکھنے ہی کے سبب سے خون کفارہ دیتا ہے۔"

جسم میں خون واحد مایہ حالت والا خُلیہ (Cell) ہے باقی تمام خلیے جسم میں کسی نہ کسی حصہ کے ساتھ جُڑے ہوتے ہیں۔لیکن دل مستقل طور پر دس پنٹس Pints (مایہ ماپنے کی اکائی) خون ایک بالغ انسان کے جسم میں ہر 23 سیکنڈ میں پمپ کرتا ہے اور ایسا کرتے وقت یہ غذائیت اور آکسیجن کو پورے جسم میں تقسیم کرتا ہے اور میٹابولک فضلہ کو دور لے جاتا ہے۔اگر جسم کے کسی حصے تک خون کی رسائی نہ ہو سکے تو وہ حصہ مُردہ ہو جاتا

ہے۔اس لئے خدا کہتا ہے کہ جسم کی جان خون میں ہے اور جب دل دھڑکنا چھوڑتا ہے اورخون کی گردش رُک جاتی ہےتو جسم مرجاتا ہے۔

کچھ لوگ احبار 17: 11 " کیونکہ جسم کی جان خون میں ہے اور میں نے مذبح پر تمہاری جانوں کے کفارہ کے لئے اُسے تم کو دیا ہے کہ اُس سے تمہاری جانوں کے لئے کفارہ ہو۔کیونکہ جان رکھنے ہی کے سبب سے خون کفارہ دیتا ہے۔" کوتوڑمروڑ کراسکے معنی بدل دیتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ زندگی جوخون میں تھی وہ دوسروں تک جاتی ہے۔ لیکن یہ نظریہ بائبلی نہیں ہے۔قربانی کا خون چاہے وہ جانورکا ہو یا یسوع کا اس بات کی علامت نہیں کہ کسی دوسرے کوزندگی دی گئی ہے۔

بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کیلئے زندگی دی گئی ہے یعنی کہ یہ خون کسی کے گناہوں کے کفارہ کی خاطر دیا گیا ہے۔صلیب پر یہی کام ہوا تھا یعنی گناہ کے سبب سے ہم زندگی سے محروم ہو گئے تھے اور یسوع مسیح نے اپنی جان کوموت کے حوالہ کیا" اس لئے میں اُسے بزرگوں کے ساتھ حصہ دوں گا اور وہ لُوٹ کا مال زورآوروں کے ساتھ بانٹ لے گا کیونکہ اُس نے اپنی جان موت کے لئے اُنڈیل دی اور وہ خطا کاروں کے ساتھ شمار کیا گیا تو بھی اُس نے بہتوں کے گناہ اُٹھا لئے اور خطا کاروں کی شفاعت کی۔" (یسعیاہ 53:12)

یہی انجیل ہے۔اس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی بدولت ہمیں زندگی ملتی ہے اور اس کی موت ہماری زندگی کے واسطے تھی۔

ہابل کا ایمان

کہا جاتا ہے کہ دنیا میں بہت سے مذاہب ہیں۔شاید یہ کہنا زیادہ بہتر ہوگا کہ دنیا میں صرف دو مذاہب ہیں۔ایک وہ جو مسیح کے خون کے سبب سے خدا تک رسائی کرتے

ہیں۔اور دوسرے وہ جو کسی اور ذریعہ سے خدا تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بات آپ کو قائن اور ہابل کے متعلق بائبلی بیان سے ملتی ہے۔ پیدائش 4 باب میں ہمیں آدم اور حوا کے دو بیٹے نظر آتے ہیں۔ یہ پہلے اشخاص ہیں جو ہدیئے کے ذریعے خدا تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ دو مذاہب کی نمائندگی کرتے ہیں۔قائن اور ہابل دو مختلف طرح کے نذرانے خداوند کے حضور لائے۔ قائن زمین کی پیداوار میں سے لایا اور ہابل اپنے جانوروں میں سے ایک کو لایا۔

آپ یہاں دونوں بھائیوں کی قربانی کے متعلق خدا کے ردِعمل میں بڑا فرق دیکھ سکتے ہیں۔

"اور ہابل بھی اپنی بھیڑ بکریوں کے ساتھ پہلوٹھے بچوں کا اور کچھ اُن کی چربی کا ہدیہ لایا اور خداوند نے ہابل کو اور اُس کے ہدیہ کو منظور کیا۔ پر قائن کو اور اُس کے ہدیہ کو منظور نہ کیا اور اس لئے قائن نہایت غضبناک ہوا اور اُس کا منہ بگڑا۔" (پیدائش 4:4-5)

ان دونوں میں سے کوئی بھی اپنی قابلیت کی بنیادوں پر قبول یا رد نہ ہوا بلکہ اپنے لائے گئے ہدیئے کے سبب سے۔ہابل اپنے گناہ کی یاد میں خون کی قربانی لایا جو گناہ کی قربانی کے لئے خدا کا بتایا گیا راستہ تھا اُس نے ایسا ایمان کے ساتھ کیا۔ "ایمان ہی سے ہابل نے کاہن سے افضل قربانی خدا کے لئے گذرانی اور اُسی کے سبب سے اُس کے راستباز ہونے کی گواہی دی گئی کیونکہ خدا نے اس کی نذروں کی بابت گواہی دی اور اگرچہ وہ مر گیا ہے تو بھی اُسی کے وسیلہ سے اب تک کلام کرتا ہے۔" (عبرانیوں 11:4)

ایمان وہ مثبت ردِعمل ہے جو ہم خدا کے کئے گئے اُس کام پر جو اُس نے ہماری خاطر کیا دیتے ہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ایمان کا مطلب یہ ہے کہ ہم جو مانگا ہے وہ ہمیں مل جائے گا۔ یہ

ایمان نہیں بلکہ گُمان ہے اور یہی قائن کا مسئلہ تھا۔ سچا ایمان ایک اچھا نظریہ ہی نہیں بلکہ خدا کا نظریہ ہے اور اس کا آغاز خدا سے ہی ہوتا ہے۔ وہ اس کا آغاز اپنی مرضی، طریقہ، مقصد اور وعدوں کو ظاہر کر کے کرتا ہے۔

اور ہم ایمان میں اُس کا ردِعمل دیتے ہیں۔" چنانچہ کتابِ مقدس یہ کہتی ہے کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے گا وہ شرمندہ نہ ہوگا۔" (رومیوں 10:17)

عبرانیوں کا منصف (عبرانیوں 1:11) میں ایمان کی تعریف یوں کرتا ہے۔ " اب ایمان اُمید کی ہوئی چیزوں کا اعتماد اور ان دیکھی چیزوں کا ثبوت ہے۔" اس آیت میں اعتماد کے لئے جو یونانی لفظ استعمال ہوا ہے۔ وہ Hupostasis ہے۔ یہ دو الفاظ Hupo اور Stasis سے مل کر بنا ہے۔

Hupo کا مطلب نیچے اور Stasis کا مطلب کھڑا ہونا ہے۔ پس اعتماد کا مطلب وہ چیز ہے جو بنیاد کے لئے کسی چیز کے نیچے کھڑی ہو۔

جب خدا ہم سے راستبازی کے متعلق بات کرتا ہے تو ہمیں اعتماد ہوتا ہے۔ اور ہمارے پاس ایک مضبوط بنیاد ہوتی ہے۔ جس پر ہم پُر یقین ہو کر کھڑے ہوتے ہیں۔ پس خدا کا نجات کیلئے کیا مکاشفہ ہے؟ خدا کہتا ہے کہ گنہگار کو یسوع کے خون کے وسیلہ سے معافی مل سکتی ہے اور وہ خدا کے ساتھ رفاقت میں آسکتا ہے۔

یہ وہ مکاشفہ ہے جو ہابل کو ملا اور اُس نے اس پر ردِعمل بھی دیا ہمیں اس بات کا مکمل طور پر علم نہیں کہ خُدا نے اُسے اس کے متعلق کیا کچھ بتایا تھا۔ لیکن ہمیں مندرجہ ذیل باتوں کا پتہ ہے۔

☆ آدم کے گناہ کے بعد خدا نے وعدہ کیا کہ عورت کی نسل سے پیدا ہونے والا ایک دن

پچھلے آدم اور آدم ثانی کے طور پر سامنے آئے گا۔ یہ شخص نجات تو دلائے گا لیکن خون بہائے بغیر نہیں۔

وہ ابلیس کے سر کو اپنی ایڑھی سے کچلے گا۔ یہ صلیب کی طرف اشارہ کرنے والا پہلا بائبلی حوالہ ہے۔ "اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔

وہ تیرے سر کو کچلے گا اور تُو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا۔" (پیدائش 15:3)

☆ آدم اور حوا کے گناہ کے بعد اُن کی اپنے آپ کو انجیر کے پتوں سے ڈھانپنے کی کوشش کو خدا نے رد کیا۔ خُدا نے اُس پتوں کی بجائے اُنہیں چمڑے کے بنے ہوئے کُرتے دیئے۔ جن کے لئے کسی جانور کا خون بہایا گیا تھا۔ "اور خداوند خدا نے آدم اور اُس کی بیوی کے واسطے چمڑے کے کُرتے بنا کر اُن کو پہنائے۔" (پیدائش 21:3)

ہمیں معلوم نہیں کہ ہابل خون کے اس مکاشفہ کو کس حد تک سمجھا تھا اور اس کے والدین نے اس بات کو اُس تک کتنا پہنچایا تھا۔ لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ اُسے نے اس الٰہی مکاشفہ کے مثبت ردِ عمل میں قائن سے بہتر قربانی گذرانی۔ یہ قربانی مسیح کی اُس راحت انگیز خوشبو کی نجات دلانے والی قربانی کی طرف اشارہ کرتی ہے اور خدا نے بھی اُس کے ہدیے کو قبول کرتے ہوئے اُس کے ایمان کا کھُلے عام جواب دیا اور اُس کے ہدیے کی تعریف کی۔ اور خدا کا ہابل کے ہدیے کو اس طرح سے قبول کرنا اُس آسمانی آگ کو ظاہر کرتا ہے جو آسمان سے نازل ہو کر قربانی کو بھسم کر کے اُس کی قبولیت کو ظاہر کرتی ہے۔ آیئے اس کے چند حوالہ جات کو دیکھتے ہیں۔

" اور خداوند کے حضور سے آگ نکلی اور سوختنی قربانی اور چربی کو مذبح کے اُوپر بھسم کر دیا۔لوگوں نے یہ دیکھ کر نعرے مارے اور سرنگوں ہو گئے۔ " (احبار 9:24)

" تب خداوند کی آگ نازل ہوئی اور اُس نے اُس سوختنی قربانی کو لکڑیوں اور پتھروں اور مٹی سمیت بھسم کر دیا اور اُس پانی کو جو کھائی میں تھا چاٹ لیا۔ " (1۔سلاطین 18:38)

اس سے ہابل کو اس بات کا ثبوت ملا کہ وہ راستباز ٹھہرا ہے یعنی ایک شخص جو خدا کی طرف سے راست ٹھہرایا گیا۔ یسوع نے بھی اُس کو راست بولا۔

" تاکہ سب راستبازوں کا خون جو زمین پر بہایا گیا تم پر آئے۔ راست باز ہابل کے خون سے لے کر برکیاہ کے بیٹے زکریاہ کے خون تک جسے تم نے مقدس اور قربان گاہ کے درمیان قتل کیا۔ " (متی 23:35)

قائن کا راستہ

قائن نے سوچا کہ وہ بغیر خون بہائے بھی خدا تک رسائی حاصل کر سکتا ہے لہذا اُس نے تکبر اور دیدہ دانستہ طور پر خون کے مکاشفہ سے منہ پھیرا اور اُسے اپنے بنائے ہوئے طریقہ سے بدلنے کی کوشش کی۔ اُس نے گُستاخانہ طور سے اپنی اُگائی ہوئی چیزوں میں سے کچھ کو لیا اور یہ سوچا کہ یہ اُسے خدا کا مقبول نظر ٹھہرا دیں گی۔

بے شک اُس کا اناج اور مختلف قسم اور فرق فرق رنگوں کے پھل دیکھنے میں خوبصورت ہوں گے اور ہابل کی خون کی قربانی سے بہت زیادہ دلکش ہو گیا اور اپنی آزاد مرضی کا ہدیہ لانے میں کوئی بُرائی بھی نہ تھی لیکن اُس کی غلطی یہ تھی کہ وہ اپنا ہدیہ بغیر خون کے لایا تھا۔

یہ قائن کا طریقہ ہے اور یہ وہ مذہب ہے جو بغیر خون بہائے خدا تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہمارے آج کے معاشرے میں خون کی قربانی شاید ہمیں ناگوار لگے لیکن

یہ وہی پیغام ہے جو ہمیں حاصل کرنا تھا کہ گناہ سنگین ہے اور اتنا سنگین کہ خدا کے پاس معاف کرنے کا راستہ اپنے پیارے بیٹے کے خون کے علاوہ کچھ تھا ہی نہیں۔

ہم اس حقیقت کو رد کرنے کے لئے چاہے کسی طرح کا بحث مُباحثہ اور انسانی فلسفے کا استعمال ہی کیوں نہ کریں۔لیکن حقیقت قائم رہتی ہے۔"اور تقریباً سب چیزیں شریعت کے مطابق خون سے پاک کی جاتی ہیں اور بغیر خون بہائے معافی نہیں ہوتی"(عبرانیوں 22:9)

سانپ کی نسل عورت کی نسل کو ستاتی ہے

خدا قائن کے پاس لوٹا اور اُسے خون کے ذریعے راستبازی کی پیش کش کی۔ خدا نے اُسے کہا"اور خداوند نے قائن سے کہا تُو کیوں غضب ناک ہُوا؟ اور تیرا مُنہ کیوں بگڑا ہوا ہے؟ اگر تُو بھلا کرے تو کیا تُو مقبول نہ ہوگا؟ اور اگر تُو بھلا نہ کرے تو گناہ دروازہ پر دبکا بیٹھا ہے اور تیرا مُشتاق ہے پر تُو اُس پر غالب آ۔"(پیدائش 6:4۔7)

یاد رکھیں قائن کے رد ہونے کی اکلوتی وجہ خدا کے طریقہ کو نہ ماننا اور اُس پر ایمان نہ لانا تھا۔خُدا انسانوں کا طرفدار نہیں۔اُس نے ہابل کو قبول اور قائن کو رد صرف اُن کی قربانی کے سبب سے کیا تھا اور اُس نے دوبارہ سے قائن کو یقین دہانی کروائی کہ اگر وہ خون کے ذریعے سے رسائی حاصل کرے تو وہ قبول کیا جائے گا۔جیسے ہابل قبول کیا گیا تھا۔

مگر قائن خدا سے خفا ہوا اور اُس نے اپنے بھائی کا قتل کر کے اپنا غصہ نکالا قائن اور ہابل انسانی نسل کے دو گروہوں کو ظاہر کرتے ہیں۔جیسا کہ خدا نے باغِ عدن میں پہلے سے بتایا تھا۔" اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔وہ تیرے سر کو کُچلے گا اور تُو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا۔" (پیدائش 15:3)

عورت کی نسل وہ جو مسیح کے خون کے سبب راست باز ٹھہرے ہیں۔اُن کو سانپ کی نسل

ستائے گی۔" کیونکہ جو پیغام تُم نے شروع سے سُنا وہ یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ اور قائن کی مانند نہ بنیں جو اُس شریر سے تھا اور جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا اور اُس نے کس واسطے اُسے قتل کیا؟ اس واسطے کہ اُس کے کام بُرے تھے اور اُس کے بھائی کے کام راستی کے تھے۔" (1۔یوحنا3:11۔12)

کیا چیز میرا گناہ دھو سکتی ہے؟

وہ دور جس میں گناہ کا بہت کم ذکر ملتا ہے اُس میں بھی ہمیں گناہ کو کم نہیں سمجھنا چاہئے۔ گناہ دنیا میں سب سے زیادہ تباہ کُن چیز ہے اور اس نے انسانی نسل اور اس دُنیا کو جس میں ہم رہتے ہیں تباہ کیا ہے۔ یہ ہر دُکھ، تکلیف، بیماری، نفرت اور موت کی جڑ ہے لیکن یسوع کے لہو نے گناہ پر فتح پائی ہے۔

درحقیقت پاک صحائف تفصیل سے اس بات کو بیان کرتے اور ہمیں یقین دلاتے ہیں کہ ایسا کوئی گناہ نہیں جو مسیح کے خون سے معاف نہ ہو سکے۔ ہر قسم کے گناہ کی معافی یسوع نام میں ہوتی ہے۔ جس سے ہم پاک اور راستباز ٹھہرتے ہیں۔ " کیا تم نہیں جانتے کہ بدکار خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہونگے؟ فریب نہ کھاؤ ۔نہ حرام کار خدا کی بادشاہی کے وارث ہونگے نہ بُت پرست نہ زنا کار نہ عیاش۔ نہ لونڈے باز۔ نہ چور۔ نہ لالچی نہ شرابی۔ نہ گالیاں بکنے والے نہ ظالم۔ اور بعض تم میں ایسے ہی تھے بھی مگر تم خداوند یسوع مسیح کے نام سے اور ہمارے خدا کے روح سے دُھل گئے اور پاک ہوئے اور راست باز بھی ٹھہرے" (1۔کرنتھیوں6:9-11)

اسکے علاوہ مسیح کے خون سے معاف ہونے والے گناہوں کی تعداد بھی محدود نہیں۔ ذیل میں دیئے گئے حوالہ جات سے ہمیں پتہ چلتا ہے۔ "لیکن اگر ہم نور میں چلیں جس طرح

کہ وہ نور میں ہے تو ہماری آپس میں شراکت ہے اوراُس کے بیٹے یسوع کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے۔" (1۔یوحنا1:7)

" وہ تیری ساری بدکاری کو بخشتا ہے۔وہ تجھے تمام بیماریوں سے شفا دیتا ہے۔" (زبور103:1۔3)

" اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ آدمیوں کا ہر گناہ اور کُفر تو معاف کیا جائے گا مگر جو کُفر روح کے حق میں ہو وہ معاف نہ کیا جائے گا۔" (متی12:31)

"پس اے بھائیو! تمہیں معلوم ہو کہ اُسی کے وسیلہ سے تم کو گناہوں کی معافی کی خبر دی جاتی ہے۔ اور موسیٰ کی شریعت کے باعث جن باتوں سے تم بَری نہیں ہو سکتے تھے اُن سب سے ہر ایک ایمان لانے والا اُس کے باعث بَری ہوتا ہے۔" (اعمال13:38۔39)

اس کی خوبصورت تصویر سرپوش میں ملتی ہے۔ بائبل ہمیں خیمہ اجتماع کے فرنیچر کی تین رُخی تفصیل مہیا کرتی ہے۔جبکہ کفارہ کے سرپوش کی صرف لمبائی اور چوڑائی بتائی گئی ہے۔ یہ ڈھائی ہاتھ لمبی اور ڈیڑھ ہاتھ چوڑی ہے یہی لمبائی اور چوڑائی عہد کے صندوق کی تھی جس میں دس احکام کی تختیاں رکھی ہوئی تھیں۔

سرپوش عہد کے صندوق کو ڈھانپنے کے کام آتا تھا اور دس حکموں کے پتھروں کی تختیوں کو مکمل چھپائے رکھتا تھا اس طرح وہ شریعت کے تقاضوں کو اور تنبیہ کو چھپائے رکھتا تھا۔خون جو سرپوش پر چھڑکا جاتا تھا وہ اس بات کا ثبوت ہوتا تھا کہ اسرائیل عدالت سے اور خدا کے غضب سے جو شریعت میں لکھے ہیں محفوظ ہیں کیونکہ وہ خون کے نیچے تھے۔لیکن سرپوش کی اُونچائی کتنی تھی؟ ہمیں اس کے متعلق کچھ بتایا نہیں گیا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پاک روح نے جان بوجھ کر اسے نہیں لکھا کیونکہ یہ اس جلالی بات کو ظاہر کرتا ہے کہ مسیح یسوع میں خدا

کی طرف سے معافی کی کوئی حد نہیں۔" کیونکہ جس قدر آسمان زمین سے بلند ہے اُسی قدر اُس کی شفقت اُن پر ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں۔" (زبور 103 :11)

عظیم ترین گناہ

اگر ہم سے پوچھا جائے کہ سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ شاید بعض کہیں گے کہ یسوع کی مصلوبیت انسانی نسل کی تاریخ کا سب سے بڑا گناہ ہے۔انسان نے دنیا کی سب سے خوبصورت زندگی (یسوع) کو صلیب پر جڑ دیا۔

لیکن اس سے بڑا بھی ایک گناہ ہے وہ یہ کہ مسیح کو دوبارہ مصلوب کرنا ہے۔عبرانیوں کے نام خط میں عبرانی لوگوں کو اس سے متعلق خبردار کیا گیا۔عبرانیوں کا خط ایک یہودی گروہ کو لکھا گیا جو پرانے عہد کو نئے عہد سے بدلنے کے درپے تھے۔بعض یہ تبدیلی لے آئے تھے اور بعض نے یہ تبدیلی لانا شروع کر دی تھی۔

وہ یہودیوں کی قربانیوں کے پرانے نظام کو مسیح کی قربانی کے ساتھ جوڑنے کے خیالات میں پھنسے تھے۔

اور پھر مختلف وجوہات کی بنا پر بعض نے پرانے عہد نامے کے ماتحت ہونا چاہا مصنف اُن کو اس کے متعلق تنبیہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسا کرنے سے وہ مسیح کو دوبارہ مصلوب کرتے ہیں تا کہ اُسے جھوٹا ثابت کر کے رد کریں۔

اس سے زیادہ اور کچھ خطرناک نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ اُنہیں اُس اکلوتی چیز سے دور کر سکتا ہے جو انہیں اُن کے گناہوں سے حقیقت میں صاف کر سکتا ہے یعنی "یسوع کا لہو" اس خط کا مصنف اُن سے درخواست کرتا ہے کہ " کیونکہ جن لوگوں کے دل ایک بار روشن ہو گئے اور وہ آسمانی بخشش کا مزہ چکھ چکے اور روح القدس میں شریک ہو گئے۔ اور خدا کے عُمدہ

کلام اور آیندہ جہان کی قوّتوں کا ذائقہ لے چکے۔ اگر وہ برگشتہ ہو جائیں تو انہیں توبہ کے لئے پھر نیا بنانا نامُمکن ہے اس لئے کہ وہ خدا کے بیٹے کو اپنی طرف سے دوبارہ مصلُوب کر کے اعلانیہ ذلیل کرتے ہیں۔" (عبرانیوں 6:4۔6)

بعد والے باب میں مصنف کہتا ہے کہ اگر عبرانی انجیل کو رد کرتے ہیں تو "تو خیال کرو کہ وہ شخص کس قدر زیادہ سزا کے لائق ٹھہرے گا جس نے خدا کے بیٹے کو پامال کیا اور عہد کے خون کو جس سے وہ پاک ہوا تھا ناپاک جانا اور فضل کے روح کو بے عزت کیا۔" (عبرانیوں 10:29)

پطرس بھی بالکل اسی طرح اپنے خط میں خدا سے منحرف ہونے والوں سے یہی بات کرتا ہے۔" کیونکہ راستبازی کی راہ کا نہ جاننا اُن کے لئے اس سے بہتر ہوتا کہ اُسے جان کر اُس پاک حُکم سے پھر جاتے جو اُنہیں سونپا گیا تھا۔" (2۔پطرس 2:21)

خدا کا منحرف ایک ایسا شخص ہوتا ہے جو خدا کے کفارے کی قربانی کے متعلق مکمل سمجھ رکھنے کے باوجود خدا کا انکار کردے۔

خدا نے قائن کو خبردار کیا کہ وہ خدا کا مُنکر ہونے کے درپہ ہے۔ "اگر تُو بھلا کرے تو کیا تُو مقبول نہ ہوگا؟ اور اگر تُو بھلا نہ کرے تو گُناہ دروازہ پر دبکا بیٹھا ہے اور تیرا مشتاق ہے پر تُو اُس پر غالب آ۔" (پیدائش 4:7)

لفظ گناہ بائبل میں پہلی مرتبہ قائن کے واقعہ میں استعمال کیا گیا۔ اور اس کا تعلق اُس گناہ سے ہے جس کی معافی نہیں ہے۔ یعنی کہ اپنی مرضی سے لہو کے وسیلے ملنے والی معافی اور نجات کو رد کرنا۔

جب میں نے یہ کتاب لکھی تو مجھے معلوم تھا کہ بعض لوگ جو یسوع کے عوضی ہونے کا انکار

کرتے ہیں وہ میری مخالفت کریں گے لہذا میں آنے والے باب میں اس بات کی مزید وضاحت کروں گا۔

میں ایسے لوگوں کو لفظوں سے ہرانا نہیں چاہتا۔ مگر محبت کے تحت میں چاہتا ہوں کہ وہ بائبل مقدس کو سمجھیں۔

کلامِ مقدس اس بات کو صاف صاف بتاتا ہے کہ مسیح کی صلیبی موت ہمارے گناہوں کی سزا کے بدلے میں تھی اور وہ صلیب پر ہمارا عوضی بنا اور ہماری نافرمانی کے باعث گھائل کیا گیا "یہی انجیل ہے" اور اسی کا یقین کرنا نجات ہے۔

اس بات کا انکار کرنا اپنی اُمید کو چھوڑنے کے مترادف ہے۔ میں اُن سے بھی درخواست کرونگا جنہوں نے اپنی تعلیم کی شکل بدل لی ہے۔ پطرس رسول اُنہیں انتباہ کرتا ہے۔ "اور جس طرح اُس اُمت میں جھوٹے نبی بھی تھے اُسی طرح تُم میں بھی جھوٹے اُستاد ہوں گے جو پوشیدہ طور پر ہلاک کرنے والی بدعتیں نکالیں گے اور اُس مالک کا انکار کریں گے جس نے اُنہیں مول لیا تھا اور اپنے آپ کو جلد ہلاکت میں ڈالیں گے۔" (2۔پطرس 1:2)

خلاصہ

ابھی تک میں نے اس کتاب میں عوضی کی تعلیم کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور اُن الفاظ کے معنی دیکھے ہیں جنہیں رسولوں نے استعمال کیا۔

☆ ہمارے گناہوں کی سزا کے بدلے مسیح یسوع کا صلیب پر خدا کے غضب کو جھیلنا ہی "کفارہ کی تعلیم" کہلاتی ہے۔

☆ بنی نوع انسان کے گناہ کے سبب سے جو جدائی خدا اور انسان کے درمیان ہو چکی تھی اُسے مسیح یسوع نے صلیب پر اُن گناہوں کو ہمارے عوض اپنے اوپر لے لیا اور اس

طرح سے ہمارا خدا کے ساتھ ملاپ کروایا اور جدائی کی دیوار کو ڈھا دیا۔ یہ ایک عظیم تبادلہ تھا یعنی ہمارے ذمے آنے والے گناہ مسیح یسوع کے ذمے لگائے گئے۔

☆ راستبازی خدا کا وہ اعلان ہے جس میں خدا ہر ایماندار کو مسیح یسوع کی صلیبی موت کی شکل میں فرمانبرداری کے سبب سے مفت راستباز ٹھہراتا ہے۔ اور اس طرح سے صلیب پر خدا کی پاکیزگی اور انصاف کا تقاضہ پورا ہوا۔

☆ مسیح یسوع میں ہماری رہائی یہ ہے کہ ہم گناہوں کی سزا سے آزادی کا جشن مناتے ہیں۔ جس کے وسیلہ سے ہمیں گناہ پر غلبہ حاصل ہے۔ کیونکہ اس رہائی کے لئے مسیح نے اپنی جان فدیہ کے طور پر دی۔

☆ یسوع کا خون ہمارے گناہوں کی خاطر بہایا گیا۔ کیونکہ لکھا ہے جو جان گناہ کرے گی مرے گی۔ لیکن خدا نے گنہگاروں کے لئے خود ایک برّہ مہیا کیا تا کہ وہ لہو بہا کر اپنی جان دے۔

عوضی کی تعلیم انجیل کی اصل روح ہے جس سے ہم انکار نہیں کر سکتے۔ اگلے باب میں ہم چند ایسے دلائل پر بات کرینگے جو اس تعلیم کی مخالفت کرتے ہیں۔

"ہمارے پیغام پرکون ایمان لایا؟اور خداوند کا بازُو کس پر ظاہر ہُوا؟ ؔ"

(یسعیاہ 1:53)

☆☆☆☆☆

ایک فرق انجیل

رسولوں نے پہلے سے ہی ایسی اناجیل سے خبردار رہنے کے لئے کہا تھا جو مسیح کے صلیب پر مکمل کئے ہوئے کام کو مٹانے کی کوشش کریں گی۔ تقریباً پچھلی دو صدیوں سے بہت سے آزاد خیال مفکرین انجیل کے اس سادہ پیغام کو کہ " مسیح ہمارے گناہوں کے واسطے مُوا" کو غیر الہامی بتا کر رد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن حیران کُن بات یہ ہے کہ موجودہ دور میں بہت سے ایونجلیکلز (Evangelicals) بشمول ایسے لوگوں کے جو خود کو فضل کی خوشخبری کے اُستاد کہتے ہیں عوضی سزا اور کفارے کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ وہ صلیب پر کئے ہوئے کام کا بالکل مختلف مطلب پیش کرتے ہیں۔

بعض اوقات وہ عوضی کی تعلیم کو رد کرنے کے لئے جھوٹے دعوے کرتے ہیں اور اس کے لئے یہ دلائل پیش کرتے ہیں کہ جو لوگ اس تعلیم کے ماننے والے ہیں وہ محبت سے خالی، خدا کی ذات سے ناواقف، وسطی زمانہ کی سوچ سے متاثر اور لوگوں کو جہنم میں جلتے ہوئے دیکھ کر خوش ہونے کی سوچ رکھتے ہیں۔

اُنکے کچھ دلائل کا خلاصہ درج ذیل ہے:

- ☆ یہ نظریہ کہ خدا گنہگاروں پہ غضب ناک ہے اور اسی غضب کو ٹالنے کے لئے قربانی طلب کرتا ہے یہ بُت پرست لوگوں کا نظریہ ہے۔ بُت پرست لوگ اپنے ناراض دیوتاؤں کو منانے کے لئے قربانی چڑھاتے ہیں اسی طرح کفارے کی تعلیم بھی ان سے کچھ مختلف نہیں۔
- ☆ عوضی کی تعلیم یہ کہتی ہے کہ یسوع ہمیں خدا کے غضب سے بچانے کی خاطر مُوا ! لہذا یہ تثلیث کو تقسیم کر دیتی ہے۔ اس کا مطلب ہے باپ ہمارے خلاف ہے اور بیٹا

ہمارے حق میں ہے۔

☆ کیا ایک محبت کرنے والا باپ اپنے بیٹے کواُن گناہوں کے لئے سزا دیتا ہے جواُس نے کئے ہی نہیں؟ ہم کبھی بھی اپنے بچوں کے ساتھ ایسا نہیں کرینگے۔

سوکیا ہم خدا سے بہتر ہیں؟

☆ خدا پر گناہ کا کوئی اثر نہیں اور نہ ہی اس سبب سے وہ انسانوں پر غضب ناک ہے اس کا صرف ہم پر اثر ہے۔خدا ہم سے جدا نہیں ہوا۔ہم اُس سے دُور ہوئے ہیں۔

☆ عوضی کی تعلیم چرچ میں اینسلم آف کینٹر بری (تقریباً1100 ب م) میں شروع کی گئی اور بعد میں سولویں صدی میں رفارمرز نے اسے آگے بڑھایا۔

☆ یونانی لفظ Hilasmos کے معنی' کفارہ' یعنی خدا کا غضب ٹالنے کے نہیں ہیں۔ اس کی تشریح ہونی چاہئے۔اسکے معنی گناہ کے نتائج اپنے اوپر لینے کے ہیں اور یہی سب کچھ یسوع نے صلیب پر کیا۔ایک سپنج کی طرح وہ ہمارے سب گناہ،الزام اور شرم جذب کر گیا۔ایک طاقتور جراثیم کش دوا کی مانند اُس نے گناہ کے جراثیم کو مٹا ڈالا۔

اکثر جولوگ مندرجہ بالا تعلیم کے حامی نہیں ہیں۔اُن کی تنقید کافی تکلیف دہ ہوتی ہے۔بعض عوضی کی تعلیم کو"بدلی ہوئی تعلیم" یا "کچرہ" وغیرہ کہتے ہیں۔دُکھ کی بات یہ ہے کہ ایسے لوگ مسیح کو جاننے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر اُس کی محبت بھری قربانی کے متعلق ایسے بیہودہ الفاظ استعمال کرتے ہیں

ایک اور انجیل

کچھ لوگ عوضی کی تعلیم کے متعلق ایسے دلائل پیش کرتے ہیں کہ صلیب کو مختلف

زاویّوں سے دیکھنے میں سے عوضی کی تعلیم ایک زاویہ ہے لیکن ہمیں کسی ایک نظریہ کی بنیاد پر تفرقہ بازی نہیں کرنی چاہئے۔ بے شک ایسی باتیں جن کی حیثیت اولین نہ ہواُن پر جھگڑنا یالڑنا مناسب نہیں ایسی باتوں کو ترک کر دینا چاہیے

جیسے اگسٹن کہتے ہے۔" ضروری باتوں پر تم متحد رہو، غیر ضروری باتوں پر متحد ہونا لازمی نہیں"

لیکن کیا عوضی سزا کی تعلیم غیر ضروری ہے؟ جب ہم مندرجہ ذیل باتوں پر غور کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اسے ایک غیر ضروری معاملے کے طور پر نہیں لیا جا سکتا

1۔ انجیل کی بنیاد اس پر ہے۔ یہ لازم جُز ہے اگر اسے ہٹائیں گے تو سب بکھر جائے گا یعنی صلیب کا معنی، راستبازی، خدا کا انصاف، گناہ پر خدا کا غضب، اُس کا فضل اور کفارہ وغیرہ۔

2 ۔ تنقید کرنے والے اس بات پر قائم ہیں کہ یہ اُس انجیل سے فرق ہے جو وہ سناتے ہیں اور وہ ایسے لوگوں سے لاتعلق رہتے ہیں جو اس بات کی تعلیم دیتے ہیں کہ گناہ کے خلاف غضب کے لئے خدا عوضی کا مطالبہ کرتا ہے۔

3۔ بیشک ہمیں غیر ضروری چیزوں کے متعلق جھگڑالو نہیں ہونا لیکن کچھ لڑائیاں ایسی ہوتی ہیں جن سے ہمیں پیچھے بھی نہیں ہٹنا۔ ہمیں ایمان کی اچھی کُشتی کرنی ہے اگر ہم اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ خدا نے بطور عوضی خود ہمارے گناہوں کی سزا کے لئے صلیب اُٹھائی اور اپنے آپ کو قربان کیا تو یہ اُس انجیل کے برعکس ہوگا جو ہم تک رسُولوں نے پہنچائی۔ اس کی درج ذیل وجوہات ہیں

☆ یہ خدا کو خیر و شر سے بے تعلق اور گناہ سے غیر متاثر ہونے والے کے طور پر پیش کرتا

ہے۔ایک ایسا خدا جسے برائی سے جُدا ہونے کی ضرورت نہیں۔

☆ ایسی تعلیم کا یہ مقصد ہے کہ یسوع کی موت سے خدا کا غضب نہیں ٹلتا بلکہ یسوع صرف ہمارے گناہ کے باعث پیدا ہونے والی تکلیف، پچھتاوے اور درد کو اپنے اُوپر لینے کے لئے مُوا۔لیکن کبھی اُن کی جانب سے یہ نہیں بیان کیا گیا کہ یسوع کی موت کی وسیلہ سے یہ سب باتیں کیسے پوری ہوئیں۔

☆ اس طرح کی تعلیم انجیل کی منادی کے بھی خلاف ہے کیونکہ اس میں یہ نہیں سکھایا جاتا کہ خدا کے غضب سے بچنے کے لئے مسیح کو قبول کرو کیونکہ ساری دنیا کے لوگ صلیب کی وجہ سے پہلے ہی خدا کے ساتھ ملاپ میں ہیں۔

کیا یہ رسولوں کی معرفت سنائی گئی انجیل کی طرح ہے؟ کیا رسولوں کی یہ تعلیم تھی کہ تم پہلے نجات یافتہ لوگ ہو بس تمہیں اس کا علم نہیں؟ یا اُن کی تعلیم یہ تھی کہ خداوند یسوع پر ایمان لاؤ اور تم نجات پاؤ گے؟ کیا جو لوگ یہ بات پہنچا رہے ہیں اُنہیں کوئی نئی آگاہی ملی ہے جو 2000 سال سے کلیسیا سے چھپی ہوئی تھی یا وہ کوئی الگ انجیل سنا رہے ہیں؟

اس باب میں ہم مزید کچھ ایسے اختلافات کا مطالعہ کریں گے جو عوضی کی تعلیم پر اُٹھائے جاتے ہیں۔

1۔خدا گنہگاروں سے ناراض نہیں کیونکہ وہ محبت کا خدا ہے

کہا جاتا ہے کہ گنہگار کے عوض خدا کا اپنے بیٹے کو دینا تا کہ اُس کا غضب ٹھنڈا ہو سکے اس تعلیم کی جڑیں بُت پرست قوموں کے نظریات سے ہیں۔جیسے بُت پرستوں کے خدا بعض اوقات اپنے پرستاروں کے خلاف بھڑک جاتے تھے اور پھر اُنہیں ٹھنڈا کرنے کے لئے پرستاروں کو کسی قسم کی بھینٹ چڑھانی پڑتی تھی۔اسی طرح عوضی کی تعلیم بھی خدا کو

اس قسم کے خدا کے طور پر پیش کرتی ہے۔

اس بات کا جواب یہ ہے کہ ہمارے خدا کا غصہ بُت پرست قوموں خداؤں کی طرح غیر معقول نہیں ہے کیونکہ غیر قوموں کے خدا جس بات سے بھڑکتے ہیں اُس کی معقول سزا سے کہیں زیادہ بڑھ کر سزا دیتے ہیں اور اُن کا غصہ اُن کے بس میں نہیں رہتا لیکن اُس کے برعکس خدا کے غضب کا بائبلی نظریہ یہ ہے کہ خدا کا غضب صرف گناہ کی مخالفت ہے کیونکہ گناہ خدا کی پاک ذات کی نفی ہے اور ہمارے خدا کا غضب اُس کے قابو میں ہے۔

انصاف کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ مُنصف کو غصے کے دورے پڑتے ہیں ورنہ عدالت میں موجود ہر جج کو ایسی نقطہ چینی کا سامنا کرنا پڑتا۔ خدا جو کرتا ہے وہ اُس کے قابو میں ہوتا ہے۔ خدا پاک ہے اور ہمیں یقین دلاتا ہے کہ وہ گناہ کا انصاف ضرور کرے گا۔ اگر وہ گناہ کی عدالت کرنے کے وعدوں کو پورا نہیں کرتا تو ہم اُس کے نجات دینے کے وعدوں پر کیونکر ایمان رکھ سکتے ہیں؟

گناہ کے برخلاف خدا کے راست غصے کے متعلق اس کتاب کے دوسرے باب کے علاوہ بھی اور بہت سے حوالہ جات موجود ہیں۔ مثلاً زبور نویس کہتا ہے، " خدا ہر روز گنہگار پر قہر کرتا ہے" (زبور 7:11)

گناہ کے لئے اُس کی عدالت کو اکثر اُس کے غضب کا پیالہ کہا گیا ہے۔ (زبور 11:6، 75:8، یسعیاہ 51:17۔ 22، یرمیاہ 25:15۔16) یہ وہی پیالہ تھا۔ جو یسوع نے ہمارے لئے پیا۔ اُس نے کہا" کیا میں وہ پیالہ نہ پیئوں جو باپ نے مجھے دیا؟ (یوحنا 18:11)

ایمانداروں کو اب غضب کا کوئی خوف نہیں کیونکہ وہ اُن کی خاطر مسیح نے اپنے اُوپر لیا۔ ہم جواب اُسکے خون کے باعث راست باز ٹھہرے تو پھر غضب الٰہی سے ضرور ہی بچیں گے "

(رومیوں 5:9)

میں مقروض تھا اور قرض ادا نہیں کر سکتا تھا مگر اُس نے قرض ادا کیا جو مقروض نہ تھا۔ یہی انجیل ہے۔ مسیح کی قربانی نے نہ صرف خدا کے غضب کو ہم سے ٹالا بلکہ الٰہی رحم کو اُس سے تبدیل کر دیا۔ اب ہمیں باپ کے حضور ایک عظیم حق حاصل ہے اور ہم اُس کے خاندان میں لے پالک کی حیثیت سے شامل ہیں اور بیش بہا برکتوں کا لطف لیتے ہیں۔

2۔عوضی کی تعلیم تثلیث کو جُدا کرتی ہے

بعض کہتے ہیں کہ عوضی کی تعلیم سکھاتی ہے ایک ناراض باپ اور محبت کرنے والا بیٹا ایک دوسرے کے برخلاف ہیں اور بیٹے کو ہمیں معاف کروانے کی خاطر غالب آنا پڑیگا۔ دوسرے اس کو اس طرح موڑتے ہیں اور کہتے ہیں ناراض باپ ایک بیٹے کو صلیب پر لے گیا۔ تثلیث کے اقنوم ایک دوسرے سے الگ کام کرتے نظر آتے ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ نیا عہد نامہ تثلیث میں مکمل اتحاد اور ہم آہنگی کی عوضی سزا کی تعلیم کے لحاظ سے قائم رکھتا ہے۔

یہ صاف طور پر ظاہر ہے کہ:

☆ باپ نے اپنی عظیم محبت کی وجہ سے ہمارے گناہوں کی خاطر اپنے بیٹے کو مرنے کے لئے بھیجا۔ (یوحنا 3:16، رومیوں 8:32، افسیوں 2:4، 1۔ یوحنا 4:9۔10)

☆ باپ کی مرضی کو پورا کرنا بیٹے کی مرضی تھی اور اُس کے لئے اُسے خود کو رضا کارانہ طور پر پیش کیا۔ (یوحنا 10:18، عبرانیوں 7:27، 10:5۔9) اس کے علاوہ مسیح کی قربانی کے کام نے اُسے بڑا اجلال بخشا۔

☆ خدا باپ، بیٹا اور روح القدس صلیب کے کام میں تینوں ساتھ اور رضامند

تھے۔(یوحنا6:38، 8:29، 2۔کرنتھیوں5:19، کلسیوں1:19۔20، 2:9)

3۔عوضی کی تعلیم 1100ء سے قبل نہیں سکھائی گئی۔

حیران کن بات ہے کہ بہت سے لوگوں نے بنا کسی تحقیق اس بات کو مان کر آگے پہنچایا ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم یہ دیکھیں کہ یہ تعلیم کلیسیاء کی تاریخ میں سکھائی گئی ہے یا نہیں ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا یہ بائبلی ہے؟ کوئی تعلیم رسولوں کے بعد سکھائی گئی یا نہیں یہ اس بات کا ثبوت نہیں ہوسکتی کہ وہ صحیح ہے یا نہیں۔مثلاً ایمان سے راستباز ٹھہرنے کی تعلیم صدیوں میں چرچ میں سکھائی نہیں گئی پھر رفارمرز نے اسے سکھانا شروع کیا لیکن یہ بائبل کی بنیادی تعلیم ہے۔پچھلے ابواب میں ہم نے دیکھا کہ عوضی کی تعلیم کی پرانا اور نیا دونوں عہدنامے تصدیق کرتے ہیں۔لیکن یہ کہنا کہ کلیسیاء کی تاریخ میں اینسلیم (Anselm) سے پہلے یہ نہیں سکھائی گئی غلط ہوگا۔

سٹیو جیفری، مائک اووی اور اینڈر یوسک اپنی کتاب "ہماری خطاؤں کے لئے چھیدا گیا" میں تفصیلاً اس بات کے متعلق شہادتیں مہیا کرتے ہیں(تقریباً 40 صفحے) جو اس بات کی اہمیت بتاتے ہیں کہ یہ تعلیم کلیسیا کی تاریخ میں نمایاں تھی۔

جگہ کی کمی کی وجہ سے ہم اُنکے بہت حوالوں کو نہیں لکھ سکتے لیکن چند لوگوں کے ناموں کی فہرست موجود ہے جنھوں نے اپنے وقت میں یہ تعلیم سکھائی تھی۔عوضی کی تعلیم سے متعلق اُنکے قول اُس کتاب میں موجود ہیں۔

☆ جسٹن مارٹائیر (100۔1650ء)

☆ یوسبیس آف سیسریا(300۔339ء)

☆ ہیلری آف پوٹیئر (300-368ء)

☆ آتھینیس (300-373ء)

☆ گریگری آف نازیانزس (330-390ء)

☆ ایمبر وز آف ملان (339-397ء)

☆ جان کریسوسٹیم (350-407ء)

☆ اگسٹس آف ہپو (354-430ء)

☆ سائرل آف ایلیگزینڈریا (375-444ء)

☆ گیلاسئیس آف کائزیکس (پانچویں صدی)

☆ گریگری دی گریٹ (540-604ء)

☆ تھامس ایکوئیناس (1225-1275ء)

☆ جان کیلون (1509-1564ء)

☆ فرانسس ٹیورٹن (1623-1687ء)

☆ جان بیتان (1616-1688ء)

☆ جارج وائٹ فیلڈ (1714-1770ء)

☆ چارلز سپرجن (1834-1892ء)

☆ ڈاکٹر ڈی مارٹن لوئیڈ۔ جانز (1899-1981ء)

☆ جان سٹاٹ (1921-2d)

☆ جے آئی پیکر (1926-)

مصنفین درج ذیل بات کرتے ہیں ہم نے گیریگری دی گریٹ تک پوری ایمانداری سے

تحقیق کی ہے اور اس دعویٰ کو کہ "عوضی کی تعلیم ابتدائی کلیسیاء میں نہیں سکھائی گئی" اس کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی ہے ۔ پس جو ایسے دعوے کرتے ہیں کہ عوضی کی تعلیم 1100ء تک نہیں سکھائی گئی۔ سمجھداری اس میں ہے کہ پہلے کچھ تحقیق کریں۔ سب باتوں کو آزما جو اچھی ہوں اُنہیں تھام لو۔ (1۔ تھسنیکیوں 5/2)

4۔ یسوع کی سزا انسانوں کے گناہوں کے لئے کافی نہیں

اعتراض کیا جاتا ہے کہ اگر گناہ کی مزدوری خدا سے ہمیشہ کی جدائی ہے تو یسوع نے پوری قیمت ادا نہیں کی کیونکہ اُسنے کچھ گھنٹوں کے لئے تکلیف برداشت کی اسکے علاوہ ایک آدمی کی موت کس طرح تمام انسانیت کے گناہوں کے لئے کافی ہے؟ اور ہمارے گناہوں کی سزا ہمیشہ کی موت کیسے ہے؟

اس سوال کا جواب اس بات پر ہے کہ ہمارا گناہ کتنا بڑا ہے؟ ہم نے جس کے خلاف گناہ کیا وہ کون ہے؟ اگر ہم ایک چیونٹی کو ماریں تو ہمیں جیل نہیں ہوگی۔ لیکن اگر ہم ایک گھوڑے کو ماریں تو ہمیں لازمی قانون کا سامنا کرنا پڑے گا اور اگر ہم کسی انسان کو قتل کر دیں تو لازمی طور پر ہمیں ایک لمبے عرصے کے لئے سزا ہوگی۔ ہمارے گناہ کا درجہ اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم نے کس کے خلاف گناہ کیا ہے۔ ہمیشہ کی سزا ایک غیر منصفانہ بات نہیں کیونکہ ہم نے ایک ابدی خدا کے خلاف گناہ کیا ہے جو بے حد بھلا اور قدوس ہے اسی طرح سزا بھی اُتنی ہی بڑی ہوگی جتنا بڑا وہ شخص ہوگا ۔ اس معاملہ میں سزا لینے والا ابدی خدا کا بیٹا تھا۔ (فلپیوں 8۔2/6) ہم اپنی معافی کو اُس حد تک سمجھیں گے جو ہماری خاطر دی گئی۔

5۔ جہنم خدا سے جدائی کا نام نہیں

اس میں کوئی حیرانی کی بات نہیں کہ عوضی کی تعلیم کے منکر جہنم کے نظریہ کو بھی ردکرتے ہیں۔ اگر گناہ کی کوئی عدالت نہیں تو کوئی خدا سے جدا ہوکر کیسے سزا پا سکتا ہے؟ اور کوئی کیسے ایسی جگہ ہوسکتا ہے جہاں خدا نہیں! وہ ہر جگہ موجود ہے! جو یہ دعوی کرتے ہیں وہ کہتے ہیں سب فردوس میں جائیں گے مگر جو وہاں جانا نہیں چاہیں گے اُن کو اذیت دی جائے گی۔

وہ خدا کی محبت کی وجہ سے سزا پائینگے کیونکہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہی جہنم ہے۔ اس قسم کا منطق کتنا بیکار ہے! خدا کیسے کسی ایسے شخص کو محبت کرسکتا ہے جسے وہ اذیت دے رہا ہو۔ یہ سچ ہے کہ خدا ہر جگہ موجود ہے اور ہر شخص کسی نہ کسی طرح اُسکی موجودگی محسوس کریگا ۔ جو فردوس میں ہونگے وہ اُسکی محبت کو جائیں گے، اور جو جہنم میں ہونگے اُسکی عدالت کو دیکھیں گے۔ پولُس کہتا ہے کچھ غضب کے برتن ہیں اور کچھ رحم کے برتن ہیں جو خدا کا جلال ظاہر کرتے ہیں۔ (رومیوں 23۔9/22)

جب میں بائبل اسکول میں تھا تو مجھے ایک مشنری ٹرپ پر بھیجا گیا اور میں ایک ہفتہ کے لیے ایک جوڑے کے ساتھ ٹھہرا جو چرچ جایا کرتے تھے۔ اُس خاتون نے بتایا کہ اُسکے پڑوس کی دوعورتیں موت کے بعد کی زندگی پر بات کررہی تھیں اور اُس سے پوچھا گیا کہ " کیا کوئی جہنم ہے؟" اُس نے بڑا مختصر سا جواب دیا ہاں۔ مگر تم وہاں نہیں جاؤ گی! یسوع مواء تاکہ ہمیں خدا کے غضب سے بچائے۔ (1۔تھسلنیکیوں 5/9)

6۔ خدا معصوم کو سزا دے تو ناانصاف ہے!

بائبل یہ کہتی ہے کہ ہم ناراستوں کی معافی کے لئے ایک راست باز نے اپنی جان دی (1۔پطرس 18/3)

اگر خدا عادل منصف ہے تو اپنے بے قصور بیٹے کو اُس گناہ کی سزا کیوں دے گا جو اُس نے کیا ہی نہیں؟

اس کے جواب میں تو پہلی بات یہ ہے کہ یہ ایک غیر معمولی بات نہیں کہ کسی کو اُن گناہوں کی سزا ملے جو اُسنے کیئے ہی نہیں مثال کے طور پر ایک نوجوان کوئی ایسا کام کرے جس کا جرمانا وہ ادا کرنے کے قابل نہ ہو لیکن اُسکا باپ اُسکی جگہ پر خود جرمانہ ادا کردے یعنی غلطی تو بیٹے نے کی لیکن جرمانہ باپ نے بھرا۔ ایسا نہیں کہ باپ کو قانون کے ہاتھوں مجبور ہو کہ ایسا کرنا پڑا لیکن اُس نے رضاکارانہ طور پر جرمانہ بھرا۔

جب ہم یسوع کی موت پر غور کرتے ہیں تو ہمیں انسانی رشتوں سے بہت زیادہ گہرا رشتہ نظر آتا ہے۔ مسیح ہمارے لئے کوئی تیسرا فریق نہیں جیسے کہ اُس مثال میں باپ تھا۔ ہم اُس میں شامل ہونے کے بپتسمہ سے اُسکے ساتھ ایک ہیں۔ مسیح یسوع کا انسان کے ہاتھوں ستایا جانا غیر منصفانہ تھا لیکن خدا کے حضور منصفانہ تھا کیونکہ ہمارے گناہ اُس پر لا دے گئے جیسے کے وہ اُسکے اپنے گناہ تھے۔ اس شراکت سے اُس کی راستبازی ہمیں دی گئی۔ اگر ہمارے گناہ اُس پر نہیں ڈالے گئے تو اُسکا مرنا ناانصافی ہے کیونکہ وہ معصوم تھا اس وجہ سے اُسے مرنا نہیں چاہیے تھا۔ لیکن ہماری اُسکے ساتھ شراکت کی وجہ سے خدا نے اُس پر عدالت کی اور ایسا کرنے میں خدا راست ٹھہرا۔ (رومیوں 25/3)۔

جو یہ کہتے ہیں کہ اگر باپ اپنے بیٹے کو اُن گناہوں کی سزا لینے کے لیے بھیجے جو اُس نے کیئے ہی نہیں تو وہ ایک ظالم باپ ٹھہرے گا تو یہ سوچ غیر بائبلی ہے۔ جب آپ اُن سے پوچھتے ہیں کہ یسوع کیوں مرا؟ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ یہ باپ نہیں بلکہ گناہ ہگار انسان تھے جنہوں نے اُسے سولی چڑھایا۔ پھر اُن سے یہ سوال پوچھنا چاہیے کہ پھر باپ نے اُنہیں

روکا کیوں نہ؟ اگر ایک باپ اپنے بیٹے کو لڑکوں کے کسی گروہ سے مار کھانے کے لیے بھیجے تو یہ ظلم ہوگا لیکن یہ بھی اُتنا ہی ظلم ہوگا اگر بیٹے کو لڑکے مار رہے ہوں اور باپ بچا سکتا ہو اور نہ بچائے اور اپنے بیٹے کو قتل ہو جانے دے؟ نتیجہ دونوں صورتوں میں ایک ہی جیسا ہوگا اور باپ قصوروار ٹھہریگا۔

7۔یسوع کی موت کا سبب ہمارے گناہوں کی معافی نہیں بلکہ باپ کی محبت کا اظہار ہے

اسے اکثر اخلاقی طور پر متاثر کرنے کا نظریہ بھی کہتے ہیں۔اس نظریہ کے حامی یہ دعوی کرتے ہیں کہ مسیح ہمارے گناہوں کی معافی کی خاطر نہیں موا بلکہ باپ کی محبت کے اظہار کے لیے موا تاکہ ہم اس سے تقویت پا کر توبہ کریں اور خدا کے تابعدار ہو جائیں، دوسروں سے محبت کریں، نیک اعمال کریں وغیرہ۔جب ہم خدا کی محبت پر نگاہ کرتے ہیں تو ہم اسطرح اسکے لئے اور دوسروں کے لئے محبت کا اظہار کرنا شروع ہو جاتے ہیں۔

لیکن اگر خدا صرف ہمیں اسی طرح متاثر کرنا چاہتا تو وہ کوئی اور طریقہ اپناتا اور اپنے بیش قیمتی بیٹے یسوع کو قربان نہ کرتا۔درحقیقت ہماری زندگی کو بدلنے کا ذریعہ روح القدس کی قدرت ہے جو مسیح کے وسیلہ ہم میں سکونت کرتا ہے۔ہمیں یہ بات بھی پوچھنی چاہیے کہ اگر یسوع کی صلیبی موت بے معنی ہے تو ہمیں یہ کس طرح متاثر کرتی ہے۔یہ کس طرح اُسکی محبت کا اظہار ہے؟ اگر وہ خدا کی راستبازی کے تقاضہ کو پورا کرنے کے لئے ہماری خاطر موا تب تو اُس موت سے ہمیں فائدہ حاصل ہوتا ہے لیکن اگر نہیں تو وہ بے سبب موا اور یہ بے مقصد موت تھی۔ایسی محبت کس طرح ہمیں تحریک دے سکتی ہے کہ ہم خدا سے اور دوسروں سے محبت کریں؟

اگر ایک آدمی ٹھاٹھیں مارتے سمندر میں کسی ڈوبتے ہوئے شخص کو بچانے کے لئے کودے اور اُسے بچاتے ہوئے ہلاک ہوجائے تو اسے محبت کہیں گے اور اگر کوئی ایسے سمندر میں بنا کسی وجہ کہ چھلانگ لگائے اور ڈوب جائے تو ہم اسے محبت نہیں بلکہ لاپرواہی یا نادانی تصور کرینگے۔ یسوع کی موت بے معنیٰ نہیں تھی یہ خدا کے انصاف کے تقاضے کو پورا کرنے کے لئے تھی۔ اسی لیے عوضی کی تعلیم با مقصد محبت ہے۔ (1۔ یوحناہ 4/10)۔ یہی وہ محبت ہے جو مسیحی زندگی کو قوت بخشتی ہے۔

8۔ یسوع ہمیں کہتا ہے کہ اپنے قصورواروں کو معاف کرو لیکن عوضی کی تعلیم کہتی ہے کہ خدا بغیر قیمت کے معاف نہ کریگا

یہ سچ ہے کہ یسوع نے ہمیں کہا کہ اپنے دشمنوں کو معاف کرو اُن سے بدلہ نہ لو (متی 59:5)۔ اور کیا خدا بھی ہم سے کچھ ایسے کہے گا جو وہ خود نہیں کرتا۔ جی ہاں بعض اوقات وہ ایسا ہی کرتا ہے۔ پولُس کہتا ہے۔ (رومیوں 19/12)۔ یہاں ہمیں کہا گیا ہے کہ بدلہ نہ لو کیونکہ بدلہ لینا خدا کا کام ہے۔

کیونکہ وہی بدلہ لے سکتا ہے ہم نہیں۔ لہذا اسے اُس پر چھوڑ دیں صرف وہی کاملیت کی حدتک منصف، محبت کرنے والا اور پاک ہے۔ وہ زمین کا منصف ہے اور وہی اس بات کا انصاف کرے گا کہ اپنی مخلوق کے ساتھ کیا کرنا صحیح ہے۔ (پیدائش۔ 25/18) اسکے علاوہ ہماری صورت حال کو خدا کے ساتھ ملانا صحیح نہیں کیونکہ بعض اوقات ہمیں خود معافی کی ضرورت ہوتی ہے لیکن خدا کو کبھی معافی کی ضرورت نہیں۔

9۔ اگر قیمت پوری ادا کی جا چکی ہے تو پھر معاف کرنے کو کچھ نہیں رہا

ایسے لوگ کہتے ہیں کہ جو خدا ہم سے تقاضہ کرتا تھا وہ مسیح نے ادا کیا تو پھر ہم یہ

نہیں کہہ سکتے کہ ہم معاف کئے ہوئے لوگ ہیں۔ دراصل ہماری معافی کا تعلق مسیح کی قربانی سے ہی تو ہے یعنی اُس نے ہمارے گناہوں کی خاطر قیمت ادا کی ہے اوراسی وجہ سے ہی ہم معاف کئے گئے ہیں۔

اگر خدا اب ہم سے گناہ کی سزا کا مطالبہ کرے تو ہمیں کچھ ادا کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یسوع نے ہمارے عوض سب ادا کر دیا ہے۔ معافی موجود ہے کیونکہ قیمت یسوع نے ادا کر دی ہے۔ (افسیوں 7/1)۔ یہ نظریہ بائبل کی تعلیم کے عین مطابق ہے کہ خدا کے حضور گزرانی گئی قربانی سے معافی ملتی ہے (احبار، 4/31,26,20 وغیرہ)

10۔ ہلاسموس کا معنی کفارہ نہیں بلکہ تلافی ہے

بعض لوگ نئے عہدنامے میں کفارہ کے لئے استعمال ہونے والے یونانی لفظ ہلاسموس کا ترجمہ تلافی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان دونوں میں فرق اس طرح سمجھا جا سکتا ہے لفظ کفارہ کا تعلق خدا کے ساتھ ہے۔ یسوع نے ہمارا عوضی بن کر ہمارے گناہوں کی خاطر صلیب پر خدا کے اُس قہر کو جو گناہ کے خلاف تھا برداشت کیا۔ لفظ تلافی کا تعلق انسان کے ساتھ ہے یعنی ہماری شرمندگی اور گناہ مکمل طور پر دھو دیا گیا اور ہمیں معاف کیا گیا۔ بیشک تلافی کی تعلیم پورے نئے عہدنامہ میں موجود ہے لیکن صرف یسوع کی موت کے سبب خدا کی راستبازی اور انصاف کو پورا کرنے کے متعلق۔

ہلاسموس کا ترجمہ کبھی بھی تلافی نہیں کرنا چاہیے۔ ہلاسموس لفظ کا مطلب ہے مسیح کی موت کا تعلق خدا کے ساتھ۔ مسیح کی موت نے خدا کے غضب کو اپنے اوپر لے کر ہم سے ٹال دیا یہ کفارہ ہے۔ اگر نئے عہدنامے کا بائبلی پس منظر کا مطالعہ کیا جائے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ لفظ نئے عہد کے دور میں خطا کی معافی کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔

جان اووین کے مطابق کفارہ کا لفظ ایک خطا اور جسکے خلاف خطا کی گئی ہو کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ بیسوی صدی کے وسط میں نئے عہد نامہ کے سکالرسی۔ ایچ ڈاڈ نے جو کہ اس بات سے متفق نہیں تھے کہ خدا گناہگار پر غضب ناک ہوتا ہے عوضی کی تعلیم کے خلاف تعلیم دینا شروع کر دی۔ وہ بائبل کے اکثر ترجمہ

کرنے والوں اور مفکرین سے اختلاف کرتا اور یہ تعلیم دینے لگا کہ ہلاسموس کا ترجمہ تلافی کیا جانا چاہیے۔

لفظ ہلاسموس کا ترجمہ صرف "نیو انگلش بائبل" میں کفارے کی جگہ تلافی استعمال ہوا ہے اور اُس کی وجہ یہ ہے کہ بائبل کے اس انگریزی ترجمہ (version) کے ترجمہ کاروں کا ڈائریکٹر سی۔ ایچ ڈاڈ خود تھا۔ لیون مورس اور دوسرے مستند نئے عہد نامہ کے سکالرز اس ترجمہ کی پُر زور تردید کرتے ہیں۔

لیون مورس کے اس لفظ ہلاسموس کا تفصیلی مطالعہ جو کہ بہت لمبا چوڑا ہے یہاں لکھا نہیں جاسکتا اُس سے یہ ثابت ہوتا ہے چاہے یہ لفظ نئے عہد نامہ میں استعمال ہوا ہو، چاہے پرانے عہد نامہ کے یونانی ترجمہ میں یا اُس وقت دنیاوی تحریروں میں اسکا مطلب تقریباً ہر مرتبہ کفارہ ہی تھا یعنی تمام یونانی تحریروں میں چاہے وہ بائبلی ہوں یا غیر بائبلی ہلاسموس کا معنی کفارہ ہی آیا ہے۔

ہم اب یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہمیں اسکے لئے کسی اور بہتر لفظ کو استعمال کرنا چاہیے کیونکہ جب ہم بائبل مقدس کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ لفظ ہلاسموس کا نئے عہد نامہ میں معنی صرف اور صرف کفارہ ہے۔ مثال کے طور پر 1۔ یوحنا 2۔ 2/1 میں ہم پڑھتے ہیں کہ یسوع مسیح باپ سے اپنے خون کے بہائے جانے کی بنیاد پر ہمارے لئے شفاعت کرتا

ہے۔اگر گناہ کی عدالت نہیں ہے تو یسوع مسیح باپ کے حضور ہمارے گناہ کی شفاعت کیوں کرتا ہے؟

اس سے متعلق ایک اور مثال ہمیں رومیوں 17/1 سے 26/3 تک ملتی ہے جہاں پولس نجات کے متعلق بات کرتے ہوئے کہتا ہے کہ کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں۔ رومیوں ہی میں دیکھتے ہیں کہ خدا گناہ کی عدالت کرتا ہے "خدا کا غضب اُن آدمیوں کی تمام بے دینی اور ناراستی پر آسمان سے ظاہر ہوتا ہے" پھر وہ ہمیں اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ ایک دن خدا کا غضب ضرور نازل ہوگا۔(رومیوں 5/2)۔

لیکن تیسرے باب کے اختتام سے قبل ہمیں پتہ چلتا ہے کہ خدا ہمیں یسوع کے وسیلہ سے مفت میں راستباز ٹھہراتا ہے۔ یہ کیسی خوبصورت تبدیلی ہے! ہم گناہ گار ٹھہرائے گئے تھے اور خدا کا غضب جو گناہ کے خلاف ہے اُسکے حقدار تھے مگر یسوع مسیح کی صلیبی موت پر ایمان لانے کے وسیلہ سے مفت میں راستباز ٹھہرا دیئے گئے ہیں۔ یہ سب کیسے ہوا؟ (رومیوں 3/26/24)اس حوالہ کا سیاق وسباق کا مطالعہ کرنے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ لفظ ہلاسموس کا مسیحی ترجمہ کفارہ ہی ہے۔

خدا کا غضب ہم پر نازل ہونا چاہئے تھا مگر وہ مسیح پر نازل ہوا۔اس حصہ سے آگے رومیوں کے خط کے بقیہ حصہ میں اور باقی کے تمام خطوط میں ایمانداروں کے لئے کسی بھی جگہ خدا کا غضب نہیں لکھا گیا۔ ہمارے لئے گناہوں کی عدالت نہیں رہی کیونکہ اب مسیح نے ہماری خاطر عدالت برداشت کی ہے

نتیجہ

وہ تمام نظریات جو عوضی کی تعلیم کے خلاف ہیں اُنکی بنیادیں یونانی فلسفہ، جہالت

یا غلط معلومات پر مبنی ہیں۔ جب ہم الٰہی مکاشفہ کو انسانی سمجھ کے ساتھ بدلتے ہیں تو ہم خدا کے متعلق ویسا ہی سوچنا شروع کر دیتے ہیں جیسے ہم خود ہوتے ہیں اور یہی اس تعلیم کے نقادوں نے بھی کیا ہے۔عوضی کی تعلیم رسولوں نے اور کلیسیاء کی پوری تاریخ میں سیکھائی گئی ہے یہ تعلیم خدا کی راستبازی، انصاف اور محبت پر مبنی ہے۔اور یہی ہماری محبت اور پرستش کی بنیادی وجہ ہے اب سے ابد تک۔آمین۔

اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے
اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال" (یوحنا 14:1)

☆☆☆☆☆

ہائپر گریس

کلام مقدس میں ہماری نجات کو بیان کرتے ہوئے رسولوں نے کچھ خاص الفاظ کا استعمال کیا۔ جن کا مطالعہ کرنے کے بعد اِس بات میں کوئی ابہام نہیں کہ ہماری نجات صرف اور صرف خدا کے فضل کی بدولت ہے۔ ہماری نجات کی بنیاد اِس بات پرنہیں کہ ہم نے کیا کیا بلکہ صرف اور صرف اِس بات پر ہے کہ خدا نے اپنے بیٹے کی صلیبی موت کے وسیلہ سے کیا کیا ہے۔ یہی فضل ہے۔ "اس لئے کہ شریعت تو موسیٰ کی معرفت دی گئی مگر فضل اور سچائی سے یسوع مسیح سے معرفت پہنچی" (یوحنا 1:17)

تاہم فضل ایک ایسا لفظ ہے جسے سن کر بعض لوگ پریشان ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اِس بات سے ڈرتے ہیں کہ اگر لوگوں کہ یہ بتایا جائے کہ نجات کا تعلق ان کے نیک کردار سے یا ان کے اچھے رویے سے نہیں تو لوگ دیدہ دانستہ طور پر ہر طرح کا گناہ کرنے لگ جائیں گے لہٰذا وہ اِس بات سے بچنے کے لیے فضل اور شریعت کی ملاوٹ شروع کر دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ شاید احکامات اور ہدایات دے کر وہ لوگوں کو گناہ سے روک سکتے ہیں لیکن اِس قسم کی ملاوٹ فضل کو رد کرتی ہے۔

"اور اگر فضل سے برگزیدہ ہیں تو اعمال سے نہیں ورنہ فضل فضل نہ رہا۔"

(رومیوں 11:6) درحقیقت جیسا ہم شریعت کے ماتحت زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اتنی ہی زیادہ ہمیں گناہ سے بچنے کے لیے جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ "موت کا ڈنک گناہ ہے اور گناہ کا زور شریعت ہے۔" (1۔کرنتھیوں 15:56)

بلکہ فضل شریعت کے برعکس نا صرف گناہ کی سزا کو ختم کرتا ہے بلکہ گناہ کے زور کو بھی اور ہمیں فتح سے بڑھ کر غلبہ دیتا ہے جو کہ صلیب سے جاری ہے لیکن فضل کی تعلیم دینے والوں پر

اکثر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ ایمانداروں کو گناہ کرنے کا لائسنس دے رہے ہیں۔ جن پر ایسا الزام لگتا ہے وہ پریشان نہ ہوں کیونکہ پُولُس پر بھی یہ الزام لگایا گیا۔ "اور ہم کیوں برائی نہ کریں تا کہ بھلائی پیدا ہو؟ چنانچہ ہم پر یہ تہمت لگائی بھی جاتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ان کا یہی مقُولہ ہے مگر ایسوں کا مُجرم ٹھہرنا انصاف ہے۔" (رومیوں 8:3)

"پس ہم کیا کہیں؟ کیا گناہ کرتے رہیں تا کہ فضل زیادہ ہو؟" (رومیوں 1:6)

"پس کیا ہوا؟ کیا ہم اس لئے گناہ کریں کہ شریعت کے ماتحت نہیں بلکہ فضل کے ماتحت ہیں؟ ہرگز نہیں۔" (رومیوں 15:6)

ڈاکٹر مارٹن لائیڈ جانز جو کہ گزشتہ صدی کے عظیم خادم ہیں وہ یوں کہتے ہیں:۔

"خوشخبری کی سچی منادی جو صرف فضل کی بدولت نجات کی تعلیم پر بنی ہوا ُسے ہمیشہ اِس قسم کے الزامات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیا آپ انجیل کی منادی سچ میں کر رہے ہیں یا نہیں؟ اِس کا اندازہ اِس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر کچھ لوگ آپ کی بات کا غلط مطلب سمجھیں اور یہ کہیں کہ چونکہ ہم نے صرف فضل ہی سے نجات پائی ہے اور یہ ہمارے اعمال سے نہیں ہے تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہم جو مرضی کریں یعنی زیادہ گناہ کریں تا کہ فضل اور بھی زیادہ ہو؟

اپنی منادی کو پرکھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اگر آپ کی منادی سے اِس طرح کا سوال پیدا نہ ہو تو یقیناً آپ سچی انجیل نہیں سنا رہے ہے اور یہی بات یقیناً ہماری منادی کی پرکھ کے لئے ایک بہترین کسوٹی ہے۔ کیا ہم پر کبھی انجیل سنانے پر یہ الزام لگا ہے کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ گناہ کرنے میں کوئی حرج نہیں؟ اگر نہیں تو ہمیں انجیل کی منادی کو پرکھنا چاہیے۔"

ہائپرگریس

فضل کی انجیل کی منادی کو ہمیشہ اِس الزام کا سامنا ہمیشہ کرنا پڑتا ہے جو کہ جھوٹا ہے۔ کچھ مبشرِ انجیل اور کلیساء کے رہنما فضل کی تعلیم کے ممکنہ خطرات سے لوگوں کو آگاہ کر کے اُنہیں فضل کی تعلیم سے دور رہنے کی ہدایات کرتے ہیں۔ کلیساء کے ایک رہنما نے فضل کے بارے میں بات کرتے ہوئے لوگوں کو کہا کہ ہاپئر گریس سے دور رہیں۔ اِس طرح سے لفظ ہائپرگریس جلد لوگوں میں رجحان پا گیا اور ہر دوسرا شخص اِس لفظ کو کلسیاء میں استعمال کر کے یوں تعلیم دینے لگا کہ ہائپرگریس کی تعلیم دینے والوں ، ہائپرگریس کی بدعت، ہائپرگریس کلسیاء یا ہائپرگریس کی تحریک وغیرہ سے کنارہ کریں۔ لیکن جنہوں نے اِس لفظ کو استعمال کر کے فضل کو ماننے سے انکار کر کے دراصل انہوں نے دانستہ طور پر اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑا مارا کیونکہ پولُس نے رومیوں 5:20 میں اِسی اصطلاح کو استعمال کرتے ہوئے خدا کو جلال دیا ہے۔ اِس طرح سے اِنہوں نے خود کو پولُس اور کلام کی مخالفت کی (۔۔۔جہاں گناہ "زیادہ" (یونانی Pleonazo) ہوا وہاں فضل اُس سے بھی "نہایت زیادہ" (یونانی Hyper Perisseuo) ہوا)

(رومیوں 5:20) اس آیت میں "زیادہ" کے لئے دو یونانی الفاظ استعمال کئے گے ہیں۔

ا۔ (یونانی Pleonazo) کسی چیز کو بڑھانا یا کسی چیز کو کھینچ کر بڑھانا۔ پولُس کہتا ہے یہ گناہ کے ساتھ ہوا کیونکہ جب شریعت آئی تو گناہ بڑھ گیا۔

" کیونکہ جب ہم جسمانی تھے تو گناہ کی رغبتیں جو شریعت کے باعث پیدا ہوتیں تھیں موت کا پھل پیدا کرنے کے لئے ہمارے اعضا میں تاثیر کرتی تھیں۔ لیکن جس چیز کی قید میں

تھے اُس کے اعتبار سے مر کر اب ہم شریعت سے ایسے چھوٹ گئے کہ روح کے نئے طور پر نہ کہ لفظوں کے پُرانے طور پر خدمت کرتے ہیں۔ پس ہم کیا کہیں؟ کیا شریعت گناہ ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ بغیر شریعت کے میں گناہ کو نہ پہچانتا مثلاً اگر شریعت یہ نہ کہتی کہ تُو لالچ نہ کر تو میں لالچ کو نہ جانتا۔ مگر گناہ نے موقع پا کر حُکم کے ذریعہ سے مجھ میں ہر طرح کا لالچ پیدا کر دیا کیونکہ شریعت کے بغیر گناہ مُردہ ہے۔"

(رومیوں 7:5۔8)

جب کوئی شخص شریعت کے ماتحت ہو جاتا ہے۔ تو اُس کی گناہ کے خلاف لڑنے کی کوشش اور زیادہ شدت اختیار کر جاتی ہے۔ اور ان کا انجام مزید گناہ کرنے پر ہوتا ہے۔

2۔ (یونانی Hyper Perisseuo) کسی چیز کو بہت زیادہ بڑھانا، کمال درجے تک بڑھانا یا حد سے زیادہ بڑھانا۔

پولس کہتا ہے کہ فضل گناہ کا سدباب کرنے کے لئے ہوا۔ پولس کہتا ہے کہ جب گناہ بڑھ گیا تو فضل گناہ کی قدرت سے بہت زیادہ بڑھ گیا۔ گناہ آپ کو غلام بنا سکتا ہے ، اختیار جما سکتا ہے ، آپ کو بُری روِشوں کی لت لگا سکتا ہے اور آپ پر قبضہ کر سکتا ہے لیکن فضل گناہ پر غلبہ حاصل کر کے اِس کے تمام قیدیوں کو رہا کرتا ہے۔

چارلس سپرجن کہتے ہیں:۔" گناہ ایک دریا ہو سکتا ہے مگر فضل ایک سمندر ہے۔ گناہ ایک پہاڑ ہو سکتا ہے لیکن فضل نوح کے طوفان کی طرح بڑے سے بڑے پہاڑ سے 15 ہاتھ اُوپر جاتا ہے"

گناہ کے بڑھ جانے کو ماپا جا سکتا ہے۔ اِس کی پیمائش اِس طرح کی جا سکتی ہے کہ شریعت کے حکموں کی تعداد کو ضرب دیں کہ کتنے لوگ اُس کو توڑتے ہیں۔ اور پھر ضرب دیں کہ کتنی

مرتبہ توڑتے ہیں۔مگر فضل کو ماپا نہیں جاسکتا کیونکہ ایسا کرنے کے لیے آپ کو خدا کے تمام فضل کے کاموں کی تعداد کو اُسکی ذات کی لامحدودیت سے ضرب کرنا پڑیگا۔" گناہ کی حد ہے مگر فضل بے حد ہے" گناہ محدود ہے مگر فضل لامحدود ہے۔

فضل کو گناہ کے بڑھنے سے روکا نہیں جاسکتا اِسکے برعکس گناہ جتنی بھی گہرائی میں جائے فضل اُس سے زیادہ گہرائی میں جاتا ہے۔خدا کے فضل کو گناہ کے سبب ختم کرنا ناممکن ہے دراصل لفظ ہائپر گریس کا مطلب یہ ہے۔فضل کا سورج گناہ کے اندھیرے میں پورے آب وتاب میں چمکتا ہے۔جتنا زیادہ گناہ ہوگا فضل اتنا زیادہ چمکے گا۔سننے میں چاہے یہ جتنا عجیب لگے لیکن سچ یہ ہے کہ جہاں گناہ بڑھتا ہے وہاں فضل اور بڑھ جاتا ہے۔

بائبل میں لفظ فضل کا پہلی مرتبہ ذکر نوح کے طوفان کے وقت ہوا ہے۔گناہ اپنی بلند ترین سطح تک پہنچ گیا تھا۔

"اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اُس کے دل کے تصوّر اور خیال سدا بُرے ہی ہوتے ہیں۔" (پیدائش 5:6) اِسکے بعد میرے مطابق بائبل کی سب سے پُرسوز آیت آتی ہے

"تب خداوند زمین پر انسان کو پیدا کرنے سے ملُول ہوا اور دل میں غم کیا۔" (پیدائش 6:6)

اِسکے بعد ہم خدا کا انسانی نسل کو تباہ کرنے کا ارادہ دیکھتے ہیں۔لیکن پھر ہم پڑھتے ہیں۔

" مگر نوح خداوند کی نظر میں مقبول ہُوا۔" (پیدائش 8:6) اس آیت میں جو اردو لفظ " مقبول " آیا ہے اس کو انگریزی میں "فضل" ترجمہ کیا گیا ہے جبکہ بائبل کے اصل عبرانی متن میں بھی فضل ہے۔

علم التفسیر اصول کے مطابق جب کوئی لفظ بائبل میں پہلی بار استعمال ہوا ہو اور اِسکا تعلق کسی

خاص مضمون سے ہوتو وہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اسِ حوالہ کو سیاق وسباق کی مدد سے مطالعہ کرنے سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ جہاں گناہ بڑھتا ہے وہاں خدا کا فضل اور بھی زیادہ بڑھتا ہے۔

ہائپر گریس بمقابلہ مسخ شدہ گریس

پولس اسے مزید آگے بڑھاتے ہوئے زور دیتا ہے کہ فضل صرف گناہ کی ملامت اور سزا کو ہی دور نہیں کرتا بلکہ اسکی قوت کو بھی دور کرتا ہے۔ فضل کی بدولت ہم گناہ کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور اِس پر فاتحانہ زندگی گزار سکتے ہیں۔ " کیونکہ جب ایک شخص کے گناہ کے سبب سے موت نے اُس ایک کے ذریعہ سے بادشاہی کی تو جو لوگ فضل اور راست بازی کی بخشش افراط سے حاصل کرتے ہیں وہ ایک شخص یعنی یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیشہ کی زندگی میں ضرور ہی بادشاہی کریں گے ۔" (رومیوں 17:5)

فضل مسیح یسوع کے جی اُٹھنے کی وہ قدرت اور طاقت ہے جو ہمارے اندر ہے اور ہمارے وسیلہ سے کام کرتی ہے۔ ہماری نا قابلیت میں یہ اُسکی قابلیت ہے۔

پولس رسول اِس الزام کی یعنی " فضل گناہ کرنے کا لائسنس ہے " نفی کرتے ہوئے زور دیتا ہے کہ گناہ کا تم پر اختیار نہ ہوگا۔ "اس لئے کہ گناہ کا تم پر اختیار نہ ہوگا کیونکہ تم شریعت کے ماتحت نہیں بلکہ فضل کے ماتحت ہو ۔" (رومیوں 14:6)

فضل ہی صرف وہ قوت ہے جو گناہ سے زیادعظیم ہے۔ یہ ہمیں اس دنیا کے گناہ کے زیر اثر رہتے ہوئے بھی پاک زندگی گزارنے کے قابل کرتا ہے۔ " کیونکہ خدا کا وہ فضل ظاہر ہوا ہے جو سب آدمیوں کی نجات کا باعث ہے ۔ اور ہمیں تربیت دیتا ہے تا کہ بے دینی اور دُنیوی خواہشوں کا انکار کر کے اس موجودہ جہان میں پرہیز گاری اور راستبازی اور

دینداری کے ساتھ زندگی گزاریں۔" (ططس 2:11-12)

کیا کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو حماقت سے فضل کو گناہ کرنے کا جواز بتاتے ہیں؟ ممکن ہے۔ ذاتی طور پر میں بھی ایسے شخص سے شاید ہی ملا ہوں جس کی فضل کے متعلق یہ سوچ تھی لیکن ایسی سوچ رکھنے والے لوگ بہت کم ہوں گے۔ ابتدائی کلسیاء میں کچھ لوگوں نے فضل کی تعلیم کو بدل دیا تھا۔ یہوداہ خبردار کرتے ہوئے کہتا ہے:-" کیونکہ بعض ایسے شخص چُپکے سے ہم میں آ ملے ہیں جن کی اس سزا کا ذکر قدیم زمانہ میں پیشتر سے لکھا گیا تھا۔ یہ بے دین ہیں اور ہمارے خدا کے فضل کو شہوت پرستی سے بدل ڈالتے ہیں اور ہمارے واحد مالِک اور خداوند یسوع مسیح کا انکار کرتے ہیں۔" (یہوداہ 4:1)

بہت سے جو فضل کے مخالفین معلوم ہوتے ہیں۔ اصل میں وہ مسخ شدہ فضل کے مخالف ہیں جن کے بارے میں یہودہ اپنے خط میں بات کرتا ہے۔ ان کی غلطی یہ ہے کہ وہ مسخ شدہ فضل کی تعلیم کو ہائپر گریس کہتے ہیں۔

جیسے کہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ ہائپر گریس بائبل میں موجود ہے۔ پولُس رسول نے اسکی تعلیم دی۔

اس کے برعکس مسخ شدہ فضل، فضل کی تعلیم میں بگاڑ بلکہ اُس کی مکمل طور پر بدلی ہوئی شکل ہے جس کی جھوٹے اُستاد تعلیم دیتے تھے اور کیونکہ اُنہوں نے فضل کی اصل تعلیم کو سِرے سے بدل ہی دیا تھا اس لئے رسول اس کی علانیہ ملامت کرتے تھے۔

فضل کی خوشخبری کا مبلغ ہوتے ہوئے میں بھی ایسے لوگوں کی علانیہ ملامت کرتا ہوں۔ جو لوگ فضل کی تعلیم کی تنقید کرتے ہیں کہ اُن کو میری یہ نصیحت ہے کہ ہائپر گریس کو مسخ شدہ فضل کی تعلیم سے نہ جوڑیں۔

آئیں رسولوں سے سیکھیں انہوں نے کچھ لوگوں کی فضل کی تعلیم میں ملاوٹ کرنے کے سبب سے فضل کی تعلیم دینا نہیں چھوڑی بلکہ اس کے برعکس فضل کی آمیزش کو بے پردہ کیا۔ لیکن خالص فضل کی تعلیم کو اسکی پوری قدرت اور جلال کے ساتھ سکھاتے رہے۔

کیا یہ واضع نہیں کہ شیطان کیا کرنا چاہتا ہے؟ وہ فضل کی قدرت سے ڈرتا ہے وہ اُس پر غالب نہیں آ سکتا۔ لہذا جو ایک کام وہ کرسکتا ہے وہ فضل کی تعلیم میں ملاوٹ ہے تا کہ دوسرے یہ سمجھیں کہ جو فضل کی تعلیم دے رہے ہیں وہ اُسے گناہ کرنے کا اجازت نامہ دیتے ہیں۔ ہمیں ملاوٹ دُور کرتے وقت صحیح کو غلط کے ساتھ رد نہیں کرنا چاہئے۔

قوت بخش فضل

بعض دفعہ ایسے لوگوں کو جو ابھی فضل کی تعلیم کو سیکھ ہی رہے ہوتے ہیں اُن کو یہ کہتے سُنا ہے کہ فضل کے ماتحت ہونے کے سبب سے مجھے دہ یکی نہیں دینی پڑے گی یا اب مجھے یہ یا وہ کرنا نہیں پڑے گا۔ میں ایسے شخص کی خوشی اور تسکین کو بخوبی سمجھتا ہوں جسے انسان کے بنائے ہوئے قوانین اور مذہبی اختیار سے آزادی ملی ہو۔

میں بذاتِ خود اس آزادی کی خوشی سے واقف ہوں بلکہ خدا کے فضل سے مجھے اس بات کا موقع بھی ملا کہ میں اس آزادی کو بہت سارے لوگوں کے ساتھ بانٹ سکوں اور انہیں بتاؤں کہ مسیح میں ہمیں آزادی حاصل ہے اور ہمارے لئے اس آزادی کو حاصل کرنے کے لئے بہت بڑی قیمت ادا کی گئی ہے۔

فضل کا تعلق اس بات سے نہیں کہ ہم نے کون سا کام نہیں کرنا بلکہ اس کا تعلق اس بات سے زیادہ ہے کہ ہم اب مسیح میں کیا کچھ کر سکتے ہیں کیونکہ ہمیں مسیح سے قوت حاصل ہے۔

ہم فضل میں وہ سب کچھ کر سکتے ہیں جو شریعت میں نہیں کر سکتے۔ مثلاً

☆ اب ہم جسمانی نہیں رہے بلکہ ہم خدا کی ہائپر گریس میں ہیں۔ یہ مُردوں میں سے جی اٹھے مسیح کی مافوق الفطرت قوت ہے جو ہم میں رہتا ہے اور روح القدس کے ذریعے ہم میں سے کام کرتا ہے یعنی پاک روح پاک کام کرواتا ہے

☆ ہائپر گریس فی الحقیقت ہمیں بدل دیتی ہے۔ اس نے پولُس کو مسیحیوں کے قاتل سے مسیحی ایمان کا عظیم رہنما بنا دیا۔ اس نے پطرس کو ایک سرکنڈے سے پتھر میں بدل دیا اور ہم ہر روز اسی فضل سے مسیح کی جلالی صورت میں بدلتے جاتے ہیں۔

☆ ہمیں فضل سے قوت حاصل ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر جب تمتھیس کو خوف اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جس کی وجہ سے وہ خدمت چھوڑنے والا تھا تو پولُس نے اُسے نصیحت کی کہ دوبارہ خداوند یسوع مسیح کے فضل میں مضبوط ہو جائے۔

"پس اے میرے فرزند! تُو اُس فضل سے جو مسیح یسوع میں ہے مضبوط بن۔" (2۔ تمتھیس 1:2)

فضل ہمیں ہر خوف، مخالفت اور حوصلہ شکنی پر غلبہ حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے اور ہمیں اپنے بُلاوے کو پورا کرنے میں رہنمائی کرتا ہے۔

☆ ہم فضل سے خدمت کرتے ہیں۔ کچھ کا خیال ہے کہ خدمت خریدی جا سکتی ہے۔

"جب شمعون نے دیکھا کہ رسولوں کے ہاتھ رکھنے سے روح القدس دیا جاتا ہے تو اُن کے پاس رُوپے لا کر کہا مجھے بھی یہ اختیار دو کہ جس پر میں ہاتھ رکھوں وہ روح القدس پائے۔" (اعمال 8:18۔19) یا اپنے اعمال سے اسے جنم دیا جا سکتا ہے۔ "پس جو تمہیں روح بخشتا اور تم میں

معجزے ظاہر کرتا ہے کیا وہ شریعت کے اعمال سے ایسا کرتا ہے یا ایمان
کے پیغام سے؟ " (گلتیوں 5:3)

لیکن خدمت فضل کا ایک تحفہ ہے جو ہمیں مُردوں میں سے جی اٹھنے والے یسوع مسیح سے ملتا ہے۔ اِس کا فضل ہماری خدمت کو قوت بخشتا ہے۔

"اور ہم میں سے ہر ایک پر مسیح کی بخشش کے اندازہ کے موافق فضل ہوا ہے۔ اسی واسطے وہ فرماتا ہے کہ جب وہ عالمِ بالا پر چڑھا تو قیدیوں کو ساتھ لے گیا اور آدمیوں کو انعام دیئے۔" (افسیوں 4:7-8)

فضل کی بدولت آپ وہ سب کچھ جس کا ارادہ اُس نے آپ کے لئے کیا ہے کر سکتے ہیں۔

☆ فضل کی بدولت ہمارے کھتے ہمیشہ دینے کے لئے بھرے رہتے ہیں اور فضل ہمیں قوت بخشتا ہے کہ ہم افراط سے اور خوشی سے شریعت کے قوانین سے کہیں زیادہ بڑھ کر دیا کریں۔ یہ ابتدائی کلیسیاء کی اس مثال سے واضح ہوتا ہے۔ "اور رسُول بڑی قدرت سے خداوند یسوع کے جی اُٹھنے کی گواہی دیتے رہے اور اُن سب پر بڑا فضل تھا۔ کیونکہ اُن میں کوئی بھی محتاج نہ تھا۔ اس لئے کہ جو لوگ زمینوں یا گھروں کے مالک تھے اُن کو بیچ بیچ کر بکی ہوئی چیزوں کی قیمت لاتے۔ اور رسُولوں کے پاؤں میں رکھ دیتے تھے۔ پھر ہر ایک کو اُس کی ضرورت کے موافق بانٹ دیا جاتا تھا۔" (اعمال 4:33-35)

یہ غیر معمولی ہدیہ جات دینے کی قوت اسی عظیم فضل سے حاصل ہوتی ہے۔

☆ خدا کا فضل ہمیں اُن تمام بنیادی چیزوں کو کرنے کی قابلیت سے آراستہ کرتا ہے جو ہم

نہ کرنا چاہتے ہیں اور نہ کر سکتے ہیں۔

☆ فضل ہمارے الفاظ کو "میں نہیں کر سکتا" سے مسیح میں "جو مجھے قوت بخشتا ہے اُس میں میں سب کچھ کر سکتا ہوں " سے بدل دیتا ہے۔

☆ اس کا فضل ہمارے لئے ہمیشہ موجود ہے۔ "پس آؤ ہم فضل کے تخت کے پاس دلیری سے چلیں تا کہ ہم پر رحم ہو اور وہ فضل حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کرے۔" (عبرانیوں 16:4) اور ہمیشہ ہمارے لئے کافی ہے۔" مگر اُس نے مجھ سے کہا کہ میرا فضل تیرے لئے کافی ہے کیونکہ میری قدرت کمزوری میں پوری ہوتی ہے۔ پس میں بڑی خوشی سے اپنی کمزوری پر فخر کروں گا تا کہ مسیح کی قدرت مجھ پر چھائی رہے۔" (2۔کرنتھیوں 9:12)

☆ ہم جو ہیں اُس کے فضل کی بدولت ہے

”خدانہ کرے کہ میں کسی چیز پر فخر کروں سوا اپنے خداوند
یسوع مسیح کی صلیب کے“
گلتیوں 6:14

☆☆☆☆☆

متوجہ رہیں

صلیب کے پیغام کو نئے عہد نامہ میں مرکزی حیثیت حاصل ہے اور چاروں اناجیل کے مصنفین نے مسیح کی زمینی زندگی کے آخری ہفتہ کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے۔ متی مرقس اور لوقا کی اناجیل کا ایک چوتھائی اور ایک تہائی حصہ مسیح کی خدمت کے آخری آیام پر مبنی ہے اور لوقا کی انجیل کا تقریباً آدھا حصہ یسوع کے صلیبی واقعات کے گرد گھومتا ہے۔ یسوع کا تجسم اُسکی صلیبی موت کیلئے تھا یعنی وہ مرنے کے لیے پیدا ہوا۔ گنہگار انسان کے گناہوں کی معافی کے لیے اُسے جسم اختیار کرنا پڑا۔ مسیح کی عوضی موت بائبل کا مرکزی پیغام ہے۔ اماؤس کی راہ پر مُردوں میں سے جی اٹھنے کے بعد یسوع نے اپنے شاگردوں سے یہ بات بیان کی۔ (لوقا 24۔ 27/25) پھر اُس نے گیارہ سے بھی یہی بات کی (لوقا 24۔ 44 آیت) رسولوں کے خطوط میں بھی یہ بات صاف ظاہر ہے کہ صلیب کا پیغام رسولوں کی تعلیم کی روح تھی۔

اگر ہم بائبل میں صلیب کی مرکزیت کو دیکھنے میں ناکام ہو جائیں تو ہم اُسکے اصل پیغام سے ناواقف ہو جائیں گے۔ چارلس سپرجن انجیل کے منادوں کو یہ نصیحت کرتا ہے کہ خدا کے سچے خادمین کہ وعظ کا اصل مقصد مسیح اور اُس کی مصلوبیت ہونا چاہیئے۔ مسیح کے بغیر یہ ایسا ہی ہے جیسے آٹے کے بغیر روٹی۔ اگر آپ کے وعظ میں مسیح نہیں تو آپ گھر لوٹ جائیں اور تب تک کلام نہ سنائیں جب تک آپ کے وعظ کا مرکز مسیح نہ بن جائے۔ ایک اور موقع پر وہ نصیحت کرتے ہیں کہ اگر آپ کسی دوسرے شخص کا وعظ سنتے ہیں جس میں مسیح نہ ہو تو اس بات کو یقینی بنائیں کہ یہ آپ کا آخری وعظ تھا جو آپ نے اُس سے سنا۔

اگر آپ یہ سوچتے ہیں کہ وعظ میں صرف اور صرف مسیح ہی کو سناتے رہے تو ہمارے پاس کچھ

اور سُنانے کو نہیں بچے گا تو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جس بات سے ہم آگے نہ بڑھ سکیں اُس بات کی گہرائی میں بڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ جتنا آپ مسیح اور اُسکی صلیب کا بیان کریں گے اُتنا آپ اُس کی گہرائی میں بڑھیں گے (کلُسیوں 3:2)

ثابت قدمی

چالس سپرجن کی خدمت کی بنیاد اُن الفاظ پر ہے جو پولس نے کرنتھس کی کلیسیا کو لکھے۔ (1۔کرنتھیوں 2:2)

اس آیت میں "ارادہ" کے لیے جو یونانی لفظ استعمال ہوا ہے اُسکے معنی فیصلہ کرنے یا امتیاز کرنے یعنی سوچ بچار کے بعد فیصلہ لینے یا حقائق کی جانچ کے بعد ایک پنے تلے نتیجے پر پہنچنے کے ہیں۔ پولس نے سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا کہ وہ ساری زندگی مسیح کی صلیب کا پیغام سُنائے گا۔ عام طور پر خدا کے خادمین کی ذمہ داریوں میں سے ایک ایمانداروں کو زندگی گزارنے کے طریقہ کے لیے ہدایات دینا بھی شامل ہوتا ہے لیکن اس بات کی بنیاد بھی ہماری نئی پہچان پر ہے یعنی نہ صرف مسیح ہماری خاطر مصلوب ہوا بلکہ ہم بھی اُسکے ساتھ مصلوب ہوئے اور اُس کے ساتھ دفن بھی ہوئے بالکل اسی طرح مسیح کے جی اُٹھنے کے ساتھ ہم بھی ایک نئی مخلوق کے طور پر جی اُٹھے۔ لہذا صلیب کی مُنادی یہ ہے کہ ہم بھی مسیح کی مصلوبیت میں برابر کے شریک ہیں اگر ہمارے وعظ کا مرکز ہماری مسیح کے ساتھ مصلوبیت نہیں تو یہ صرف لفظی نصیحتیں ہیں۔

رویوں کی تبدیلی کوششوں سے نہیں بلکہ اسکی بنیاد مسیح کے ساتھ ہماری پیوستگی ہے۔ ہم اُس شخص کے ساتھ جُڑ گئے ہیں جو گناہ کے اعتبار سے مر گیا اور ہمیں زندگی دینے والے کے طور پر زندہ کیا گیا۔ ہم اُس کی زندگی کا تجربہ کرتے ہیں جس کا نتیجہ رُوحانی ترقی اور رُوحانی پھل

ہے۔اپنی توجہ نہ ہٹائیں جب پولس نے صلیب کے پیغام کوسُنانے پر قائم رہنے کا عہد کیا تو اُس وقت وہ کرنتھس کی کلیسیا کو خط لکھ رہا تھا اس حوالے کے سیاق وسباق سے پتہ چلتا ہے کہ پولس کواپنے مقصد پر قائم رہنے کے لیے اپنی توجہ اپنے مقصد پر رکھنی ہے۔

تین باتیں اُسکی توجہ کو ہٹا سکتی تھیں مگر اُسے اُن پر غالب آنا تھا اسی طرح یہ تین باتیں ہماری توجہ بھی ہٹا سکتی ہیں۔

1۔انسانی عقل کی انجیل کے ساتھ آمیزش

کرنتھس ایک اہم یونانی شہر تھا یونانی لوگ انسانی فلسفہ سے اپنی محبت کے لیے مشہور تھے۔لوقا اتھینے کے لوگوں کے متعلق بات کرتے ہوئے کہتا ہے۔

(اعمال 21:17) کہ اُنہیں ایسے نظریات پر بات کرنا اور بات سننا بے حد پسند تھا جنکا تعلق انسانی عقل اور دانش کے ساتھ ہولیکن روحانی لحاظ سے یہ بیکار تھا۔ 2۔تیتھیس 7:3 اُنہوں نے انسانی فلسفہ سے بہت کچھ سیکھا مگر خدا کی پہچان سے دُور رہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ارسطو افلاطون سقراط وغیرہ جیسے عظیم ترین فلاسفر قبل از مسیح موجود تھے۔مگر دنیاوی فلسفہ بھی انسانوں کو اُس جگہ نہ لا سکا کہ وہ خدا کو سمجھ سکیں۔

پولس (1۔کرنتھیوں 21:1) میں اسی کے متعلق بات کرتا ہے کہ جب انسان اپنی حکمت سے خدا کو نہ جان سکا۔تب خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو بھیجا کہ وہ نسل انسانی کی خاطر صلیب پر اپنی جان دے اور گنہگار انسان کا خدا کے ساتھ دوبارہ ملاپ کرائے۔صلیب کا پیغام یعنی انجیل اتنی سادہ ہے کہ کوئی بچہ بھی باآسانی اسے سمجھ سکتا ہے لیکن دنیا کے حکمت والوں اور دناؤں نے اسے بے وقوفی ٹھہرایا لیکن یہی نظر انداز کیا ہوا پیغام ہی خداوند کی دانائی اور قوت ہے جو بہتروں کو بچانے کی قدرت رکھتا ہے اور پچھلے 2000 سالوں میں یہ

بات ثابت ہو چُکی ہے۔لیکن اِفسوس کہ بعض یونانی نو مرید ابھی تک انسانی فلسفے سے محبت رکھتے تھےاور چاہتے تھے کہ پولس انجیل کوانسانی حکمت کی ملاوٹ کے ساتھ بیان کرے مگر پولس اُنکی ایسی خوشیوں کے سامنے نہیں جھکا بلکہ اپنے بلاوے میں ثابت قدم رہااور (1۔کرنتھیوں 1:22 تا23) میں بیان کیا۔وہ جانتا تھا کہ اگر ایک مرتبہ بھی انجیل کوانسانی عقل سے ملا دیا تو اُس کی قدرت کی تاثیر جاتی رہے گی۔(ا۔کرنتھیوں 1:17)
کلیسیا آج کے دور میں انسانی عقل اور انجیل کی آمیزش کر رہی ہے۔انسانی فلسفہ ایک ایسی تعلیم ہے جسکی بنیاد انسان خود ہےاور یہ اُس سچائی کی مخالف ہے جو خدا کے کلام میں ظاہر ہوئی۔اگر ہم انجیل اور انسانی حکمت کو آپس میں ملا دیں تو اِس سے انجیل کی قدرت کم ہو گی۔

آج کے دور میں بھی ایسا ہو رہا ہے مثلاً

☆ بائبل کی صلاح کاری پر بھروسہ کرنے کی بجائے علم نفسیات کے ماہرین کی صلاح کاری پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔

☆ مسیح پر انحصار کرنے کی بجائے خود انحصاری پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔

☆ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ جو ہم بننا چاہتے ہیں خدا اُس میں ہماری مدد کرتا ہے بلکہ سچ یہ ہے کہ ہمیں وہ کچھ بننا ہے جو خدا چاہتا ہے یہی وجہ ہے کہ بہت سارے لوگ روزمرہ کی بنیاد پر اپنی دُعا میں خدا کو ہدایات کی لمبی فہرست دینا شروع کر دیتے ہیں۔

☆ ایسے پیغامات کلیسیا میں عام ہیں جن میں اپنی مدد آپ کرنے کی تلقین کی جاتی ہے جبکہ ضرورت اِس بات کی ہے کہ ایسے وعظ کئے جائیں جن میں مسیح پر انحصار کرنا سکھائی یا جائے۔زیادہ تر اتوار کی عبادات میں انجیل کی بجائے دنیاوی حوصلہ

افزائی سیکھائی جاتی ہے۔

خدا کے لوگوں کو اچھی نصیحت کی نہیں بلکہ اچھی خبر کی ضرورت ہے
یعنی (good news)۔

انجیل بے مثال ہے اور خدا کے کلام میں ہمیں خبردار بھی کیا گیا ہے۔ (کلسیوں 8:2)

1۔کرنتھیوں 19:1 میں خدا فرماتا ہے۔

خدا کب اور کیسے کرے گا اِس بات کو خدا نے کرنتھیوں کے نام لکھے گئے پولس رسول کے پہلے خط کے تیسرے باب میں ظاہر کیا ہے مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے ہمارے کاموں کی آگ کے ساتھ آزمائش کی جائے گی اور انسانی فلسفے کی لکڑی بھوسا اور تنکوں کے ساتھ تعمیر کئے گئے کاموں والے اپنے کاموں کو جلتا ہوا دیکھیں گے مگر اُن کی خدمت جو مسیح کی انمول چیزوں کے ساتھ بنائی گئی ابد تک قائم رہے گی۔

2۔صلیب کا پیغام لوگوں کو دُکھ پہنچاتا ہے

پولس کی منادی کی مخالفت صرف یونانی ہی نہیں کرتے تھے بلکہ یہودی مائل مسیحی مخالفین کو بھی اِس سے دُکھ پہنچتا تھا۔ 1۔کرنتھیوں 23:1 میں یوں لکھا ہے۔

اِس آیت میں جو یونانی لفظ ٹھوکر کے لیے استعمال ہوا ہے اُس کا مطلب دُکھ یا تکلیف ہے ۔پولس اور اُس یہودی مائل مسیحی مخالفین کے درمیان مسئلہ یہ نہیں تھا کہ مسیح کی موت سے گناہوں کی معافی ہوگئی ہے بلکہ یہ اعتراض تھا کہ مسیح یسوع کی صلیبی موت ہمیں کیسے اِس قدر راستباز ٹھہرا سکتی ہے کہ ہم ہمیشہ کی زندگی کے وارث بن جائیں ایسی زندگی جو کسی بھی صورت اُن سے چھینی نہیں جا سکتی اور وہ راستبازی جو مسیح یسوع میں مُفت ملتی ہے کیسے سو فیصد ہمیں راستباز زندگی گزارنے میں مدد دیتی ہے۔اسی لیے یہودی مائل مسیحوں کا یہ

خیال تھا کہ انجیل کو شریعت کے ساتھ ملا کر کلیسیا میں پیش کیا جائے اور شریعت کے کام شخصی راستبازی ہے اور ایسی راستبازی پر ایمان رکھنے والے لوگوں کے لئے صلیب ایک دُکھ یا ٹھوکر ہے۔صلیب کا اصل پیغام انسان کو حلیم بنا دیتا ہے اور اکثر اس انجیل کی منادی کرنے والوں کو بھی اسی سبب سے دُکھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔

لہذا آزمائش یہ ہے کہ ہم انجیل میں سے دوسروں کو تکلیف پہنچانے والی باتوں کو نکال کر سُنائیں تا کہ کسی خطرے میں نہ پڑیں اور اُسی خطرے کا سامنا پوُلس کر رہا تھا آج بھی کچھ نہیں بدلا۔لوگ آج بھی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ یسوع کا صلیب پر "تمام" کیا ہوا کام Finished Work ابھی بھی پورا یا تمام نہیں ہوا وہ آج بھی اس مکمل یا تمام کئے ہوئے کام میں اپنی خود سے پاک ہونے کی کوشش اپنے اعمال، دعا، روزہ اور اپنی خدمت وغیرہ کو شامل کرنا چاہتے ہیں تا کہ وہ یسوع کے ساتھ ساتھ خود پر بھی فخر کر سکیں لیکن یہ اصل انجیل نہیں ہے۔

انجیل صرف یسوع کے سوا کچھ نہیں ہے۔پوُلس بار بار یہ کہتا ہے کہ صرف مسیح۔

☆ 1۔کرنتھیوں 18:1

☆ رومیوں 16:1

☆ 1۔کرنتھیوں 2:4۔5

انجیل قدرت رکھتی ہے کیونکہ اس میں خدا کی راستبازی مسیح میں ظاہر ہوئی۔رومیوں 17:1 جب کوئی شخص خدا کی نظر میں راستباز ٹھہر جائے تو وہ باقی تمام برکات کا بھی اہل ہو جاتا ہے۔یسوع نے متی کی معرفت انجیل میں خود کہا متی 33:6۔

ہمیں شروع سے یہی اس بات میں دھوکہ دیا گیا کہ خدا کی قدرت کا تجربہ کرنے کے لئے

ہمیں شخصی راستبازی پر انحصار کرنا ہوگا اور یہی بات ہمیں دوبارہ جسمانی بنا دیتی ہے۔ جسم کے کاموں پر بھروسہ کرنا بے اثر مسیحیت کی بنیاد ہے۔ پولس جانتا تھا کہ اگر اس نے انجیل میں ایک بھی انسانی خوبی کو شامل کیا تو یہ نہ صرف انجیل کے پیغام کو متاثر کرے گا بلکہ اس کی قدرت کو بھی۔ لہذا پولس صرف اور صرف مسیح مصلوب میں مضبوط رہا۔

3۔انجیل سے نظر ہٹا کر انجیل سنانے والے پر نظر جمانا

یونانی لوگ نہ صرف مختلف تعلیمات پر ہی بحث کرنا پسند کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنے اپنے پسندیدہ اُستاد بھی چن رکھے تھے وہ انسان کو جلال دیتے تھے اسی سبب سے کرنتھس میں کلیسیا کی تقسیم ہوئی پولس نے انہیں درخواست کی کہ مقابلہ بازی نہ کریں اور نہ تفرقوں میں پڑیں۔ 1۔کرنتھیوں 10:1

اِس آیت میں تفرقوں کے لیے جو یونانی لفظ استعمال ہوا ہے اُس کا مطلب جدا کرنا بٹ جانا توڑنا یا دراڑ ڈالنا۔ یہ وہی لفظ ہے جو متی 16:9 میں استعمال کیا گیا ہے۔ اِس آیت میں اِس لفظ کا ترجمہ پھٹ جاتی کیا گیا ہے اسی طرح کرنتھس کی کلیسیا ایک پھٹے ہوئے کپڑے کی مانند تھی۔

وہ گروہوں میں بٹ چکے تھے اور اپنے چنے ہوئے اُستادوں کے ساتھ منسلک ہو چکے تھے۔ وہاں چار بڑے گروہ تھے۔

☆ بعض کہتے تھے " ہم پولس کے ہیں " اور پولس اُن کا روحانی باپ تھا 1۔کرنتھیوں 15:4

پولس نے کرنتھس میں کلیسیا کی بنیاد رکھی تھی مگر اُسے اِس بات کا ڈر تھا کہ کہیں اُن میں سے کوئی اپنی نظریں مسیح سے ہٹا کر اُس پر نہ جما لے اسی لیے پولس کہتا ہے۔

1۔کرنتھیوں 1:13۔15

☆ دوسرے کہتے تھے ہم اپلوس کے ہیں وہ صاحب عقل اور عظیم مقرر تھا اور کلام کی تفسیر میں مہارت رکھتا تھا اُسے اعمال کی کتاب میں کلام کا ماہر کہا گیا ہے۔اپلوس دلیری کے ساتھ کلام کے حوالہ جات سے یہودیوں کا مقابلہ کرتا اور مسیح کو پرانے عہد نامہ سے ثابت کرتا اُس کا طرزِ تقریر بے شک یونانیوں کے لیے بہت پُرکشش تھا۔

☆ پھر بعض ایسے تھے جو خود کو پطرس یعنی "کیفا" کا کہتے تھے۔پطرس نہ صرف یسوع کا چُنا ہوا اور اصل بارہ شاگردوں میں سے ایک تھا بلکہ اُسے اُن بارہ کا سردار بھی سمجھا جاتا تھا یہودیوں کا رسول ہونے کی وجہ سے یہودی مائل مسیحی اُس کی طرف راغب ہوتے تھے۔

☆ آخر میں چند کے فخر کا سبب یہ تھا کہ میں مسیح کا ہوں شاید یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے یسوع کو اُس کی زمینی خدمت میں سُنا تھا اور اسی وجہ سے وہ خود کو دوسروں سے برتر سمجھتے تھے۔

شاید پُولس نے 2۔کرنتھیوں 16:5 میں انہیں کے متعلق کہا ہو۔

چاہے کرنتھس کی کلیسیا کے لوگوں کا تعلق کسی بھی گروہ سے ہو اُن کی نظر انجیل سُنانے والے پر جم چکی تھی اور اب وہ مسیح پر فخر کرنے کی بجائے آدمی کو جلال دینا شروع ہو گئے تھے اور اِن راہنماوں میں سے کوئی بھی اِس قسم کے نابالغ رویے کی حوصلہ افزائی کرتا ہوا دکھائی نہیں دیتا اگر چہ یہ واقعہ 2000 سال قبل پیش آیا لیکن اِس کا تعلق آج کے دور سے بھی ہے۔راہنماوں کے درمیان بٹ جانے کی رغبت لوگوں میں آج بھی ہے۔

مُنادی اور تعلیم دینے والوں کی عزت افزائی تو ایک الگ بات ہے مگر اِس بات میں آزمائش

کا بھی خدشہ ہے کہ کہیں آپ کی توجہ انجیل سے ہٹ کر اُن پر نہ جا ٹکے اگر ایسا ہو تو یہ ایک جسمانی رویہ ہے 1۔کرنتھیوں 3:4 اکثر جب کوئی خدا کا خادم بڑا شہرت یافتہ ہو تو لوگ اُس کی کہی ہوئی ہر بات کو بغیر تحقیق کے سچ مان لیتے ہیں اِس میں ایک خطرہ ہے کہ ہر ایک خدا کے خادم کو مسیح کے علم کا مکاشفہ ایک برابر نہیں ملا کچھ کو زیادہ ملا اور کچھ کو کم۔ اِس لیے ہمیں نہایت عاجزی سے اُن سب کو سننا چاہیے جنہیں مسیح نے اپنا کلام سنانے کا تحفہ دیا ہے۔ بعض لوگ کسی منسٹری یا بائبل سکول کے ساتھ اس طرح منسلک ہو جاتے ہیں اور اُنہیں دوسروں کے مقابلہ میں سرفراز کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کسی دوسرے کو کسی کام کا نہیں سمجھتے۔ کِس نے کہا ہمیں پولس اپلوس اور پطرس وغیرہ میں سے کسی ایک کو چننے کی ضرورت ہے؟

ہم اُن سب کے کیوں نہیں ہو سکتے ؟ 1۔کرنتھیوں 3:21 تا 22

بعض دفعہ ہم انجیل سے ہٹ کر کسی خاص منسٹری کے وفادار ہو جاتے ہیں۔منادیا اُستاد کوئی بھی ہو ضروری یہ ہے کہ اگر وہ مسیح کی صلیب یعنی اسکے تکمیل شُدہ کام کی مُنادی کر رہا ہے تو آپ اُسے ضرور سنیں۔اگر اُس منسٹری کا منادی کرنے میں کوئی اپنا مقصد بھی کیوں نہ موجود ہو جب تک وہ پوری سچائی کے ساتھ مسیح مصلوب کی مُنادی کر رہی ہو تب تک وہ منسٹری دوسروں کے لیے باعث برکت ہوگی ۔فلپیوں 1:15 تا 18۔

دیانتدار پیغام رساں

خدا کا کلام ہمیں یسوع کی آمد ثانی سے پہلے لوگوں کا خدا کے مُنکر ہونے سے آگاہ کرتا ہے۔خدا کے مُنکر ہونے کے معنی ہٹ جانا یہ چرچ کی حاضری سے ہٹنا نہیں بلکہ سچائی سے ہٹ جانا ہے۔خدا کے کلام میں لکھا ہے۔2۔تیمتھیس 3:4 تا 4

کلام سُنانے والوں پر یہ دباؤ ہوتا ہے کہ وہ صلیب کے متعلق کم اور مشہور مضامین کے متعلق زیادہ سنائیں۔ اُنہیں ایسا لگتا ہے کہ لوگ معجزات شفا اور آخری وقتوں کے متعلق وغیرہ زیادہ سننا چاہتے ہیں کچھ لوگ مشہور ہونے کی غرض سے سچائی کی بجائے وہ سیکھاتے ہیں جو لوگ سننا چاہتے ہیں ہمیں خدا نے مشہور ہونے کے لیے نہیں بلکہ دیانتدار ہونے کے لیے بلایا ہے۔ 1۔کرنتھیوں 4: 1 تا 2

کلام کے ساتھ دیانتداری ایک سچے خادم کی پہچان ہے اور یہ خدا کے لیے بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

(امثال 13:25)

خدا ہمیں فضل دے کہ ہم مسیح اور اُس کی مصلوبیت کو نہایت دیانتداری اور ثابت قدمی سے بیان کر سکیں تا کہ ہم خدا کے لیے فرحت بخش ہوں۔

"ذبح کیا ہوا برہ ہی لائق ہے..."(مکاشفہ 5:12)

☆☆☆☆☆

برہ ہی لائق ہے

اگر آپ کے ذہن میں یسوع مسیح کی عوضی موت کی سچائی یا اِس کی اہمیت سے متعلق کسی قسم کا کوئی شک ابھی بھی باقی ہے تو وہ اِس باب میں بالکل ختم ہو جائے گا اِس باب میں ہم مکاشفہ کی کتاب کی جانب اپنا رُخ کریں گے۔ بائبل کی یہ آخری کتاب ہمارا دھیان اخیر زمانے اور اُس سے آگے کی چیزوں پر لے کر جاتی اور ہمیں مصیبت کا دن، مسیح کی آمد ثانی پر مخالف کا تباہ ہونا اور مسیح کی ہزار سالہ بادشاہی کے قائم ہونے کی تصویر دکھائی ہے۔ اِس کا اختتام اُس سفید تخت کی عدالت کے ساتھ ہوتا ہے جس کے بعد نیا آسمان اور نئی زمین ظہور میں آئے ہیں۔

مجھے ایک بار مکاشفہ کی کتاب سے متعلق کتابوں سے بھرہوا بڑا ساڈبہ دیا گیا جس میں عجیب قسم کی تفاسیر موجود تھیں جو صرف خیالات پر مبنی تھیں ایسا لگتا ہے ایسے مصنفین کی کمی نہیں جنہیں لگتا ہے کہ وہ مکاشفہ کی کتاب کی تفسیر کرنے کے لئے خاص بصیرت رکھتے ہیں۔ اور ایسا لگتا ہے کہ وہ اِس بات کے شوقین ہیں کہ وہ مخالف مسیح کی پہچان کروائیں۔ ایسے لوگوں کو بے نقاب کریں جو سازش کے ذریعے دنیا پر غلبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ ہمیں یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ موجودہ حالات ہرمجدون کی جنگ کے لیے چنگاری کا کام کر رہے ہیں۔ وہ خاص بات یعنی مسیح کی آمد ثانی کو وہ کیسے بھول سکتے ہیں ایسے بُلند نظر نبیوں کے متعلق دو باتیں عام ہیں۔ اول۔ انکی پیش گوئیاں جھوٹی نکلنے کی ندامت بھری شرح بہت زیادہ ہے۔ دوسری بات تو اور بھی زیادہ ہولناک ہے کیونکہ جب وہ ایسا کرنے میں ناکام ہو جاتے ہیں تو وہ اِس کے لیے کبھی معافی کے طلب گار بھی نہیں ہوتے اور بنا کسی شرمندگی کے وہ اپنے اگلے نظریہ کی جانب رواں دواں ہو جاتے ہیں اور اپنی اگلی کتاب اپنے نظریات کی

اصلاح کے ساتھ لکھ دیتے ہیں اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ جب تک لوگ اِن کی غلط تشریحات سے اکتانا شروع نہ کردیں۔ کیا ایسے لوگوں کی کوئی جواب دہی ہے؟
مکاشفہ کی کتاب کا مقصد اُلٹی گنتی کی فہرست بنانا نہیں کہ ہم خدا کے نبوتی کلنڈر میں اپنی جگہ دیکھیں بلکہ مکاشفہ کی کتاب ہمیں یہ یقین دلانے کے لیے لکھی گئی کہ زمانوں کے آخر میں شریر لوگ اور بُرے دِن آنے والے ہیں لیکن ہمارا اور دنیا کا مستقبل اُس کے ہاتھوں میں ہے جس کے پاس موت اور عالم ارواح کی کنجیاں ہیں۔ یہ سب اُسی کے لئے ہے۔ پس مکاشفہ کی تفسیر کرتے وقت یسوع کو کنجی کے طور پر نہ لیا جائے تو بہت سے خیالی اور جھوٹے نظریات کی کبھی نہ ختم ہونے والی شروعات ہوجاتی ہے اور یہ ہماری توجہ چاہتی ہے۔

مکاشفہ میں برّہ

مکاشفہ میں یسوع کو بہت سے خطابات دیئے گئے ہیں مثلاً وہ الفا اور اومیگا، ابتدا اور انتہا، خدا کا بیٹا، یہوادہ کے قبیلے کا ببر، بادشاہوں کا بادشاہ، اور خداوندوں کا خدا ہے وغیرہ۔ لیکن کمال کی بات یہ ہے کہ اُسے برہ بھی کہا گیا ہے۔ یسوع کو اِس کتاب میں اِس لفظ سے 28 مرتبہ منسوب کیا گیا ہے اور یہ سب سے زیادہ ترجیحی خطاب ہے جو یسوع کے لیے استعمال ہوا۔ مکاشفہ علامتوں سے بھری ایک کتاب ہے۔ اُس کی پہلی آیت میں ہم پڑھتے ہیں کہ یسوع مسیح کا مکاشفہ جو یوحنا کو ایک فرشتہ سے ملا اور اُس پر ظاہر کیا گیا۔ لفظ ظاہر کرنا کے لیے انگریزی میں signified کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ جو کہ انگریزی لفظ sing یعنی، علامت کی توسیع ہے۔ اِس کتاب کا پیغام علامات اور نشانات کے ذریعے دیا گیا ہے اور برہ کی علامت کسی بھی دوسری علامات سے زیادہ استعمال کی گئی ہے۔ اگر ہم اپنی توجہ یسوع پر جو خدا کا برہ ہے قائم رکھنے میں ناکام ہوجائیں تو مکاشفہ کی کتاب کو سمجھنے

سے قاصر رہیں گے۔مکاشفہ میں برہ کے لئے جو یونانی لفظ استعمال ہوا ہے وہ باقی نئے عہد نامہ میں برہ کے لئے استعمال ہونے والے لفظ سے مختلف ہے۔

نئے عہد نامہ کی دوسری کتابوں میں جو لفظ استعمال ہوا ہے ما سوائے ایک جگہ کہ وہ amnos ہے۔یعنی ایک قربان ہونے والا برہ ۔

جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ یسوع نے اپنے آپ کو ہمارے گناہوں کی خاطر قربان کر دیا لیکن مکاشفہ میں برہ کے لئے یونانی لفظ "arnion" استعمال ہوا ہے جو برہ کے صلیب پر فتحمند کام کی وجہ سے سر بُلند ہونے کو ظاہر کرتا ہے گو کہ اِس میں قربانی کا پہلو اب تک موجود ہے مکاشفہ کی کتاب میں خدا کے برے کے پاس اب عزت ،قدرت ، اختیار اور جلال ہے۔

مکاشفہ کی کتاب کا مرکزی خیال یہ ہے کہ خدا کا برہ اپنی فاتح موت اور قیامت کی وجہ سے دنیا پر حکمرانی کا حق رکھتا ہے۔مکاشفہ کا پانچواں باب وہ پہلا حوالہ ہے۔جس میں یسوع کو برّہ کے طور پر متعارف کروایا گیا ہے یہ کتاب کے باقی حصوں کا منظر پیش کرتا ہے اور یہ سمجھنے میں ہماری مدد کرتا ہے کہ آسمانی کتاب یعنی طومار کے حوالہ سے برہ کو کیوں پسند کیا گیا۔

کون لائق ہے

پانچواں باب یوحنا سے شروع ہوتا ہے یوحنا اپنے آپ کو خدا کے تخت کے سامنے دیکھتا ہے اور اُس نے جو تخت پر بیٹھا تھا اُس کے دائیں ہاتھ میں ایک طومار دیکھا جو سات مہروں سے بند تھا۔پھر اُس نے ایک زورآور فرشتہ کو بلند آواز سے یہ مُنادی کرتے سُنا۔

مکاشفہ 2:5۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

طومار خدا کی مرضی اور زمین پر اُسکے مقاصد کو ظاہر کرتا ہے اور زمین خداوند کی ہے۔

زبور 11:24 ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اُسکی حکمرانی انسان کے سُپرد کی گئی تھی اور زمین کے لئے خدا کا ہمیشہ سے یہی منصوبہ تھا اور اب بھی ہے۔لیکن انسان کے گناہ اور زوال کے بعد شیطان اِس پر قابض ہو گیا حالانکہ اُس نے اِسے دھوکے سے لیا تھا اسی لیے ابلیس کو اِس جہاں کے خدا اور حکمران کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔

2۔کرنتھیوں 4:4 یوحنا 12: 31 1 ۔یوحنا 5:19

شیطان نے یسوع کو آزمانے کے لیے دنیا کی بادشاہت میں پیش کرنے کی کوشش کی اور کہا

لوقا 5:4 تا 7 ۔۔۔۔۔۔۔۔

مگر یسوع نے اِس پیش کش کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ خدا کے کلام میں لکھا ہے تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر اس طرح اُس نے خداوند کی مرضی کو پورا کیا۔ یسوع شریعت کے مطابق قرابتی کا حق ادا کرتے ہوئے تمام شرائط کو پُورا کر کے زمین کو قانونی طریقے سے بحال کرنا چاہتا تھا۔(اس کے لئے اِس کتاب کا پانچواں باب دیکھیں) نوٹ کریں کہ یہ بُلند آواز میں ایک زورآور فرشتہ نے پوچھا تھا کہ کون آگے بڑھکر اُس سے جو تخت پر بیٹھا ہے یہ کتاب لے کر اُس کو کھولنے یا اُس پر نظر کرنے کے لائق ہے۔ ہر جاندار نے اِس بات کو سُنا اور سب کے لئے یہ موقع تھا کہ وہ اپنے آپ کو اِس کا اہل ثابت کریں مگر کوئی آگے نہ بڑھا۔کوئی آسمانی ہستی بھی اِس قابل نہ نکلی کیونکہ خدا کا ارادہ زمین پر انسانوں کے ذریعے حکمرانی کرنے کا تھا اسی طرح زمین پر بھی کوئی اہل نہ تھا۔گنہگار انسانیت کا کوئی بھی ممکنہ نجات دہندہ بغیر گناہ کے ہونا چاہیئے تھا۔یہ آدم کے گناہ کے سبب

سے ہی تھا کہ خدا ابتدا سے ہی زمین پر حکمرانی کرنے کے اپنے منصوبے پر عمل نہ کر سکا اسی لیے اِس طومار کو نہ کھلنے والی مہروں سے بند کر دیا تھا۔ یوحنا اسی وجہ سے رو پڑا۔

مکاشفہ 4:5 کا یونانی متن انگریزی ترجمے سے زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ اُس میں لکھا ہے کہ یوحنا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

برّہ لائق ہے

پھر 24 بزرگوں میں سے ایک نے یوحنا سے کہا مت رو کیونکہ ایک غالب آیا ہے۔ یہ یسوع تھا جسے بزرگ نے یہوادہ کے قبیلے کے ببر کے طور پر بیان کیا تھا مگر جب یوحنا نے دیکھا تو اُسے ببر نہیں بلکہ اُسے "برّہ" نظر آیا۔

مکاشفہ 6:5"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اژدھا ایک حیوان کے ذریعے سے زمین پر اپنا اختیار جمائے رکھنا چاہتا تھا مگر خدا نے زمین کو ایک برے کی مدد سے رہائی بخشی۔ برہ نے گنہگار انسانیت اور گناہ آلودہ جہان کے لئے صلیب پر فدیہ دے کر قیمت ادا کی۔ اب وقت آ گیا تھا کہ قانونی طور پر وہ اُس کا قبضہ لے

اس کی مثال (یرمیاہ 32:6۔15) میں درج ایک واقعہ میں ملتی ہے۔ بابل کا بادشاہ نبوکدنصر بنی اسرائیل کے خلاف جنگ کے لیے آنے والا اور انہیں اسیری میں لے جانے والا تھا اور خدا کے لوگ اپنی وراثت یعنی زمین سے محروم ہونے والے تھے۔

خدا نے یرمیاہ کو بتایا کہ اُسے اُس کے کسی رشتہ دار کی جانب سے زمین کی خریداری کی پیش کش کی جائے گی۔ ظاہر ہے اُس کے رشتہ دار نے سوچا ہو گا کہ اب یہ زمین بیکار ہے اگر بابل اس پر حملہ کرتا اور اُسے لے لیتا ہے۔ لہذا وہ اسے فروخت کرنے کا خواہش مند تھا۔ یرمیاہ کو خدا کی جانب سے ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اُس زمین کو خرید لے اور خریدتے وقت

اس کام کے گواہ بھی ہوں جو خریداری کے طومار پر دستخط کریں اور پھر اُس طومار کو ایک برتن میں بند کر کے اُسے زمین میں دفنا دیا جائے۔

اِس مُہر بند طومار کو صرف اُس کا قانونی مالک ہی کھول سکتا تھا۔ یہ سب اِس ایمان کے ساتھ کرنا تھا کہ اسیری کے مقررہ وقت کے اختتام پر یعنی 70 سالوں کے بعد خداوند کے لوگوں کا ایک بقیہ معجزانہ طور پر وہاں کی سرزمین پر پھر سے بحال ہو جائے گا اور ایک بار پھر وہ اپنی جائیدادوں کا دعویٰ کرنے لگیں گے۔ (یرمیاہ 32:14۔15)

خدا کے برے نے زمین کی رہائی اور نجات کے لئے اپنی جان فدیے کے طور پر دے کر قیمت ادا کی اور وہ طومار خدا کے پاس ہے جو برہ کی ملکیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اور خدا بطور گواہ اِس کو اپنے پاس رکھے ہوئے ہے۔ اور جب یسوع کی دوسری آمد ہوگی تو پھر یسوع یعنی خدا کا برّہ آئے گا اور اُس قابض یعنی ابلیس کو نکال کر اپنی ملکیت کا دعویٰ کرے گا اور پھر اُسے زمین کا اختیار اور قبضہ دیا جائے گا۔

یوحنا روح میں زمانوں کے اختتام پر اِس لمحے کا گواہ بنا جب یسوع واپس آئے گا اور اُسے زمین کے مالک کی حیثیت سے اپنا حق جتائے گا (مکاشفہ 5:7)

ایک بار پھر یونانی متن اِس واقعہ کو اور بہتر طور پر بیان کرتا ہے یعنی پُر اعتماد طریقے سے یسوع اُٹھا اور پورے اختیار کے ساتھ اُس طومار کو لے لیا۔ تقریباً 600 سال قبل دانی ایل نبی اسی طرح کے واقع کی نبوت کرتا ہے۔ جو یوحنا نے دیکھا دانی ایل 7:13۔14

مکاشفہ 5 باب کے اختتام پر پہلے چار جاندار اور چوبیس بزرگ برہ کی عبادت کرتے ہیں۔ (مکاشفہ 5:8۔10) اسکے بعد بہت سے فرشتے بزرگوں کیساتھ مِل کر ایسا کرتے ہیں۔

(مکاشفہ 5:11۔12)

آخر میں آسمان اور زمین اور زمین کے نیچے کے اور پانی کا ہر ایک جاندار برے کو جلال دیتا

ہے۔ (مکاشفہ 5:13۔14)

نجات خدااور برہ کی طرف سے ہے۔۔۔۔۔۔

اس کے بعداس کتاب کے اختتام تک برہ مرکز نگاہ ہے۔مثال کےطور پر یہ برہ ہی ہے جس کے پاس آخری زمانہ کے واقعات کوآگے بڑھانے کا اِختیار ہے۔ جیسے جیسے وہ مہریں کھولے گاتو واقعات آگے بڑھیں گے(مکاشفہ 6:1)

☆ دنیاکے باشندے اِس بات سے واقف ہوں گے کہ عدالت کا دن نزدیک ہے اور تمام عدالت کا کام برہ کے سُپرد ہے۔(مکاشفہ 6:16)

☆ اسی دوران ،آسمان پر وہ سب جنہیں نجات ملی تھی وہ اُٹھالے گئے تھے تخت کے سامنے کھڑے ہوکہ خدااور برہ کوجلال دے رہے ہیں۔(مکاشفہ 7:9۔10)

☆ تمام زمانوں کے مقدسین اب جلالی بدنوں میں مسیح کے ساتھ آسمان میں ہیں جہاں برہ انکی تمام ضروریات کو پورا کرر ہاہے وہاں نہ بھوک پیاس اورنہ گرمی سردی ہے۔ (مکاشفہ 7:17)

☆ پھرآسمان پر برہ کی شادی ہوتی ہے۔ (مکاشفہ 19:7۔9)

جیسے ہی برہ نے پہلی مہر کھولی تھی تب سے لےکر ہرمجدون کی جنگ تک کافی واقعات رونما ہوئے۔اورحیوان اُس کے خلاف دس بادشاہوں سمیت عالمی فوج کی قیادت کرے گاپراُسے شکست کاسامنا کرناپڑے گا (مکاشفہ 17:14)

☆ برہ اُسے اپنے مُنہ کی پھونک سے ہلاک اوراپنی آمد کی تجلّی سے نسیت کرے گا۔ 2(تھسلنیکیوں3:8)

☆ جیسے ہی آسمان کا منظر وقت کی قید سے ابدیت تک گزرتا ہےتو بھی لفظ برہ ابھی بھی

یسوع مسیح کے لیے ترجیحی خطاب ہے۔اب دلہن کو برہ کی بیوی کے طور پر جانا جاتا ہے۔(مکاشفہ 9:21)

کلیسیاء کا بطور مسیح کا بدن ہونے اور مسیح کی دلہن ہونے میں فرق ہے۔

اِس موجودہ دور میں ہم مسیح کا بدن ہیں کیونکہ ہم ایسی دنیا میں رہتے ہیں جو ابھی مکمل بحال نہیں ہوئی اور شیطان کے قبضے میں ہے مگر پھر بھی ہم مسیح کے بدن کی حیثیت سے ہم یسوع ہی کی طرح اِس دنیا پر غالب آتے ہیں اور یسوع اپنے جی اُٹھنے کی قدرت کو ہمارے بدنوں سے ظاہر کرتا ہے۔

ابھی ہم یسوع کی منکوحہ ہیں جو دلہن بن کر دُلہے کیلئے اپنی رُخصتی کا انتظار کر رہی ہے۔ (2۔کرنتھیوں 2:11)

آنے والے زمانہ میں ہم مسیح کے ساتھ ہوں گے اور اس کے ساتھ مل کر راج کریں گے۔

اس طرح ہمارے لیے خدا کا اصل ارادہ اور مقصد پورا ہوگا لیکن صرف برہ سے ہماری شادی کے ذریعے۔

☆ آسمانی یروشلیم کی بنیادیں یسوع یعنی برہ کے 12 رسولوں کے نام پر ہیں۔ مکاشفہ 14:21

☆ برہ مقدس ہے(مکاشفہ 22:21) شہر کے لیے نُور بھی (مکاشفہ 23:21)

☆ ابدیت کے عالم میں خدا اور برہ کا تخت قوموں کے لیے زندگی کے دریا کا سرچشمہ اور پھلداری اور شفاء کا باعث ہوگا۔(مکاشفہ 1:22۔2)

اس کا تخت یقین دلاتا ہے کہ پھر لعنت نہ ہوگی۔(مکاشفہ 3:22)

تخت کے بیچ میں ایک برہ کھڑا ہے

اب یہ بات عیاں ہے کہ یسوع کو برہ کے طور پر کیوں جانا جاتا ہے۔خدا کے مقاصد کے تمام پہلو جو اس کتاب میں پائے جاتے ہیں وہ یسوع کے نجات کے کام پر مبنی ہیں اور یسوع صلیب پر کئے ہوئے اپنے تکمیل شدہ کام کی بنیاد پر زمین کا اختیار سنبھالے گا۔لہذا

☆ ہم دنیا کے واقعات سے خوفزدہ نہیں ہونگے کیونکہ ہم نے برہ کو تخت کے بیچ میں دیکھا ہے۔

☆ ہم خبروں کی سرخیوں کی پیروی نہیں کریں گے بلکہ برہ کی پیروی کریں گے۔ (مکاشفہ 4:14)

☆ برہ ہمیں اپنے ساتھ اس دنیا سے لے جائے گا جہاں ہم اُس کی شان دیکھیں گے تب ہم برہ کے ساتھ دلہن کے طور پر زمین پر بادشاہی کریں گے۔

☆ ہمیشہ برہ ہماری زندگی،خوشحالی،سلامتی اور خوشی کا ذریعہ رہے گا۔

☆ مکاشفہ کی کتاب میں سب برہ کے بارے میں ہے اور وہی اس کتاب کو سمجھنے کی کلید ہے۔اگر ہم اس سے محروم ہو جائیں تو یہ راحت اور اُمید کا ذریعہ نہیں بلکہ خوف اور غیر یقینی صورتحال کا باعث ہوگا۔

"تمام ہوا" سے "پورا ہوا" تک

صلیب پر یسوع نے tetelestai یعنی تمام ہوا کا کلمہ ادا کر کے اس بات کا اعلان کیا کہ میں نے صلیبی موت تک فرمانبرداری کے وسیلہ سے نجات کا سارا کام تمام کر دیا ہے اور اب اس میں کسی اوراضافے کی ضرورت نہیں۔It is Finished یہ تمام ہوا۔ اور جو یسوع پر ایمان لاتا ہے وہ مکمل طور پر معاف کیا جاتا ہے اور اُس کا باپ سے میل ملاپ ہو جاتا ہے اور باپ اُسے اپنے خاندان میں بیٹے کی حیثیت سے شامل کر لیتا

ہےاوراب وہ بیٹاٹھہرنے کےوسیلہ سےایک زندہ اُمیدرکھتا ہے۔تاہم جیسا کہ ہم نے اس کتاب کے پچھلے ابواب میں دیکھا ہے کہ نجات کا سارا کام مکمل ہو چکا ہےاور ہم اُس کا پورا لُطف یسوع کی آمدثانی پراُٹھاسکیں گے۔

یسوع ہمارا قریبی اور چھڑانے والا ہے۔ ہمارے پاس اب جو کچھ ہے وہ بیعانہ کے طور پر ہے۔(افسیوں 1:13۔14)یسوع کی آمدثانی پرمقدسین کے بدن جلالی بن جائیں گے اور جیسا وہ ہے ہم بھی ویسے ہونگے۔ جب وہ آئے گا تو زمین کو اپنے قبضے میں لے کر شیطان اور اسکے ساتھیوں کوزمین سے بے دخل کردے گا اور پھر یسوع راج کرے گا۔ بادشاہوں کابادشاہ خداوندکا خداونداور پھرہم بھی اُسکے ساتھ بادشاہی کریں گے۔زمین خدا کے جلال سے معمور ہوگی۔اس شاندار وقت کا اگر خلاصہ کیا جائے تو یہ یوں ہوگا"پورا ہوا" ۔یہ الفاظ تمام ہوا کی طرح ہو سکتے ہیں لیکن ایک فرق ہے۔تمام ہوا کا مطلب ہے کہ " نجات ورہائی" کا کام مکمل ہوگیااوراب کچھ باقی نہ بچالیکن "پورا ہوا" کا مطلب ہے جو مکمل ہوااب پوری طرح ظاہرہوگیا۔مستقبل کی اُمیداب جلال بن گئی ہے۔

اب ہمیں آیئنہ میں دھندلا سانہیں بلکہ اب روبرودیکھتے ہیں۔ یہ یسوع ہی ہے جو یہ الفاظ بولتا ہے۔ (مکاشفہ 21:5۔6)

یہ باتیں پوری ہوگئیں۔**"It is Done"**

پرانی چیزوں کا خاتمہ ہوااور نئے آسمان اورنئی زمین کا آغاز ہوا۔خدااُنکے سب آنسو پونچھ دے گا۔اب ہمیں پولس کےاُن الفاظ کی سمجھ آئے گی جووہ ابدیت کےتعلق سےلکھتا ہے۔ (رومیوں 8:18)ہمارے زمینی دکھ اور درداب ابدی شان وشوکت میں بدل جائیں گے ہم مقدسوں کی طرح زندگی بسرکریں گے۔

اب ہم جانتے ہیں کہ ہم نجات یافتہ لوگ ہیں اور ہمیں بڑی قیمت سے خریدا گیا ہے۔ ہم برہ کے ہیں۔ ہم اس دنیا سے اپنا دل نہیں لگاتے۔ بلکہ ہم اُس شہر کا انتظار کرتے ہیں۔ جس کی بنیاد اور بنانے والا خدا ہے۔ (مکاشفہ 20:22)

جلد ہی ہم یہ الفاظ سُنیں گے دلہا آرہا ہے!

اَے خداوند یسوع آ! آمین

مکاشفہ 20:22

☆☆☆☆☆

گزشتہ کئی عشروں سے پاکستان میں کلیسیائی قائدین نے عالمی مسیحی ادب اور ایمانداروں کی روحانی ترقی کے حوالہ سے کلیدی اہمیت کے حامل مواد کو اردو زبان میں پیش کیا ہے۔ جس سے نہ صرف ایمانداروں نے برکت پائی ہے بلکہ کلیسیاء کے اس قابل تحسین کام نے اردو زبان و ادب کی ترویج میں بھی نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اظہر شکیل کھوکھر نے معروف آسٹریلوی مصنف کین لگ کی خدا کے فضل کے موضوع پر شہرت یافتہ کتاب "IT IS FINISHED" کو ''تمام ہُوا'' کی صورت میں پیش کر کے اپنے بلاوے اور کلیسیائی خدمت کے حوالہ سے ایک سنجیدہ کاوش کی ہے تا کہ باغ عدن میں شروع ہونے والی کہانی کو خداوند یسوع مسیح کی زبان اقدس سے ادا کئے گئے الفاظ ''تمام ہُوا'' کے تناظر میں سمجھتے ہوئے کوہ کلوری پر ابدی کفارے کے وسیلہ مہیا ہونے والی ابدی برکات اور مسیح یسوع میں ابدی مستقبل کی پہچان اور عرفان کو پہنچا جا سکے۔

پروفیسر ڈاکٹر شہزاد انصر
فارمن کرسچن کالج (یونیورسٹی)

زیرِنظر کتاب ''تمام ہُوا'' کین لگ کی کتب میں سے منفرد حیثیت کی حامل کتاب ہے۔جس کو پاسٹر اظہر شکیل کھوکھر نے اردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔موجودہ عہد ڈیجیٹل اور انٹرنیٹ کے زیرِاثر ہونے کے سبب سے اگرچہ بہت جدید اور متاثر کن صورت حال اختیار کر چکا ہے جس میں کتاب بینی کا وہ مقام جو ماضی میں دم توڑتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔مگر کتاب سے محبت کرنے والوں اور کتاب بینی کو سراہنے والوں کی نگاہیں آج بھی نئی کتب کی تلاش میں رہتی ہیں۔ ''تمام ہُوا'' میں خداوند یسوع مسیح کے کفار، بنیادی مسیحی زندگی کے متعلق صلیب کے پیغام کو جو ایمان لانے والوں کے نزدیک خدا کی قدرت ہے، نہایت جامع اور مدلل انداز میں پیش کیا گیا ہے اور یوں انتہائی عام فہم انداز سے بائبلی حوالہ جات پر مبنی مندرجات کتاب کے آغاز سے اختتام تک قاری کو اپنی جانب متوجہ رکھتے ہیں تاکہ وہ صلیب کے پیغام کے اثر اور برکت میں شریک ہو سکے۔

ڈاکٹر ایلون جان

بانی و سینئر پاسٹر ببلیکل فیتھ چرچ لاہور پاکستان

TETELESTAI it is finished تمام ہوا

انجیل ایک ہے اور سچائی پر مبنی ہے لیکن یہ انجیل اب کئی ایک حوالوں سے آلودگی کا شکار ہے یہ حیرانی کی حد تک پریشان کن اور لمحہ فکریہ ہے کیوں کہ انجیل خُدا کی وہ قدرت ہے جو ہمیں تبدیل کرتی ہے۔ بعض یہ سمجھتے ہیں کہ مسیحی زندگی میں قوت کا حصول دیگر ذرائع جن میں دُعا، روزہ، روپیہ پیسہ اور قربانی وغیرہ سے بھی ممکن ہے جب کہ رسولوں کی تعلیم اس سے فرق تھی اِن کا پیغام یہ تھا کہ اگر ہم انجیل کے اس کلام پر جس کہ بنیاد سچائی ہے، ایمان لائیں گے تو خُدا کی قدرت ہماری زندگیوں میں کام کرے گی۔

وہ سب کچھ جو درحقیقت صلیب پر رونما ہوا اس کا تجزیہ ہی اس کتاب کا مقصد ہے اس تجزیہ میں درج ذیل نکات شامل ہیں:

☆ وہ الفاظ جو رسولوں نے خُداوند یسوع کی موت کو بیان کرنے کے حوالہ سے استعمال کیے مثلاً کفارہ، ملاپ، راستبازی اور رہائی وغیرہ۔

☆ خُدا کا عصا کس طرح خُدا کی محبت کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے؟

☆ ہمیں رہائی یا نجات کے لیے عوضی کی ضرورت کیوں ہے؟

☆ اگر ہم انسان بغیر قربانی کے دوسروں کو معاف کر سکتے ہیں تو خُدا کیوں نہیں؟

☆ قائن کی راہ سے کیا مراد ہے؟

☆ ہم خُدا کے رحم کی بدولت بچائے گئے ہیں یا خُدا کے انصاف کے باعث؟

☆ کیا تمام دُنیا کے ساتھ صلیب کے وسیلہ خُدا کا ملاپ ہو؟

☆ ہم اپنے شخصی ایمان سے بچائے گئے ہیں یا خُداوند یسوع مسیح کے ایمان سے؟

☆ خُداوند یسوع مسیح کے صلیب پر ادا کئے گئے الفاظ " تمام ہوا " کے حقیقی معنی کیا ہیں؟

☆ انجیل کیسے سنائی جانی چاہیے؟

☆ مزید بہت کچھ۔۔۔!

مصنف کے بارے میں:

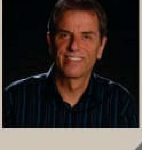

کین ، نیوبگنگز کرسچن چرچ گولڈ کوسٹ آسٹریلیا کے پاسبان ہیں۔ کین " سیٹ فری منسٹریز " کے بانی اور ڈائریکٹر بھی ہیں۔

مترجم کے بارے میں:

پاسٹر اظہر شکیل کھوکھر وائس آف کرائسٹ (VOC) کے بانی و چیئرمین ہیں۔ آپ " کھیرس ٹی وی " جو کہ خُدا کے فضل کی خوشخبری (Gospel of Grace) کے پرچار کا نمائندہ میڈیا ہے، کے بانی و ڈائریکٹر بھی ہیں۔

Published By
وائس آف کرائسٹ چرچ منسٹریز پاکستان